



حمد حقوق بحق پاشرزیں

ہنا طریم سیکھئے

مصنف

لِ مالِکِ کُلِّ مَيْتٍ وَالدِّينِ يَرِرَ حَمْ نیاز محمد ایم۔ اے آمین

ہر قسم کی کتابیں - ناول - ادبی - جاسوسی
قرآن مجید ملنے کا واحد مرکز

جہانگیر کتب طبع - اردو بازار لاہور

پیش نقطہ:

پہنچاڑم مس مریزم اور اسی قسم کے انداختا اپ کرنے مجھ باندہ
سے نہیں اور دیکھتے ہیں کہ ایک بچے کو زین پر لٹا دیا گیا ہے۔ اُس
کے اور کچھ طالب دیگاہ ہے اور وہ عامل کے اوٹ پنچاگ موالی کا جاہے سے
رہا ہے۔ اگر میں یہ بھول کر پہنچاڑم اور س مریزم کی سب سے بڑی تدبیل ہی
ہے تو یہ بے جا نہ رہے۔

پہنچاڑم اور س مریزم دو ایم سائنس میں۔ ان کا اپنا مقام ہے۔ ترقی
یافتہ ممالک میں ان کا اپنا میدار ہے۔
۱۔ یہ سائنس تعلیمی اور سماجی خدمت کرتی ہیں۔
۲۔ ملکیتیں کو شفابخشی میں۔

۳۔ اخلاقی اصلاح کرنی میں۔

۴۔ بھی اور کندہ نہیں کو جلا بخشی میں۔

۵۔ دنیا کے ستائے ہوئے افراد کا سماں رائیں۔

یہ کتاب اس خیال سے تحریر کی گئی ہے کہ بازاری اور عام طور پر غلط
اور فرمی یا توں کی بجائے اس ساقش کو اپنے اصلی روپ میں میش کیا جائے تاکہ
وہ پڑھنے کے لوگوں کو جو فرمی اور فقط یا توں سے مالیوں ہم جعلتی ہیں اور ان کا
اعتماد اس سائنس سے اٹھ جاتا ہے۔ انہیں ایک حقیقی اور عیاری کتاب مل جائے
شہید۔ ہر پہنچاڑم سے چند انداختیں۔ پہنچاڑم کی ماہیت یہیں بیان کی ہے۔

کتاب	پہنچاڑم گاہیہ
کتابت	خالد القبل
طباعت	نیجاب ارش پرس
اشاعت	حمد نیک سب قریب
قیمت	
تمدار	ایک بزار

سماں رائیں
جہا تجیہ میں
مکح، اقبال، دود نزدیکی چک، راولپنڈی

و۔ تیسی
پ۔ اخلاقی

ج۔ ذہنی جلا دینے کے لیے

یہ عادات بد کو اکھاڑ پہنچتا ہے اور اچھی عادات کو شخصیت کا حصہ بنادیتا ہے۔

۶ ہر سبھی میں زہانت پھی ہے۔ لایا ہر طور پر خی سے بخی پھوٹوں میں زہانت کا ماواہ پروجود رکھتا ہے۔ پتا فرم اس خفیہ صلاحیت کو اجاگر کرنے اور بارہ لانے کا ذریعہ ہے۔

یہی دہ جہات تھے جن کی بنا پر یہ کتاب تحریر کی گئی ہے۔

کوشش کی گئی ہے کہ انگریزی کی براصطلاح تمامی اور نغمہ ابدل پیش کی جائے۔ لیکن جوں یہ کوشش ممکن نہ تھی وہاں انگریزی اصطلاح کھوکر اردو میں اُس کے معانی اچھی طرح بھاولیے گئے ہیں۔

پہنچتم ایک سانس ہے۔ اس لیے جہاں علمی کام کا تذکرہ ہے۔ وہاں تمام اقدامات اگلے بیان کئے گئے ہیں۔ جس طرح طبیعت اور کیمیا کے تخلیوں میں اگلے اگلے اقدامات تحریر کئے جاتے ہیں۔

اسیہ ہے ناظرین اس کتاب کو صیاری سبست مفید۔ دل چپ اور عملی پائیں گے۔

۱۔ عالم استفاراً یا تحریر حقيقی معانی میں کوئی مصنوعی حالت نہیں ہوتی چند خوش تمثیل لوگوں میں ودیلت شدہ ہوتی ہے۔ باقی افراد میں پہنچتم کی صورتے لاٹی جاسکتی ہے۔

۲۔ معمول بہتر کے لیے عامل کا فرمابنداہ نہیں بن جاتا۔ اُس کی شخصیت میں کوئی فرق نہیں آ جاتا۔ اس عمل سے اُس کی شخصیت کو کوئی ذہنی یا جسمی نقصان نہیں پہنچتا۔ عامل کوئی چیز جنم میں ٹھوفٹ نہیں۔ بلکہ وہ تو قوں کو ابھار میں مدد دیتا ہے۔

اچھے معمول خوبصورہ کی نیا پر اسی ہی حالت طاری کر سکتے ہیں۔

۳۔ اگر آپ کو صدر پر جانا ہو تو آپ مدل حل کر جانے کی بجائے کوئی تیز سواری سے میں گے۔ تاکہ جلد منزل پڑ سکے جائیں۔ عمل ہنسا ٹرم اس تیز رو سواری سے ملتے ہیں۔ بلکہ کوئی وغیرہ ہنسا ٹرم عاماف کو اس منزل پہنچ دیتا ہے۔ جوان کے خواب و خیال میں بھی رُختی۔

۴۔ پہنچتم کا عمل انسان میں بند کرواری پیدا کرتا ہے۔ اُسے اقدام سے آشنا کرتا ہے۔ اُسے سہرا دیتا ہے۔ اس دوران میں دیئے گئے مخفیہ شرطے معمول کوئی نہ رکھتے ہیں۔ اور ایک نیا انسان بنا دیتے ہیں۔ جو صدر مند۔ شجاع۔ دیر اور خوش باش۔

۵۔ پہنچتم۔ ذہنی ہائی جسٹن کا ایک حصہ ہے۔ اس لیے اسے مندرجہ ذیل حدود میں استعمال کرنا چاہیے۔

بعد اکٹر بریڈ کے خیالات میں تبدیل آئی شروع ہوئی۔ ان کے خیال میں اس عسکر نام سپاٹرم مندون تھا۔

اب انہی نے ایک اور لفظ مونوٹمی ایزم تجویر کیا۔ لیکن یہ لفظ زیادہ دیر نہ چل سکا۔ اور سپاٹرم بی شجور ہو گا۔

آج ایک اور لفظ میں مریزم کا بھی شبرہ ہے۔ ماہرین کی رائے میں سپاٹرم اور مریزم دونوں ایک بھی عمل کے مختلف نام ہیں۔ یہ لفظ اس سائنس کو فراہش اٹھنے سے تکلم، بحث، سے ملا۔ ان کا بیان تھا کہ قدرت نے ان کے جسم میں ایسی عصباتی قوت رکھدی ہے۔ جو دوسروں کے زخموں کے اندر مال میں مدد ہو سکتی ہے۔

وہ ایک فرانسیسی تھا۔ اس نے جب عوام اور خواص کے سامنے سے ^{۱۶۶۴ء} میں اپنی قوت کا منظہ ہدایا تو لوگ دنگ رہ گئے۔ لیکن فرانسیسی اکیڈمی آف سائنس اس قوت کو رکھنے کے لیے ایک اکتوبری کمیشن میٹھا دیا۔ جس نے مساب پر وجوہ کے بعد ^{۱۶۷۸ء} میں یہ فیصلہ دیا۔ اٹھنے سے مریزم کوئی قوت نہیں اور ان کو بعد سے جزوی حجد مسئلہ ہو جاتے ہیں۔ وہ محض اتفاق ہے۔

آج سپاٹرم اور سے مریزم ایک بھی فن کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

^{۲۰} نارنجی: سپاٹرم کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔ زمان قبل از تاریخ میں کے نام سے واقف نہ تھے۔ لیکن شعوری بلکہ بعض اوقات غیر شعوری طور پر اس کا استعمال کرتے ہیں۔

ہلالہ پہلویہ

وجہ

سپاٹرم، یونانی زبان کے ایک لفظ سے مشتق ہے جس کے معانی میں، وہ نہیں۔ سائنس کی دنیا میں سپاٹرم کا لفظ میں بالآخر شعور مریزم کے لفظ میں، وہ نہیں۔ جون ۱۹۸۳ء کو استعمال کیا۔ انہوں نے برشیٹ میڈیکل یونیورسٹیشن پاٹریوٹ کے سامنے ایک مقابلہ پڑھا جس کا عنوان تھا۔ زخموں کے اندر مال میں عصباتی نیڈل کا عملی تھام۔ اس مقابلہ میں لفظ سپاٹرم کو اس مخصوص نہیں کے لیے استعمال کیا گیا جو ہر سپاٹرم اپنے معقول پر عارضی طور پر طاری کرتے ہیں۔

ڈاکٹر بریڈ کی وجہ ایک ارشمند کی طرف مبنیوں کرائی گئی۔ وہ صاحب فرازیسی تھے۔ ان کا نام لا فوشن تھا۔ اپنا مریزم یا ماہر قوت تقاضیسی جسمانی کے طور پر شعور تھے۔ وہ ۱۸۹۳ء میں کم ویش ان خلقطہ رکام کر رہے تھے۔ جو ڈاکٹر بریڈ سے چندان مختلف ریسیس۔

ڈاکٹر بریڈ اور لا فوشن نے ایک معمول پر شکر کی طور پر عمل کرنا چاہا لیکن ان کے طریقے کا رس کچھ فرق تھا۔ اس نے نایاب کامیاب نہ ہوئی۔ چند مال

سائیں، نہ ای کا ذکر کیا ہے۔ جو انی خطوط مرلضیوں کا علاج کرتی تھی۔
بخارت اور پاکستان میں بھی زماں قبیل ازیس میں اس قوت کے بل پڑے
پرند مرلضیوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ بلکہ بہر کے بخاری اپنی بوس کا
انٹظام بھی کرتے تھے یہاں چھوٹے کے علاوه دہونی کی راکھ قمی ایک چلی مریض
یا خواہش مند کو دعای جاتی تھی۔ جسے مریض پانی کے ساتھ لفکل دیتے تھے اور
بھے چکے بوجاتے تھے۔

چین میں بھی اس مریزم یا پینا شرم کے ذریعے امراض کا علاج کیا جاتا تھا
طبیب مریض پر خواب کی حالت طاری کر دیتے تھے۔ پھر ان کے سورش شدہ
اور شرم حصوں کو سیکتے اور چھوٹتے۔ جب مریض اس عادت نہیں سے بسدار
ہوتا تو اس کا درم و در بوجا ہوتا یاد رکھا احسان نہیں تھا۔

اسلامی حملہ کیں اولیا اکرام سے رجوع کیا جاتا تھا اور ان سے محجزات
اور کریات کے ذریعے اپنی تکالیف کا مدد و مانگا جاتا تھا۔ لیکن اولیا اکرم کے
علاوه بعض لوگ یہی موجود تھے جو پینا شرم اور اس مریزم کو اپناتے اور
لوگوں کی تکالیف و در کرنے کی کوشش کرتے۔

پینا شرم اور اس مریزم طبیوں کے علاوہ بعض دوسرے لوگوں نے بھی اپنایا
بخارت اور پاکستان میں یہ فن کمال کو پیچا منیشہ دوڑ میں اس کا ذکر نوڑگ
چیخنگیری میں

صریں سکریزم طبی دینا میں متعال کیا جاتا تھا۔ شہر مدینہ سیلزیں
رقم طراز ہے۔ کر مصری اصحاب لجھن مرلضیوں کے سوئش شدہ اور درم والے
حصوں کو جھیکر کیا ان پر ہاتھ دکھنے کی وجہ تھی۔ وہ مرضیں کے لذت شدہ
درم و در بوجاتا اور در میں کہ اسہار امریض اچھا جلا
ہو جاتا۔

یونان کی تہذیب پرانی ہے بعض یونانی طبیب قبل از یسوع میں دعویے کرتے
تھے کہ ان کے ہاتھوں میں مقابیتی وقت موجود تھی۔ وہ مریض کے لذت شدہ
حصوں کو بولتے۔ اس روایان میں مریض ذہنی طریقہ کی رو جانی اور
ستھن طبی قوت میں متعاف تھا۔ درم و در بوجاتا اور رفتہ ہوا مریض
ہٹتے گلتے۔ وہ شفا یاب ہو جاتا۔

یونان میں ایک غار تھا جو جنزوں و یوی اور پلٹو ولیت کی توفوں کا مظہر
بھجا جاتا تھا۔ بہی ر توگ اس غار میں جاتے اور چندی سے اس کا شفط طلب
کرتے۔ اس وقت مرلضیوں پر عقیدت اور احراام کا ذہنی احساس طاری ہو جاتا
وہ بخاری کے لفاظ کو پلٹو ولیت کے احکام قسم کرتے اور مریض کا احساس کھو
بیشتر یاد درسے الغاظ میں اپنے آپ کو تندیرت محرر کرنے لگتے۔

رومیوں کی تہذیب بھی بہت پڑی ہے۔ ان میں ایک یحیم استقلال پرس
کا ذکر ملتا ہے جو خواب کے ذریعے مرلضیوں کا علاج کرتا۔ وہ اپنے بنتوں سے
پرند حصوں کو جھتنا۔ ایشیں ملتا اور دہانی جس سے درم کا احساس جاتا رہتا
ہے اور در و در بوجاتا جس سے شہید جو ایک مرد رخ بھی تھے انہوں نے ایک درمی تخت

ایک لمحت اس کھیل کی تفصیلات کی تہریک پہنچا جاتا تھا۔ اُس نے ایک ہندوستانی سے یاد رکھا تھا وہ لکھتا ہے کہ تھیں رات کی تاریکی میں دکھایا گیا۔ اس کے علاوہ کسی دوسری کا دھوان بھی پیدا کیا جاتا تھا۔ جو بنی رس فضا میں پھینکا گی۔ اُس نے دوسروں کے لکھا ہوں سے جھساکرس بازی کر اور گرتے ہوئے اعضاء کی تصاویر کمر سے لئی شروع کیں دوسرے دن اُس کی حیرت کی انتہا زریں جب دیکھا۔ فوٹوگرافوں میں رس کی مہولی سی لکڑ کے علاوہ کچھ بھی موجود تھا۔

زار و رس کا بدنام شیر راسپوٹین بھی ہذا طرز اور رس میززم کا ماہر تھا۔ اُس کی بڑی بڑی انکھوں میں بلکل کشش تھی۔ خوبصورت غوریں ان لکھا ہوں کی تاب نلا سکنی تھیں اور اپنے جسم کو اُس کے پسروں کر دیتیں۔

زار و رس کا اکٹھا لڑکا اور ولی عبد جب بھی ہیارٹا۔ راسپوٹین اُس کے جسم پر بانچ پہنچتا۔ اور وہ تنہست ہو جاتا۔ ایک دفعہ ولی عبد کی ناک رخی پہنچی۔ خون ہنا شروع ہوا سلطنت کے تمام طاقت حاضر اگئے لیکن خون رکھنے کا نام نہ لیتا تھا۔ ولی عبد کی جان کے لासے پڑ گئے۔ لیکن اسیوں نے سراور ناک پر ہاتھ پھرا۔ خون رک گیا۔ اور ولی عبد راحمہ محبد ہو گیا۔ ناظرین کی توجہ اپ ان پر یقین سانش داؤں کی طرف مہنگوں کرائی جاتی ہے۔ جن کا ذکر وہ شیر کے خون تھت کیا گیا ہے۔

مسہر کا خیال تھا کہ اُس میں زخمیں کو منڈل کرنے کی قوت موجود تھی اس نے اس کا نام جیوانی مقناعی قوت، یا جسمانی مقناعی قوت رکھا

لتا ہے۔ جب ایک طائفہ نے دربار جا گئی میں اپنے فن کا منظہرہ کیا شہنشاہ جما گئی اس دور فتوح کی بہت سی تفصیلات کھلتیں۔ جو ایک سے ایک بڑھ کر حیران کرنی ہیں۔ وہ قلعہ طرازیں کر ایک رسے دربار میں لایا گیا اور اُس کا ایک سر اسہار میں بھینکا گی۔ ویجیتے ہی رکھتے ہی رسے عمود اکھڑا ہو گی۔ ایک بازی گر تلوار اور ٹھوٹھال سے سچ اس پر چڑھ گیا اور رسے پر جا کر غائب ہو گی۔ اب اس قسم کی اور ایسی آنے گیں ہیے دو سپاہیوں میں جنگ ہوتی ہے۔ سانچہ میں ساتھ بازی گر کے اعضا کٹ کر میں پر گرنے لگے۔ بازی گر کی موی میں کرتی ہوئی آئی۔ اعضا کاٹھ کیے اور جا ہر کو کرستی ہو گئی۔ دربار والوں کو افسوس ہوا۔ لیکن دوسرے لمحہ وہ حیران ہو گئے جب بازی گر جھلا جھکا اتر کیا اور کہا کہ وہ اعشرہ تو رس کے دشمن کے قتلے۔ درباری سے ہی حیران ہے۔ اب اس نے اپنی موی کا اتفاق پاشہ روایت کیا۔ درباریوں نے اسے تباہ کا اُس کا بیری تو غسل کر کر طروں بھیت جل مری تھی۔ لیکن بازی گر نے یہ دھوئے کر کے قدم دربار کو غم و خصہ میں ٹوٹا۔ دیکھ شہنشاہ وقت نے اُس کی موی جھوٹی دوباریوں نے تلواریں نیاموں سے لکھاں ہیں۔ لیکن شہنشاہ نے یہ کہہ کر دوک دیا کہ پچارا بیوی کے غم میں نہ ٹھاں ہے اور طبیعتی تباہی بک رہا ہے۔ لیکن بازی گر اپنی بات پر صرف تھا۔ اور شہنشاہ کے تخت کی طرف بڑھنے کا دو گوں کی حیرت اُنی انتہا نہیں جب اُس کی زندہ بیوی شہنشاہ کے تخت کے پیچے ملے۔ لارڈ ہکر یو کے زمانہ ناک پر کھیل بیگانی میں دکھا یا جاتا ہے۔ کلائیو کا

بیں۔ اس کے علاوہ اس کا ترجمہ شدہ کیا گیا ہے۔
ڈاکٹر برٹر کے خیالات اور نظریات کوئی کوئی ایک داکٹر نے تسلیم
کیا اور اپنی یا اپنوں نے کہا کہ معمول کا ذہن کسی چیز سے تماشہ نہیں ہوتا
انہوں نے ایک اور لاطینی لفظ سچو و لزام استعمال کیا جس کا مطلب
تھا۔ میری مرغی کے سلسلے حالت۔

ڈاکٹر برٹر کے بعد جنہوں نے اس میلان میں قدم رکھا انہوں نے ایک
ادکست کو ششق کی۔ وہ سننے اور چھوڑنے کی سوں کو تھا۔
پرس کا ڈاکٹر صارکوٹ جو ہمارا ارضی اعصاب تھا۔ وہ مرفیوں پر
توت آزماتا تھا۔ وہ اچانکاں بھی کی رونق شعاعیں تاریکی میں بیٹھے ہوئے پر
مرغی پر ٹالتا۔

ڈاکٹر اذینی لی بالٹ اور پروفیسر یاری پولائٹ بریم نے اپنی رائے
مندرجہ ذیل الفاظ میں دی
متناطیس طب کوئی اگر نظام نہیں بلکہ یونی فیاس اور ضرور ضرور
پر منی ہے۔ ہینا نہیں کے ذریعہ ایک تیس اور ضرور کو تمول کے دلائی
میں اس طرح سمجھا دیا جاتا ہے۔ کوئی مان لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں
رہتا۔

ان دونوں حضرات کے خیالات کو ضمیں سکول کے نام سے یاد کیا
جاتا ہے۔
ان حضرات کے بعد اہل کاؤنکے نام بہت شہد ہے۔ پہلا ہے ہینا نہیں

مس مرکے بد ۱۶۶۹ء میں سکھ لینڈ کے ایک فرد یہ میکول نے اپنی خطوط
پر اپنی نظریہ پیش کی۔

ایک اور صاحب چینی عام طور پر انکس کے نام سے یاد کیا جاتا
ہے۔ ہینا نہیں اور مس مریزم کی قوت کو مقاطیت کے نام سے تقریباً
ہے۔ اور اپنی نظریات کا دعویٰ کیا۔ جو مس منے پیش کی ہے میں۔

برن راشیک نے اپنے نظریہ کا نام اودھان رکھا۔ بھائیہ میں دو
امریخی پیغمبر اور دو نے یہ نظریہ پیش کی کہ قوت مقناطیس کی وجہ سے حیاتی
برق تھے۔ جب مدارج اپنے ہاتھ مرفی کے جسم پر پھرتے ہیں۔ تو ان کے
جسم میں برتنی لہریں پیدا ہوتیں۔ اُن کے خیال میں ہینا نہیں کے ساتھ
ستھندر برقی روپیں اُتم کر دار اور کرنیں۔

ڈاکٹر برٹر کا خیال تھا کہ معمول میں آغاز کا راس پر نظریں گاڑنے سے
ہوتا ہے اور عامل کا نظریں گاڑنے کا عمل زیادہ کروانا اور کرتا ہے لیکن
کچھ درست بدرا نے نظریہ میں تبدیل پیدا کر لی۔ اب اُن کا یہ خیال تھا کہ
عامل کی طرف سختی ہی سب کھینچتے۔

اس کتاب میں سختی کا لفظ بار بار استعمال ہو گا۔ چونکہ انجمنی
کتب میں یہ لفظ بار بار آتا ہے اور ہینا نہیں کے وہ نام زن حرف
اوڑو سے آشنا ہوتے ہیں۔ لفظ سختی میں استعمال کرتے ہیں۔ لہذا
اس لفظ کا ترجمہ کرنے کی صورت نہیں ہے۔ اسکو اسی طرح اپنائیں ہی
بہتر ہے۔ جس طرح انگریزی کے بہت سے الفاظ اور وکا حصہ بنایے گئے

انگوٹھے تک پہنچ گی۔ اُس نے مرضیں کے انگوٹھے کو دبایا۔ اور اُس کے پچ سفید کاغذ رکھ دیا۔ سب انگوٹھے سے نکل کر کاغذ پر جاگری۔ عاملِ الدام یا فیس لیکر نہست ہوا۔ کاغذ پر کچھ نہ تھا اور مرضیں کی درود عورت کرائی تھی۔

انی دنوں طریقہ ضمیم سایوال میں ایک پر صاحب نے جد کا مانتا نیم اڑھتے اور اڑھتے ان کے پاس جاتے۔ وہ مختلف اشیاء پر ہاتھ لگا کر ان سے پوچھتے کہ یہ کیا ہے۔ غلاد و خات قسم بکڑا۔ ستراک دیگر و انھتے تباہیتیں لیکن جونہی پر صاحب سے درود ہوتے تو یہ اثر جاتا رہتا اور وہ از سر فرو اڑھتے ہو جاتے۔

امر کر کر میں ہنپڑہ مضم طب کی دنیا سے نکل کر قانون کی دنیا میں داخل ہو جائیں گے تو اسے تسلیم نہیں کیا گیا اور کسی ملزم اور گواہ کو بطور معمول منتشر کر کے بیان کیا جائی ورنہ کی اجازت دی کیجئے قانون دقت ایسے بیان اور گواہی کی طرح میں حال ہے۔ اینیں معمول کے طور پر سخن کر کے انہیں کو زشتہ و اتفاقات یا دکر کے حالت میں گویہ عدالت کے باہر منداشتے ہے تاہم ہنپڑہ مضم کا کچھ رکھ کر اثر بدنداشتا ہے۔

تماہیں نے انفرادی معمول کو سمجھن دئے۔ سہارت انجیا کرنے کے بعد محروم طور پر بیت سے افراد کو بحقیقی و مکمل الگ اتفاق خیز کی۔ وقت نے تباہی کو سمجھنے کا طریقہ کافی حد تک کامیاب رہا۔ تقویت مم معمول منتشر ہوئے۔ تاہم اکثر معمول منتشر ہوئے اور خواب کی دنیا میں پہنچ گئے۔

ہر جذب انفرادی و اتفاقات تاریخ ہمیں کلہ شکتے۔ تاہم انفرادی و اتفاقات کا مجموعہ توانج کا باب خود بنتے ہیں۔ اس پیے راقم الحروف دو اتفاقات کو زیر قسم لاتا ہے۔

1936ء میں راقم کا ایک عزم گردود میں تحریکی شروع نے ادیب زدہ ہونے میں مبتلا تھا۔ اسے ترکے محمد شفیع نال دہلی سمیم ٹوٹلیں میں بوقت میں رکھا گیا تھا۔ مرض درستے نہ ہواں رہتا تھا۔ وکیط اُسے مادرین کا شکر لکھ کر نرم مدھوشی یا مکمل مدھوشی کی حالت میں رکھتے تھے۔ جو بھی مادرین کا اثر دو رہوتا۔ مرض درد کے مارے کر رہے ہیں گلنا۔ ان دنوں مضری مضم کا ایک عالم عجائب گھر کے سامنے اپنے فن کا منظاہرہ کیا کرتا تھا۔

میرے ایک عامل کو ٹانگ کر پہنچا کر سارے میں لے آئے۔ جونہی ٹانگ سرائے میں واپسی میں واپسی میں داٹھل ہوا مرض کا درود جاتا رہا۔ عامل نے مرضیں کا معافہ کی۔ اُسے جھاتی کے ملٹا دیا اور اپنے انگوٹھے سے گردود والی ٹانگ کر کو دبایا۔ وہ انگوٹھے کو دبایا۔ اور انگوٹھے کو حركت دیتے ہوئے ریڑھ کی بڈی کو چھوڑا۔ سٹ نوں تک پہنچا۔ بازد تک لایا۔ جھٹے کے ہاتھ

وہ سہم جاتے ہیں اور سانپ انہیں ٹرپ کر جاتا ہے۔ مارنے پناہیں کی رائے میں سانپوں میں پرندوں کو سخر کرنے کا کرنل قوت نہیں ہوتی۔ دو صل پرندے محض خوف سے بے بس ہو جاتے ہیں۔

شیر اور چھوٹے جانور شیر کی دہائی سے ہائے بعض ہرن پرے
شیر کا سانہ ہوتے ہی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے۔ مسند بھر بالاشان کی طرف پیاس بھی پناہیں کیا سہریزام کا فراش۔ بلکہ جان کا خوف ہرزوں اور بجروں میں ایسی حالت پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ شکایات کی کمی کتب میں اس صورت حال کو پناہیں کی تغیری کیا گیا ہے۔

بلی اور کبوتر مسند بھر ذیل دونوں پاییں بلی ایک بوتر کی شال سے حل اور کبوتر اس حل پر جاتی ہیں اور جو لوگ ان حالتوں میں پناہیں کر دیاں میں لاتے ہیں۔ انہیں ان کا جواب مل جاتا ہے۔ بلی کی آمد کو مجرس کرتے ہی کبوتر اپنی آنکھیں بند کر دیتے ہیں۔ اگر بلی کی آنکھیں میں قوت سخز مری ترکو تو اس وقت سخز متوجہ اب اُس کی آنکھیں کھلی ہتھیں۔ لیکن سیاں زور شدید ہی سے کبوتر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور جو واقعات پیش آتے ہیں۔ یا کبوتر کی جو حالت ہوتی ہے وہ اپنا شرم سے نہیں ہوتی۔ کبوتر پر نیم منیڈ طاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ڈڑا اور خوف کا مارا اور سہما ہوا پرندہ ہوتا ہے۔ جس کے اعصاب جواب دے جاتے ہیں۔

باب دوسرا

پناہیں کے متعلق غلط

پناہیں اور سہریزام سانہیں فن میں۔ لیکن مشکل یہ یہی ہے کہ بعض غلط فہمتوں اور غلط انتہاں لفڑی کی بناد پر یہ فن غلط باقحوں میں چلا گیا۔ جس سے زصرف فن کی تذمیل ہوتی ہے۔ بلکہ فن کا کار اور عامل کا درجہ سورانی میں گرنے لگا۔ غلط قسم کے عالموں سے غلط باتیں معاشرہ میں پیچھیں جس سے فن کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ پیشتر اس کے کثر اس کے کام فن کو سیش کی جائے مناسب معلوم جتنا ہے کہ تاریخ میں کے مل ددماخ سے غلط باتیں درست کردی جائیں۔

سانپ اور پرندے

عام کتب میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ سانپ باخضوم ناگا نی آنکھیں پرندوں اور مندیک پر گاڑ دیتا ہے۔ وہ بچارے سانپ کی گزی نکالوں کی تاب نہیں لاسکتے وہ بے خود ہو جاتے ہیں۔ درخت کی شاخوں پر مجھے ہوئے پرندے نیم بے ہوشی کی حالت میں گر جاتے ہیں۔ اور ناگ اپنی لفڑیہ بنا دیتا ہے۔ سانپ دیکھتے ہی مندیک طرانا بند کر دیتے ہیں۔

بکد نیند میں چلتا پھر تا بھی ہے۔ لیکن جب اسے کوڑ کر کشاور یا جانے تو بیداری پر یہ جواب نہیں دے سکتا کہ وہ نیند کی حالت میں چلتا رہا ہے۔ ان میں میں وہ کسی عامل کے احکام کے تحت جواب نہیں دیتا یا شکل سوالات کا حل نہیں بتاتا۔

۲۔ عالم بیداری کی نیند۔ کئی لوگوں میں عالم بیداری کی نیند بھی ہوئی جاتی ہے۔ ایسے لوگ سانسے مجھے نہیں۔ باقیں کرتے ہیں۔ لیکن انہیں کئی باقیں بھول جاتی ہیں۔ مثلاً کسی دوست اور جگہ کا نام۔ ایسے فرد کو اگر کوئی سمجھنے دی جائے۔ تو حالت میں مزید اضافہ نہیں ہوتا۔

بہتر ہے کہ کمکن نیند اور پہنچا شرم کی حالت کا کچھ جائزہ لیا جائے نیند کی تین اقسام میان کی گئی ہیں۔ نیند اور پہنچا شرم میں ایک فتنہ فرو رہے۔ نیند میں خواب لفظ استھان ہے۔ لیکن بیداری کے بعد ان کا یاد رکھنا شکل ہوتا ہے۔ پہنچا شرم میں بھی معمول انیٰ حالت کی بیداری میں نہیں بتا سکت۔

بعض ماہرین حالت تیز کرنے سے تغیر کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔

لطف نیند اور ایک غلط فہمی ۱۱ حاتم استفرات میں بڑی مہانت ہے۔ لیکن دونوں مختلف ہیں۔ اس صحن میں مسلمانت کی غلط فہمی بعض اور دجوہ سے بھی پیدا ہوتی ہے۔
۲۔ اکثر عالی نیند کا لطف استعمال کرتے ہیں اور معمول کو نیند کی سمجھنے دیجیں۔

عاملوں کی طرف جانوروں کو سخر کرنے کی طالبوں

مس مریزم پر بعض کتب میں یہ تاباگی ہے کہ عالی بعض جانوروں کو سخر کرتے ہیں۔ اس طرح بعض عالی یہ دعوے کرتے ہیں۔ بکر انہیں نے بعض جانوروں کو سخر کیا۔ عام اظر سخر میں یہ تباہا جانا ہے کہ کسی سرکش گھوڑے کے کوچکی دینا اپاں سے تباہ کرنا اور چکار سے قابو میں سے آنا پس ایسا شرم یا اس سوزیم کا عمل ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ ماہرین پہنچا شرم سڑلاج اس اور ان کا قول ہے کہ یہ تمام دعوے غلط ہیں۔ عالی سرکش جانوروں کو سخر نہیں کر سکتے قدر قی نیند پہنچا شرم نہیں ہے۔ قدر قی نیند کو ہم منسوب تدریقی نیند پہنچا شرم نہیں ہے۔

۱۔ کمل نیند۔ یہ دہ نیند ہے جو دن بھر کام کرتے یا اٹھ کا دشت کے بعد رات یا دن کے بعد آتی ہے۔ اس دو دن میں انسان معمول نہیں ہوتا وہ غرف خواب دیکھ سکتا ہے۔ لیکن کسی عامل کی سمجھنے پر عمل نیند کر سکتا اور زی ہم آواز کے دلیل بیدار ہوتا ہے۔ وہ از خود کرو میں لیتا ہے لیکن بیدار ہونے کے دلیل سے کروٹیں بھی بھول جاتی ہیں۔ اکثر خواب بھی یا نہیں رہتے۔ وہ بڑی بڑی تا ہے۔ لیکن عالم بیداری میں ان الغاظ کو یا دینیں رکھ سکت۔

۲۔ نیم نیند۔ اس دو دن میں اف ان پر نیم نیند یا نیم بے ہوشی کی حالت طاری کا رہتا ہے۔ وہ قدر سے دیکھ سکتا ہے۔ سوال کا جواب سے ملتا ہے

کو غدر سے دیکھا اور اسے ہپاٹرزم کے ذریعہ تسبیح کر دیا۔ با عدالت میں
ڈرام نجع کی تیزی کا ہمین کتاب نہ لاسکا اور دیکھ اکل دیا۔ ایسی آڑا
وہ لوگ رہتے ہیں جنہیں اس فن کی اصیلت ٹھومن نہیں ہوتی۔
ہپاٹرزم اتنے لوگوں کو تلقیش افسر ناج کے ذریعہ تسبیح نہیں
کرتا۔ بلکہ ایسے ڈھمل لیقین لوگوں کو اپنے آہستہ طبعی حالت پر لا سکتا
ہے۔ انہیں دروسے کرتا ہے کہ وہ خود اعتمادی سے نارمل انسان
نہیں اور پھر اعتماد سے بیان دیں۔ خوف دہرا سس ان سے انکل
جاتا ہے۔

وہ اصل یہ غلط فہمی اس یہ پیدا ہوتی ہے کہ لوگ اس سہول کی
زندگی کے میدے حصوں اور عادات والمواری سے ڈافن نہیں ہوتے
وہ اصل وہ تو لوگ تفریخ ہی سے ڈھمل لیقین اور درودرول کی رائے
پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔

اگر زندگی میں نہیں پلتے دیکھ دیا جائے۔ ان کی عادات سے
آشنازی کی جاتے تو سچے پرہوں کا عامل کی برخوبی کو مان لینا ہپاٹرزم
کا کمال نہ کوچھ جائے۔ ایسے افراد بچارے تو عام افراد کے احکام
کے میلچ ہوتے ہیں۔

۷) حالت بے خودی۔

بعض لوگ بے خودی کی حالت میں رہتے ہیں۔
یہ اُن طبقیں کا بلکہ نظام ہے۔ اسے ہپاٹرزم یا اس مریزم کا اثر

ب اکثر عامی تسبیح کی حالت کر کجھ نہیں پاتے۔ ان کا سہول تسبیح کی حالت
میں ہوتا ہے۔ لیکن وہ اسے سیوا سما سمجھتے ہیں۔ اور خود غلط فہمی میں
متبلہ ہوتے ہیں۔ اس حالت تسبیح تو زمر نیدر سے تیغ کرتے ہیں
بلکہ نیپری سمجھتے ہیں۔

ج۔

سہول حالت استفراق میں ہوتا ہے۔ لیکن عامی سے یہ بھی دیتا چلا
جاتا ہے کہ تم سوچ کے ہو۔ بعض اسے لیقین کرتا ہیں۔

د) مکمل نہیں کے خواب اکثر یا مریں رہتے لیکن حالت استفراق کے
لب سہول کچھ نکھل مار کھنے پر قادر ہوتا ہے۔
د) ڈھمل لیقین لوگ۔

آپ نے زندگی کے کئی شعبوں میں ڈھمل لیقین لوگ دیکھے ہزنگے
کہ وہ اتحان میں تھیں انہیں نے پسند کے جواب اگھو اسکتا ہے کسی
عدالت میں اسے لوگ جوں چراکیے بیرونی سان دیتے میں جو عدالت
کا ناش ہوتا ہے۔ کوئی تلقیش کے دران ایسے لوگوں سے اپنی مردی کا
بیان لیا جاسکتا ہے۔

یہ ہپاٹرزم نہیں ہے۔ بلکہ اسے فرستہنگ کی دہانگ کر زوری کیا
جاسکتا ہے۔ یا اسے ڈھمل لیقین کیا جاسکتا ہے۔ جسکے اپنے کو اُن
راے کے میں ہوتی۔

تاہمین نے اکثر نادروں میں پڑھا ہو گا کہ کسی پوسیں افسوسے گواہ مایلزم

و دنیا کو فانی سمجھتا ہے۔ حلال و حرام کی تہیز کرے۔ حلال مال دولت کو
ذریعہ بود و بیش سمجھتا ہے۔ اور دنیا کے انباء رکھنے کا قائل

نہ ہے۔
۸ بیاس پاک و صاف سمجھتا ہے۔ اور جسم اور درج دونوں کی پاکیزگی
کا قائل ہے۔

۹ بات خالی عملگی سے نہایت گزار ہے۔
اس کے بعد وہ دنیا راجی سے اگاہ ہر کراہ کو میں عبارت گزار ہے
کرے۔ جسمانی اڑیت سے۔ مراتبہ میں بیچھے اور خدا کو پیدا کر لے
آہتہ آہتہ اس کے جسم میں تبدیلی پیدا ہو گی۔ وہ اڑیت اور تکلیف کا
خونگر ہو جائے گا۔ اب اُس کی رو جانی جلد کا وقت آئے گا۔ وہ اپنی تمام
تر توجہات اللہ تعالیٰ کی طرف مکث کر دے۔

اسلام یہ وقت میں دھانٹ اور جکڑ کی تبلیغ کرتا ہے لیکن
ماہرین زوالِ حرم کو اڑیت دینے۔ سانس روشنے اور بعض خدا کا طرف لو
گھانتے سے اگے نہیں بڑھتے۔

بعض لوگ یہ دعوے کرتے ہیں اور کرتے ہیں کہ ان
مقناطیسیت ہے کہ ہاتھوں یا جسم کے کسی اور حصہ میں مقناطیسی قوت
موجود ہے اور کوہاپی قوت کو تجہیز فرائی یا کئی اور زرالع سے محوال
تک پہنچ سکتے ہیں۔ وہ محوال پر وجود یا نہیں یا تیز یا چوکر کر سکتے ہیں۔
آخر شدہ البرابر میں ان تمام کام جائزہ دیا جائے گا۔

قرار میں دیا جاسکتا۔ ہنپڑم ایسے افراد کی مدد کرتا ہے۔

عمل تسبیح یا روازم: سے اگاہ ہے۔ اسلام میں تصرف اور مراتبہ کی رئیں موجود ہیں۔ راقم الحروف یہ نہیں کہ سکتا کہ عمل
تسبیح تصرف اور مراتبہ سے مانند تر رکھتا ہے۔ بکیر بخاری وہ اسلام
بندر و بالا مقام کو اس را سے بہت ارفعی و اعلیٰ سمجھتا ہے۔ تاہم عمل
تسبیح جو اس مدت میں زوالِ حرم کے نام سے شہید ہے۔ اسکی راہ کے چھوٹوں
اور مراتبہ کی راہ سے ملتی جاتی کہیں جاسکتی ہے۔

عمل تسبیح کے عامل بنیادی خواص: عامل عمل تسبیح کی کوشش
ہیں کر سکتا۔ اس میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہوئیں لازم ہیں۔

۱۔ خوش خواہ زندگی طبع ہو۔

۲۔ چوری۔ ڈاکہ، زنی اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرے
۳۔ زنا ذکر نہیں کرے۔

۴۔ بڑوں کا ارب کرے۔

۵۔ خدا اور رسول کو بزرگ و برتر ترقی تسلیم کرے۔ رسول کے پیے

۶۔ گزر سے ہر سے انبیاء کو نانے اور ادیا کو جتنی اور صاحب کلامات
و کشف تسلیم کرے۔

۷۔ تصرف اور مراتبہ کا قائل ہو۔

اور اس بنہدو بالا ہستی میں نیم بنہدو ہستیاں اور سبھی میں اور ان ان اپنے فیضان
ان ہستیوں سے یتایہ ہے

عیادیت نے بھی اللہ کے ساتھ کسی ذکر کشی کل میں حضرت علیہ اور
حضرت مریم کو مندیک کر دیا ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی قتوں پر ایمان
کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان اپنی قوتیں براہ راست واحد لا
شر کیس سے حاصل کرتا ہے۔

تمام اوریاں اور مذاہب میں درج کا تصور سبھی موجود ہے۔ اسلام
روح : میں اپنی تصور نے اس سکھ پر بڑی گہرائیں تک نظر ڈالی ہے
اور روح کو دیکھنے اور سحر کرنے پر روشنی ڈالی ہے۔

سر مریزم بھی تحریر روح کا دوسرا نام ہے۔ اور ہنا شرم بھی جسم
سے اگب اور سادا۔ صرف روح سے ہم کلام ہونے کا نام ہے۔ اس ضمن میں
 مختلف ہدایت نے روح کو سحر کرنے کے مختلف نام دیے ہیں۔

گیان ۔ بنہدو مت اور بدھ مت
علم از روح عیادیت

تصوف اسلام

معرفت اسلام

علم غیب اسلام اور بعض دروسے مذاہب

سر مریزم [ڈاکٹر بر طہد اور ڈاکٹر عاصم منزک] کا نام بانٹے رکھے

ہنا شرم

تیسرا باب

ہنا شرم کم تعلق قدیم خیالا

مس مریزم کے تحت یہ تحریر کیا گیا ہے کہ انھوں نے اسے ایجاد
کیا۔ اس سے تبسی بھی کچھ لوگ موجود تھے۔ وہ اس قوت کو مختلف نام دیتے
تھے شدा۔

و مقاطیمی قوت
ب روحانی قوت

جب سر مریزم کا درواج ہوا تھا۔ تو اس نے سر مریزم نے اس کے متعلق
نظریات میں کرنے تھے کہ جن کا مقصود یہ تھا ہر کتنہ تھا۔ کہ ہنا شرم
یا سر مریزم نام کی قوت کی نیبا کیا ہے۔ ہر چند یہ بحث نظریاتی ہے
اور اس سبی مختصر کتاب اسکی تحسیں ہو سکتی۔ تاہم قیم ماریز نے جو نظریات
پیش کئی ہن کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

تمام اقوام یا اوریاں میں کسی ذکر کی بنہدو بالا
اللہ تعالیٰ کے اور اس کی قوتی اہستی کا تصور موجود ہے۔ جو فتوں کا
سر جھٹپتی ہے تمام قوتیں اس میں محفوظیں۔ بنہدو رب اس قوت کو مختلف
دیوؤں اور دیوتائوں کے ذریعہ اذکر کرنے پر نہ دیتا ہے۔ مگر عام بنہسو اور

روزانہ (2015M) ۱، تمثیلی خیات یا تجھیز روح کر کے سکتے ہیں جس سے طور پر یہ میری زندگی سے بہت ادھیخا ہے۔ کیونکہ اس کا ہمرا در عالمی معنوں کی طرف پرست بندہ پڑتا ہے

قوتِ خیال : (THOUGHT FOROE) دیتے ہیں کہ بعض طبائع میں الیسی روحانی تصوراتی یا خیالی قوت موجود ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات دوسروں سے منو لیتے ہیں۔ یا یہ کہ الگ روح کو اس تصور نظر وار بنایا جائے۔ تو خیالی روح کے بیٹھ باعث تابقت نہ تا ہے۔

MIND بعض لوگوں میں ایسی قوت موجود ہوتی فہمی مطالعہ: (READING) ہے۔ یا پیدا کی جا سکتی ہے کہ دران گفتگو وہ اپنے مقابل کے ولی خیالات کو پڑھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

بیلکہ قوت بھی بعض لوگوں میں ہی قوت موجود ہوتی ہے قیافہ شناسی: یا پیدا کی جا سکتی ہے کہ دران گفتگو وہ اپنے مقابل کے ولی خیالات کو پڑھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ مقابل کے چھرے ہم سے سے اسکے خیالات اور جذبات کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

روشن ضمیری یہ ایسی قوت ہے جس میں فرمائنا کا عمل آئینہ کی طرح کا عکس اس میں پڑتا ہے۔ اور اس طرح یہ فردوسرے کو اچھی طرح پہنچا

مقابلیں قوت ڈاکٹر بریڈ فرکٹر مس مراد درسرے جھاتی برتن بعض لوگ کشف کرنے } اٹھرام اور بزرگان دین سے مافوق الفطرت عادات مزدوج کرات } ہوتی تیسیں، ہر خود کشف کر کات اس دلسرہ سے خارج یہ تاہم بطور موازنہ انہیں درج کیا جاتا ہے۔

برفانڈ: بعض ہانسے والے کمن فیکونی۔ ایک طبقہ ایسا ہے جو کہ کھفتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے روح میں یہ قوت رکھ دی ہے کہ جب چاہیں یہ کہہ دیں کمن فیکون اور وہ کام ہو جاتا ہے اسلام صرف بزرگان کے یہ۔ بعض لوگ کھو دھائیں اشتارت: پڑھکر سوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے خواب میں انہیں کچھ اشارہ دیتا ہے۔

سند و نسب میں ان لوگوں کی زندگی کا نام ہے جو دنیا و می جوگ: لذتوں سے نزدیکیتے ہیں۔ اور انیں لوریوی دیلوتاوں یا اللہ سے لگائیتے ہیں۔ انہیں جو کچھ حاصل ہوتا ہے اُسے گیان کہتے ہیں۔

اسلام میں بشرت کے ساتھ عرفان کا تصور بھی موجود ہے۔ عرفان جب سے پہنچرم اوپر میریم کا بول بولا ہے۔ اس راہ پر بت کچھ کام ہو رہا ہے۔ اور بعض نئی رائیں تجویز کی جا رہی ہیں اور کی گئی ہیں۔

او سطحِ صرفت۔ اس میں حواس درست نہیں کیجئے جاسکتے۔ بلکہ ان پر دماغ کا پروگریڈ مندا ہے۔ ان ان کسانی سے بچکایا شیش جاسکت۔ اسے عالمِ سوریا یا مراتبِ شریعتیں میں اور حواس یک جا ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ صرفت: یہ آخری مقام ہے میان روح دماغ کے ماتحت نہیں تھی۔ اور اس ان علامہ مردم خوم کے ان الفاظ کا مظہر ہن جاتا ہے۔ بتیری ہے کہ دل کے پاس رہتے ہے۔ پاس بان عقل لیکن کچھ کبھی انتہا سمجھ چوڑ دے۔ اس میں عقل اُمگ رہ جاتی ہے۔ اُب سکن ہے روح اور دماغ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

یعنی عشق کی آخری منزل ہے۔ اس میں اُن عقل سے گزر کر عالم اور اُس میں رخ غما ہاتا ہے۔ اُب یہ اپنی روح سے کام لے سکتا ہے اُسے دیکھ دیکھتا ہے۔ اور روح کی گہرائیوں تک کوئی پورہ اُس کے سامنے نہیں رہتا۔

کس مریزم اور بہنپاشہ طریم ان تینوں حالتوں میں مریزم اور بہنپاشہ طریم ؟ میں قدم رکھنے کا نام ہے۔ لیکن یہ انسان کوشش موتی ہے۔ اس میں کسی محیزہ میکرات کو دش نہیں ہے بمحض انبیاء کا حصہ اور کرام اور یا کرام کا حصہ ہے۔ اس سے جعلی انسانی کو شکریوں کی روسرے میداروں میں ایک حد ہوتی ہے۔ اس مرد مریزم اور بہنپاشہ طریم کی ایک حد ہے۔ اور تین حالتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ بہت سے باہر تو صرف بیچی حالت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور چند ایک درستی حالت

بکل بعض ان ہیزوں کو دیکھتا ہے۔ جو درسوں کی لگاؤں سے او جصل ہوتی ہے اگر گرم گرم کوئی تواریخ تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

- و۔ مادہ
- ب۔ روح
- ج۔ عقل

بعض علماء نے صرف دو ہیزوں تباہی میں مادہ اور روح۔ لیکن زیادہ تر چند تین حصوں میں تقسیم کیا تھے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ عقل بذلت خود اُنگ قوت ہے اور دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور مختلف صورتوں پر کرنے ہے۔ شش آپ نے دیکھا موگا۔ کہ بعض صاحب عقل لوگوں سے ایسے واقعہات سرد ہوتے ہیں کہ عام لوگ دلگ رہ جاتے ہیں۔ میان ہم عقل کا صرف وہ حق ہے جب عقل دماغ کو اس طرح متابڑ کرتی ہے کہ دماغ تسبیح ہو جاتا ہے اور وہ صرف پیارہ مرحوم جسے ہم بہنپاشہ طریم یا اس مریزم کہہ سکتے ہیں۔ چونکہ ابھی اس مریزم کا لفظ براہ درست اس باب میں استعمال نہیں کی گی۔ اس سے یہ دماغ کی الیسی حالت کو یہ صرفت کا نام دیتے ہیں یہ تین حالاتیں ہوتی ہیں۔

اولیٰ صرفت: یہ جنہیں ہم نارمل کر سکتے ہیں۔ وہ حواب دیکھنا یہ یہ حالت نہیں سے ملتی ہوتی ہے۔ درست لفظ آپ رہیا استعمال کر سکتے ہیں۔

وہ اُن پر سبی دو حالتیں مدد کرتا ہے۔ اور انے محول سے نہ فر
وہ کچھ معلوم کرنے چاہتا ہے۔ جو سبی دو حالتوں کے بینوں تباہے کے
قابل رہتا۔

ان کو شرتوں میں نہ تو عامل کی جسمانی قوت کو دخل مترا ہے
اور نہ ہی محول کے جسمانی کو شرتوں کو۔ یہ روح کا رشد روح سے
ہوتا ہے۔

اس پر تدیم ماهرن اپنے اعمال میں اپنی توجہ صرف روحانی حدود
تک رکھتے تھے جنم ان کی کوششوں سے باہر نہ رہتا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں قدم رکھتے ہیں۔ تیسری حالت ان کی کوشش سے باہر ہے
لیعنی عالم تصور اور اتفاق کے ذریعے خود اس منزل
خود اختیاری پناہ میں ہے اگر تھے میں۔ اُن پر سبی دو صورتیں طاری
ہو جاتی ہیں۔ وہ حالت روایا میں خواب رکھتے ہیں۔ جو دوسروں کو عالم
خارجی تاحمل کی دہبتی ہی ہزینہ نظر آتی ہے۔ جو دوسروں کو عالم
نہیں پر تھی۔ اس صورت میں عالم خود محول کی شکل اختیار کرتا ہے۔
ان دونوں منزلوں سے عالم گزر جائے تو وہ ایک نیا فرد ہوتا
ہے۔ اُس میں روایا کی حالت طاری کرنے کا ملکہ ہوتا ہے۔ اُس میں شفنا
اور شرین بے نیازی آ جاتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھتا
ہے۔

فعیل ماهرن ہنسی مژرم اس سانس کو صرف روح کی سانس
حاصل کلام؛ ناتھے تھے اس میں جنم کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اُس کی کوششی
جسمانی حدود سے مادر ابھوتی ہیں۔ وہ سے اپنی روح کو عقل کے بارے
کاذا کرتا ہے۔ خواہ خدمتوں یا ایک خدمت کے لیے ہم کیوں نہ ہو جب
وہ اس قابل سمجھتا ہے۔ کہ اس کی زندگی میں چونو قصہ ایسے بھی آتے
ہیں۔ جن میں اس کی روح دمی رخ کر سکتی ہے۔ جسے ہم برت
گیان، جوگ، عرفان، اوکشاف وغیرہ کی منزل پاے تو وہ دائرة
کارہ، عام افراد تک پڑھاتا ہے۔ اور اپنی قوت سے جسے آپ مقابلي
یا کوئی اور زام دے دیجے۔ وہ دوسروں کو تحسیز کرتا ہے۔

دلوںگ آرٹ

یہ بیکٹ ایل اند سٹری کی ایک جایں دوسری کتاب ہے سری اسٹریچ جس
موصعات پر مشتمل ہے اور اس کے کاروباریاں ایڈیشنز کم احمد خاں سبب تھیں
ای۔ آئی کی محنت شاندی کا تیرتھے جانش نظاہجیزی کی اس زندگی کی کاروباریاں اور اپنے کاروباری
کرنے کے بعد اس کو کمک کیا۔ تھے۔ قیمت ہر قلم ۵ روپے
جبانی یا بیل روپے۔ نالکھا بانڈ کا سدا

اب آنکھوں اور بھارت کو لمحے پہیں سانس دان یہ بتاتے ہیں
کرتام آنکھوں میں سر اک رنگ دیکھ کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ کہی لوگ
زور رنگ نہیں دیکھ سکتے۔ کہی لوگوں میں سرخ رنگ دیکھ کی صلاحیت
نہیں ہوتی۔ انہیں کوہ بلائیڈ کہتے ہیں۔ اور یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ رنگ
دیکھنے والوں لوگوں میں رنگ کی جس ہوتی ہے۔

اس کے برعکس سانسون کو لمحے۔ انہیں سانس طبعی سے دور کا رشتہ
بھی نہیں۔ یہ صرف روح کے قابلی ہیں۔ صرف روح، روح کے علاوہ
جو کچھ بھی ہے اسے محض قیاس سمجھتے ہیں۔

خود میں یہیں میں یہیں لوگ موجود ہیں جو صرف روح کے قابلیں
شاید میں بیباہی اور پس منظر میں یہی نظریات تاکم کر لے ہیں اُن میں
مسنواہی میں جو روح پر یقین رکھتی ہیں۔ روح کے علاوہ جو کچھ ہے داہم
ہے۔ قیاس ہے۔ آپ حرب میں پر ٹکے۔ اُن کلی رائے میں مندرجہ ذیل بسمی
وجود محض داہم اور قیاس ہیں۔

۹۔ رسویاں
۱۰۔ سرزنش

ج امر بھگندہ

دو ریڑھ کی ٹیروں اور درسری ٹیروں میں ٹیڑھاں
اُن کی رائے میں مرت کا کوئی وجود نہ تھا۔ مرت اور اُن کی تفصیلات
سمجھیں ایک خواب یہاں اور داہم سے زائد کچھ نہیں۔

چوتھا باب

نئے خیالات جسمانی اور روحانی نظریہ اور عام

میں نے سے دو اب اب میں تحریر کیا ہے کہ مہماں ٹرم ایک سانس
بے۔ سانس تکوہ دراہیاں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ طبیعتی بسمی وغیرہ

۲۔ رتویانی اور سرشنی سانسیں
طبیعتی سانسیں کو لمحے۔ سانس دان مادہ پر انہیں رکھتے ہیں ابھی
رائے میں بیباہی مادہ اپنگر ہے۔ درمیان میں یہاں ایک مرکزہ ہے جسے
پر ٹلوں کہتے ہیں اور اسکے گرد الیکٹران گھوستے ہیں۔ وہ الیکٹران کی
جنہیں کو تبدیل کر کے ایک سے تباہی لاسکتا ہے۔ ایک کو بدل سکتا ہے
اور اگر اہل کہتی کی بات نہیں تو وہ انہی طرقوں سے پارے کو سونا بناتے
ہیں۔

امرمن طبیعتیں یہ بتاتے ہیں کہ روشی سات رنگوں سے مل کر بخی
ہے اور کئی تھوڑے ہی مختلف رنگ جذب کرنے کا مکمل مقابہ ہے۔ ایک
چھ سرخ کیوں نظر آتی ہے۔ اس یہی کہ اس میں سرخ رنگ کے سوابقی
رنگ جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

پ۔ یہ ارتعاشیں آواز مدد کرتی ہے۔
چ۔ دماغ یہ آواز سنتا ہے۔

د۔ اگر کام کی جھیلیں اور پرسے درست نہ ہوں یا خراب ہو چکے ہوں تو مسینی کی روئیں روح کو کیا کریں گی۔ اور روح پر کسی طرح اثر انداز نہ ہوگی۔

لبخ پھر وہی فلسفہ

طبعی جسمانی + روحانی قیاسی = حقیقت حال
اب پھر روحانی اور قیاسی واسی سکول کی طرف آئیں۔ ان کافر زان ہے کہ جذبات تو بعیشیں ہیں۔ یہ سارے رومانی اور قیاسی ہیں اور انہیں ادا کرنے سے مٹڑا اس اڑپن کا خیال ہے۔

۱ جذبات صرف روح کے پیدائشیں ہوتے
ب۔ جذبات جسم کی طبعی اور غیر طبعی تبدیلیوں کی بناء پر مدد کرتے ہیں شلائقی میں تبدیلیوں سے شہزادی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ خون کی نایلوں میں تکلی کرنے سے بلدر پر شیر کی علاوات اور روانی علاوات پیدا ہوتی ہیں۔ نوجوان رہکیوں میں بعض غوروں کے نسل غلط رو جائیں۔ تو مشتری ایک علاوات پیدا کرتی ہیں۔ روحانی اور قیاسی نظر یہ کوئی مشتمل کے الفاظ باطنی مدد کرتے ہیں میں خوف زدہ نہیں ہوں۔ میرے بخش حسوس کیجیے۔

یہ مذکورہ روحانی قیاسی اور طبعی جسمانی کا مقاصہ مٹڑا اس اڑپن نے ہی تجویز نکالا ہے کہ اصلیت تب ہی تکمیل مونگتی ہے۔ جب ان دونوں چیزوں

مشہور ماہر منہ طزم مٹڑا اس اور فتن کا مقابل ہے۔
و طبعی اور جسمانی خود را اگہ میں۔
ب۔ روحانی اور قیاسی خود را اگہ میں۔

ج۔ طبعی اور جسمانی کے ماتحت ماتحت روحانی اور قیاسی خود را شامل ہوتی ہے۔
د۔ نہ روحانی اور قیاسی اور اسکے ماتحت روحانی و جسمانی مرتبتے ہیں۔

فرض کیجئے کہ آپ کے دماغ میں یہ آئے کہ انہیں اگہ اور یادوں ذرا فاصلے پر رکھے جائیں یا فاصلہ مرہوتے تو میرختا۔ تو اس جگہ تک پنچھے کے یہی ٹانگ کو کچھ کرشمہ کرنی ترکے گی۔ عضلات اپنا کام کریں تھے لیکن ان میں اعصابی روئیں بھی شامل ہو گئی۔ لیکن وہی صورت حال ر طبعی رومانی + روحانی - قیاسی = حقیقت حال

روحانی اور قیاسی خیالات نے اعصاب میں ایک خراش بیدار کی میان تک کر اعصاب نے اور دماغ نے گوشت کے عضلات کو حکم دیا کہ عضلات جنس کریں اور ٹانگ فاصلہ پر رکھ دی جائے۔ ماہین فریبا روحی اور نفسیات انہی خطر طرز سرتھے ہیں۔

روحانی طرز سکول کے روگ اپنی رائے منوانے کے بیے موسيقی اور اس کے اثرات کا احوال دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی الیس طبعی یا جسمانی ثقہ شامل ہے۔ مٹڑا اس اور ٹانگ اپنا جواب اسی سوال سے نکالتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔
و۔ موسيقی کی روئیں اندردنی کام کی جھیلوں میں ارتعاش پیدا کرتی ہیں

تمیم مہر بن پشاور میں ذمین اور درج کو دان غ سے اگ قرار دیتے ہیں لیکن دکھنے کو تو نیچے رشنا دوائی دان غ کو تاشر کرنی ہے اور ذمین اور عقل ہمی تاشر مرنے بنائیں رہتی اور بھروسہ دان غ ہمی نہیں اس ان بطور ایک جسم اور سکر کے تاشر مرتا ہے۔ تو ذمین ہمی تاشر مرنے ہے۔ عقول تاشر مرنے ہے۔

اس سخن میں نئے ماریں چور درج اور جنم کا دنگامی تصور مش کرتے ہیں رہ یہ شال دیتے ہیں کہ عقل کے حماڑے پر کیتے تو مختلف لوگوں میں رہ بھروسہ دان غ کا فرق ہوتا ہے۔ اف ان کی مختلف شدروں اور بیلوں کے درمیان درجہ فہامت کا فرق ہوتا ہے۔

جاںوڑوں کی اقسام کے مطابق ہوتی ہے۔ شنلا کتے مرتیوں سے پہلی زندگی نہیں ہوتی ہیں گھوڑے مرتیوں سے ذمین ہوتی ہیں۔ نئے ماریں ایک اور شال دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں بکرا یا کلاب ان کے دیکھنے کے غل تو بھیجی۔ اسکی در انہم کیسیں ہیں۔ وہ مختلف زادوں کے ایک ہی منتظر کر دیکھتی ہیں۔ ظاہر ہے اگ اگ انکھوں سے منتظر کے اگ حصے نظر آئیں گے۔ لیکن دونوں انکھوں کی وجہ سے منتظر ایک ہی نظر آتا ہے۔ کیونکہ تصور نے دوسری نظر کو ایک جاہر یعنی کم رہا ہے وہ فلم اور پرده کی مثال دیتے ہیں۔ یعنی تم کا ایک نظر اتنی تھوڑی دیر کے یہ آتا ہے کہ شور ہوا صہبی عقل کو یاد نہیں رکھ سکتا جس نے تصور کے

کو ایک جاہر کھا جائے۔

تشریف اوسی اوقتنے اپنی بات مٹانے کے لیے ایک اور طرز استعمال اختیار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ صرف روحانی اور تیاسی نظرے اپنی بھگہ مھوس سہتا تو مندرجہ ذیل اوریات کے اثرات سے بدعافی اور یقائقی اثرات کیوں بل جاتے۔

و کلور فاکس۔ سقرہ دقت تک دان غ کی ترقی صلب بروحانی ہیں مرض کی تمام حیات کام نہیں کرتی۔ وہ دیکھنے سکتا۔ اسے حسکریں تو رہہ محکوم نہیں کرتا۔ وہ سو نگھنہ نہیں سکتا اور اسکی روح جنم سے اگ کری راہ اختیار نہیں کر سکتی۔

ب۔ شراب۔ جنم کی تبدیلیوں کے علاوہ بے بہتری پیدا کرتی ہے۔ ج۔ سجنگ۔ زمین پر اگنڈی سیدا کرتی ہے اور جہان بھی د۔ ایل۔ ایس۔ طرس۔ جسمی اور روحانی دو نوع طرقوں سے تاشر کرتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ دان غ میں صعبی تبدیلیاں پہنچاتی ہیں اور روحانی بعدیں

جسم میں نیز کر لمحے۔ سے طبعی تبدیل دان غ میں آتی ہے۔ دان غ کر ضرورت سے کم خود پختا ہے۔ دان غ پسے تاشر مرتا ہے اور بھروسہ تبدیلی پیدا کرتی ہے۔

گورا۔ نیند۔ خوب۔ صرف ذمینی اور روحانی کوششیوں سے بیدا نہیں ہوتے۔ بلکہ طبعی تبدیلیوں کی سرہنہ منت ہیں۔

ہم سورہ ہوتا رہتا ہے۔ اب اعصاب اور دماغ کو کام میں صرف رہتے ہیں۔ لیکن یہیں اُس کا ہم لوگوں کی جسم کی اور کام میں صرف رہتا ہے۔ مثلاً چین، بھرنا، لکھنا، پڑھنا، کامات میں سیکھی پر شوق فرمائی، سائیکل، چلنا تین۔ اس س وقت دماغ لاپھل اور سخت ترین سائل کی گھیاں سمجھاتے اقت اُن کا حل جو کم کرنے میں صرف متواتا ہے۔

اس طبق کارکو غیر مشغولی دماغ کاری، "کہ سکتے ہیں الحیری میں سے

UNCONSCIOUS CEREBRATION

کہتے ہیں۔

انے ماں ہنسنا یہ اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھتے ہیں۔ اُن کے خیال میں دماغ کے اندر انتباہ کرنے اور ایجاد کرنے کی طاقت از خود موجود ہے۔ اور اس طاقت کا ذر کو علم نہیں ہوتا۔ اُن کی قوت موجود نہ ہوتی تو وہ افراہ اسے خیالات کو سخت نہ کر سکتے۔

ب۔ خیالات کو ترتیب نہ دے سکتے

ج۔ ایجاد کا مادہ نہ ہونا

د۔ لاپھل اور سخت قسم کے سائل حل نہ ہوتے

کی وجہ سے طرح ہوتا ہے کیونکہ سورا ایک فیصلہ کرتا ہے۔ لیکن جلدی شور میلان میں آتا ہے۔ اور اس فیصلہ کو ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے اگر فیصلہ شور ہے کرتا یا کسی اور بوجگہ ہوتے تو اس نہ ہوتا۔ اس سند پر مختلف مادرین میں دل چک پتہ بدار خیالات ہوتا ہے۔ صرف سورہ ہی کافی نہیں ہے ہمیں جانی

وقہر پر فرم رہا پر دیکھیں۔ اُس کی اطلاع دماغ کو دی۔ پس پر وہ پر جو کچھ نظر آتا ہے۔ وہ حقیقی صورتی تصویر ہوتی ہے۔

ماہرین نوئے خیال میں شور یہ ہے۔ کہ عمل اعصاب کو کہ شعور کیا ہے۔ کچھ مرکوز کرو دیا جاتا ہے۔ ان کے خیال میں یہیں جو خیالات آتے ہیں۔ جو خواب دخیالات آتے ہیں۔ جو خواب سم دیکھتے ہیں۔ عالمِ دریا میں یہیں جو کچھ نظر آتا ہے۔ اُنکی بنیاد وہ عمل ہیں جو اعصاب میں زیرِ عکش ہوتے ہیں۔ وہ بھر کر ایک پھر جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا دماغ خیالات اور نظریات کی آماجگاہ نہیں ہوتا۔ وجہ یہ کہ اُس کے اعصاب میں یہیں عمل جاری نہیں ہوتے۔ جن کی بنیاد پر وہ خیالات پیدا ہوتے درسرے سماں میں اعصاب ابھی اس قابی نہیں ہوتے۔ بگواں کے اعصاب میں صلاحیت ہوتی ہے کہ جوں جوں وقت گرتا جائے۔ اعصاب میں عمل جاری ہوں اور نظیالات پیدا ہوں۔ مسلسل مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر جائزی تر ہاتھی۔

۱۔ بیرونی تحريك

۲۔ اندرینی تحريك

۳۔ اعصاب کے اندر رکھیتہ ناشرات کا اثر

وہ اصل حقیقت یہ ہے کہ اذ اعصاب اور دماغ کو کام میں صرف رہتے ہیں۔ لیکن یہیں اُس کا شور نہیں ہوتا۔ اور اس کے نتائج بعد میں معلوم ہوتے ہیں۔ دراں تدبیم ہمارے خیالات کا تصویر ناشرات کی شکل میں اعصاب

یعنی تجربات کی باد وغیرہ۔ اس قسم کا ریکارڈ موجودہ اور قبل کے اعمال پر اشارہ نہیں ہوتا ہے۔

شور کو ایک ایسے سفید پرده سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ جس پر دریجک لائسیٹس سے تصادم پر طالی جاری ہوت۔ لیکن یہ لائسٹینگ درحقیقت اطراف میں رکھی ہوں۔ ایک کی شایعین شوری طور پر داخل ہوتی ہے۔ اور فروکوون کا علم ہوتا ہے۔ اور دوسری ایک یہے ذہن کے ذریعے جن کا علم اس فروکوئیں ہوتا ہے۔

اس سمجھت کے بعد یہ جزو اسی ہے۔

۱۔ کر خیالات۔ - جہبات۔ - شعر ایک اگ نظام مبنی ہے۔ وہ جسمانی اعضا سے والبتہ ہے۔ منک کے ہے۔ اس کے ذریعے اپنی جگہ قائم کرتا ہے۔ تاہم وہ جسمانی نہیں ہے۔ طبعی نہیں ہے۔

۲۔ یہ صفات۔ اہل ہر ہے۔ کو جسمانی اور در جانی دو اگ چیزیں نہیں ہیں۔

۳۔ اس طرح جدید مارین نے جو رہ اختیار کی ہے۔ وہ تدبیک مارین نے بالکل مختلف ہے۔ قدم مارین روح۔ عقل اور جسم کو اگاہ ممار کرتے ہیں۔ روح۔ عقل جسم سے اگ کام کرتی ہیں اور جسمانی تبدیل عقل اور روح میں تبدیل پیدائیں کرتی۔

پر فرمیر سارے تھکنیق کے مندرجہ ذیل الفاظ نے نظر پر کی ترجیحی کرتے ہیں۔

شوری اور زیر شوری حالتوں میں تبیہ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اور ہر فرد جس سے داسطہ پڑے اُس کا تجزیہ کر لازم ہو گا۔ شور اگر کوئی اگ چڑی ہے تو اسے کچے میں اُسی وقت ہونا چاہیے۔

جب وہ ابھی ماں کے سبق میں ہوتا ہے۔ بلکہ وہ میں بھی مت سے چند ساعت بعد تک مت رہتا ہے۔ شور ہر سے کے تاثرات پر اشارہ نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ پر سے کے تاثرات، آوار چڑھاڑ اور تبدیلیاں شور کی مظہر ہوتی ہیں۔

مارین نے اس سلسلہ پر مزید روشنی طالی ہے۔ وہ شال دتے ہیں کہ دو افراد کے خیالات میں کوئی فرق نہیں۔ شور ایک سماں ہے۔ لیکن وہ اپنے خیالات کی ترجیح کے بیے جو الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اُن میں فرق نہیں ہوتا ہے۔ بعض دفعوں کی خیالات کی ترجیح کیتے ہے مختلف الفاظ و اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اُن کے خیالات میں یکسانیت ہوتی ہے۔

کچھ مارین نے شور اور زمین کو ایک ہی معانی میں استعمال کیا ہے اور وہ باقی اعصابی عمل کو جسمانی کا رکر دگی کے تحت مختلف عمل تباہتے ہیں۔

مشراہ مدنہ نہیں رہنا زمین اکی سند بھروسی الفاظ میں تشریح کرتے ہیں۔ سیری رائے میں زمین مختلف دو معنی اور اعصابی تجربات کا مکرہب ہے۔ اس میں فروکوون تجربات کا علم ہوتا ہے اور اُسی نکی شکل میں ان تجربات کا ریکارڈ جنم کے اندر ہوتا ہے۔

عامرضی ہوتا ہے۔ بلکہ زمانہ حال اور تقبل میں بھی یہیے اعصاب سے کار فرما یاں سرزد ہوتی ہیں۔ اگر جسم میں کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔ تو اعصاب کا اثر انداز ہونا لازمی ہے۔
اس طبق کار کر دیکی کرو دے واغنی تاثر کرتے ہیں۔ درستہ طبق کار غیر شروع دماغ کاری کا ہے۔ جس میں دماغ اور اعصاب از خود صرف رتے ہیں۔ جب جسم کوئی طبعی کام کرنے میں مصروف ہوتا ہے تو دماغ اور اعصاب کسی اور سچ سر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اسے غیر ضروری کام کاری کہتے ہیں۔ ایسے سائل حل کیتے جاتے ہیں۔ جن کا تعلق اُسی تک کے جسمانی کام سے نہیں ہوتا۔ یہ مزدوجی نہیں کہ ان سائل کا حصہ دماغ فوری طور پر مشتمل کر دیتے۔ بالعموم یہ ہوتا ہے کہ جسم اور ہاتھ دیار کی خارجی کام مثلاً قیادت کو دنا۔ سائکل چلانا میں صرف رتے ہیں۔ اور دماغ کسی ایسے سیدھے کو حل کرتا ہے۔ جو اس سے قبل آیا تھا۔ یہ حل کی خوب کے ذریعہ۔ اعصاب اس کرنے کے دران۔ نہیں کے دران۔ مراقب کے دران۔ دماغ میں کروتیا ہے۔

گویا شعور کوئی اگ چیز نہیں البتہ
جمانی نظام + شعور = شال فرد

یا

جسم + شعور = حقیقت

یہ کہی یہے فرد کو نہیں جانتا جس نے پسے دماغ اور اسکی صلاحیتوں عقل اور روح کے تنقیح کا حامی اور پڑھایے نظر پر چک گیا ہو۔ کہ عقل روح اگ اپنی نیات کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

روح اور جسم ایک لیسی اکاؤنٹ ہے۔ جس کے درپر سے ہر ان خیالات کو ایک اور منزل پر جو حصیں تو یوں کیا جاسکتا ہے۔ تو اس نیا کے افراد دو حصوں سے مل کر بنے ہیں۔ ایک جسمی اور دوسرے اونہی یا تینیان حصہ ہیں یعنی اکاؤنٹ ایک ہی۔ یہ دو اگ نہیں ہر سکتے۔

حاصل کلام: جدید ماہرین مبنی طنز اور مزید علم لشتریج مبنی سے واقف ہیں۔ وہ جمانی نظام سے آگاہ ہیں۔ وہ دماغ کی بماری اور اعصاب کی کار کر دیکی انسان کے باقی جسم سے رشتہ کو خوبی جانتے ہیں۔ انہوں نے تدبیح ماہرین کے اس نظریہ کو پر کھا ہے۔ کہ بعد از عقل جسم کی حدودیوں سے آزاد ہے۔ روح اور جسم اگ اپنی اور کچھ خواہ کیسا ہی اور ہر صرف روح کو اگ سخن کیا جاسکتا ہے۔

سے ماہرین نے اس نظریہ میں تبدیلی کی ہے۔ اُن کی رائے میں دماغ خیالات۔ نہیں کی امداد کا ہے۔ اعصاب از خود کام نہیں کرتے بلکہ جمانی تبدیلیاں بھی اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان کا اثر اعصاب پر نہ صرف

جبان درس سے جانوروں پر اشناز ہوتے ہیں۔ شکایات کا کتب میں
متعدد بھرپور لگائی کر شیر جب ہرنگاٹے اپنے بھروسی اور سعیہ وغیرہ پر
نظر ڈالتے ہیں۔ تو ایسے جانور زندہ ہیں اور جسمانی طور ساتھ ہو جاتے ہیں
جاتے ہیں۔ وہ ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور شیر کا تر نوالہ بن
جاتے ہیں۔ چھوٹے سرزوں کے سنتل یہ تباہی گیا ہے۔ کہ وہ شیر کی نظر سے
کتاب نہیں لاسکتے اور از خود عمل کر شنیشا جنگل کی خود میں پڑھ
جاتے ہیں۔ دنئے ماہین اسے صرف خون گردانتے ہیں۔

افریقی میں ایک قسم کا سائب ملتا ہے۔ وہ جب پرندوں پر لگا ہے
ڈلاتا ہے، تو زندہ دنخود کی شنیسوں سے زمین پر گردتے ہیں سائب
ایسیں کھاتی ہے۔ دنئے ماہین اسے بھی خون گردانتے ہیں۔
پرندوں میں سادھا ر عجیگی اپنی تیز اور سگریانی کا حمل سے فوجان عزیزا
کو بے ایس کر دیتے ہیں۔ اور اس عجیگی کا نتیجہ مال اُن کے سپر کر دیتی ہے۔ بلکہ
ایسے جنم کو بھی اُن کے احولے کر دیتی ہے۔

اسن قسم کے لوگوں کی طرف سے کئی اور طریقہ بھی اقتدار کے جاتے ہیں
جن سے عالم تا شر ہوتے ہیں۔ اُن کی مردیں پرستی بہتی ہیں۔ وہ مظہن ہو جاتے
ہیں۔ تکالیف و دہمہ جاتی ہیں۔
چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ دعا
۲۔ عمل

۶۰ پہنچوں باب پہنچوں کے نظر یا اور اصول

قدیم ہاہرین کے خیالات: قدیم ہاہرین نہ پیارم اور سیزیرم کے اصول
بیان کیے ہیں۔ اُن کی رائے میں ایک بڑی وقت کے ایک چھوٹی وقت یا چیز
پر اشناز ہوتی ہے۔ خواہ اُن کے دریان کے ناصلہ سے کیوں نہ ہو۔ شد
زمین سورج اور ابر امام نملک سے تفتاثت میں چھوٹی ہے۔ اور بت ناصل
پر ہے۔ پھر چھوٹی سورج اور درسے اجرام نملک شلاد ستارے اور یا یا
مورخ، زہرہ، مصل نمین اور اسکے نکشوں کے اور پرانے ڈالتے ہیں۔
یا اس یہ چیز یاد رہے۔ کہ صرف افراد انسان کافی نہیں اور اثر یہی کے تباہ
ہونا چاہیئے۔

بعض لوگوں کی آزاد اور طرز تقریر میں اثر رہتا ہے۔ وہ اپنے مخاطب اور
حافظین پر اپنی آواز کے بل برتائے پر اشناز ہو جاتے ہیں۔ واعظ نیص
البیان مقرر۔ معنی۔ مطلب اکثر عالم کو سوچ کر دیتے ہیں۔ اور حافظین اس
طرح ساتھ ہو جاتے ہیں۔ جس طرح دنیا کی باقی چیزوں بکار پنی موجودگی
کا اپنی احساس نہ ہو۔

ہرگئیں ہیں۔
قیام ماہرین ان واقعات اور ان سے متعلق جملتے واقعات کو ہنپاٹرم
کے دائرے میں لاتے ہیں۔ اور ان کا تصریح یہ ہے کہ ہنپاٹرم کے مضمونی
طریقے اب کوئی اختیار کیے جاتے ہوں۔ لیکن مندرجہ بالا مضمون کے واقعات
ہنپاٹرم کے خلاف ہیں۔ ان میں ہنپاٹرم
کسی ذکر شکل میں موجود ہے۔ اور اتنی بڑی تفضیلات اور عمل نے
اُس نظریہ کو جدا کیا ہے۔ جو اچھے مختلف کتب میں ہنپاٹرم اور س میریم
کے نام سے پیش کیا جاتا ہے۔

جدید ماہرین کے خیالات: جدید ماہرین ہنپاٹرم میں مژلا دس
اور ڈن کو بلند مقام حاصل ہے۔ انہوں نے ہنپاٹرم کی ہے کہ عنوان سے
اس پر طبایر حاصل تجوہ کیا ہے۔ ناظرین کی اطلاع کے لیے ہم اس
کا خلاصہ میں کرتے ہیں۔

دہلختیں۔ تھاں کا ملائیں نے فریدگر اعظم کی موافق عمری
لکھتے وقت ایک جگہ تحریر کیا ہے کہ غیر ہمومی ذہین فردود ہے۔ جس میں
کسی کام گزے اور تکلیف انجھانے کی سب سے سیئے استعداد ہو۔ ڈیلی
میں سے غائب وہ نے ان کا انٹر دیولیا اور سوال کیا۔ کہ آیا یہ ہمومی ذہین
فرور اس کو تکہیں گے۔ جو سیں بھی کرتے اور تکلیف بھی نہ انجھائے۔
شہر سانیں دن نیوٹن سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اتنی دیباں

۲ تحریر اور گنڈے
۳ جنت
۵ تشریف
۶ راکھ کی چلی
یہ بہ اثر فوائنس کا طریقہ ہے۔ اور ظاہری طریقے فرق میں۔ درج ایک
ہی ہے۔ کہ ایک حوصلہ نہ فریقی روح ایک کم حوصلہ اور کم فرمی قوت
وائے فروپر اثر انداز ہو جاتی ہے۔ وہ ذہنی طریقہ معرفوب اور ساقطہ بر
جاتا ہے۔

بعض بزرگ ہیکم اور سادہ ہو جو گل کچھ اور طریقے استعمال کرتے ہیں
۱۔ لات مازنا۔ مرضی تندست برجا نہیں
۲۔ تھوڑکتی نیما۔ حاجت مند کی اگر زندگی ہو جاتی ہے
۳۔ ڈٹھے مازنا۔ عوام ڈٹھے کھانے کے بعد اپنی تکالیف میں سب
کی محروس کرتے ہیں۔

کسی بزرگ سے ڈریس کی ارکھانہ اگ بات ہے۔ راقم طبیوف نے
ضائع سا ہموال کے ایک شہر بزرگ کی حافظاہ پر مسالہ ہو جوسس کے دروز
ایک بیجی مفتخرہ کیا ہے۔ وہ حاضرین جو ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں یہ
والستہ طبیوف بیداگر نہیں۔ اس پر لوگ منبط قائم کرنے کے لیے ڈٹھے
چلاتی ہے۔ اور ڈٹھا طرتا ہے۔ اور ڈٹھے کھانے وائے فریز بزرگ
کا نام بہذا دارے چکارتا ہے۔ اور یوں سمجھتا ہے کہ اس کی جگہ تکالیف نہ در

آئے ہیں فردوغیز معمولی ذہین کہتے ہیں۔ اُس کے بیٹے ان تحریری کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک گوہان لفظ سے شق ہے۔ یوں ان کے تدریاس بات پر گوہان لکھتے ہیں۔ کہ فردوغیز کی جن بحوث مالکی لیے ہی مہنگا ہوتا ہے۔ اور اس کی حکمات سکننات کام کام اور شرح بچارا مسکے اثر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جوں جوں زندگی کا کہا جانے لگا کہ اس فردوغیز معمولی ذہین ہے۔ یا غیر معمولی ذہانت کا حامل ہے۔ اس کے بعد سایہ کا لفظ بھی ہمگی اور غیر معمولی ذہانت کے مالک کو ڈانزہ ہونے کرنے لگے۔ تمام غیر معمولی ذہین لوگوں پری بات مادق آتی ہے۔

اکٹھہ شہر صفت مٹر گوں کو روٹ کا قول ہے۔

جب اپ کسی پر صدر عالمی احشائیں تو سلقد قمع تقدیر را پڑتا ہے لیکن بات یہی ختم نہیں ہوتی۔ بھڑک کے انداز ایک غیر معمولی قوت سر احشائی کے۔ ایک قوت عظیم، ایک عزالت ہی معمولی ہوتی ہے کہ تصنیف مکمل کی جائے یہی وہ اپ کے نکم کی رہنمائی سمجھ کرتی ہے۔ یہ قوت اتنی عظیم ہوتی ہے کہ جب کتاب مکمل ہوتی ہے تو اپ کو خود حیران رہ جاتے ہیں۔ اپ کو خود معمولی کرتے ہیں کہ اپ کے انداز کوئی عظیم قوت نہیں تھی بلکہ اس کی خوبی تھی۔

کتاب میں پیش کردہ خیالات کب اکٹے پر تو ذہین عمل کی پیداوار تھے اور یہ اس سے بے خبر تھے۔ یہ خیالات کچھوں آئے۔ وجہ یہ ہے کہ پیشہ فہریاتشن درمیں خیالات کا تاشابد ہمارا ہے۔ واغ اس طرف معروف رہا اب اس سے بے خبر تھے۔ کتاب لکھنے کے درمیں درمی سیڈا لیشن یا تحریک اور خیالات

کیونکر کیں۔ ان کا جواب صرف ایک لفظ تھا۔ ارادہ یا منصوبہ۔ ان دوں ان تحریری کا لفظ جوں کا منصب ارادہ کیا گیا ہے۔ ایک نکتہ پر ذہین کو مرکوز کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

شہر نلا سفر جان لارکے ایک جگہ کھا ہے۔

میں سرت میوس کروں گا اگر کوئی فردوغیز خیالات کی پریث نیں اور بھیکے ہوئی راہوں کا حل نہیں دے۔ جو فردوغیز ایسا کرے گا۔ وہ بنی نوع اف ان کی بڑی خدمت کرے گا۔ اور وہ لوگ جو مختلف خیالات کی بھول سعیدیوں میں بخشکت رہتے ہیں۔ انہیں راستہ تباہے گا۔

مشہر سیاست داں بخمن ڈرالٹی کے والد جو شہر نلا سفر تھے

ایک بگ بیوں رقم طراز میں

پیلانش رہ رہے تھے ابھی تک کوئی سند کتاب یا صفحوں نہیں

گزار غیر معمولی ذہین لوگوں نے اپنے تحریات اور خیالات ہم تک پہنچانے کی کوشش کی لیکن نیڈا لیشن اٹھ نہیں ہے۔

ایک دن بھر مروط معلمات کا مالک ہے۔ اگر اسے فردا تحریک دی جائے تو اس اعلیٰ علم بخوبی ہم تک پہنچا سکتا ہے۔ ابھی تک اذہان میں بست کھدرو جو رکے۔ لیکن وہ اس طرح محفوظ ہے۔ جس طرح بھل کی تاروں پلکن خود برپ کر رکے خول چڑھا کر محض زد کر لیا جاتا ہے

ہر سکتا ہے۔ کہ یہ خیالات تحریک کے فریلر دہان سے نکالنے جائیں اور پھر ہم اسیں ملی تجرباتی میں میں سے ائم۔

کی خاطر اپنے سلطان کے کروں کی دیواروں کو سب یاہ رنگ کا پاش کر دیا تھا اور
کھڑکیاں دیوار سے بند کر کے انہیں تاریک بناتا تھا۔ اس طرح انہیں درستی
دنیا سے کہتے جانے کا موقع ملتا تھا اور مدیر ایشون کو جلا عینیتی۔

برطانیہ کی پارٹیٹ کے ایک مہر برٹھان شرکٹ ملئے۔ وہ کسی دلیل
کے لیے مناسب الخاطر فراپتے تو دین منٹ خاکوش ہر کر منزح دیکھا
کی دنیا میں ڈوب جاتے۔ پاس منٹ کے درستے مہر برٹھان پر جنم جذکر تھے
کیونکہ چنست نہدا نہیں ایک اچھی دلیل ملتی۔

شہر سافون زوار اپنے درستوں کو کہا کرتے تھے کہ جب میں پیانو بجائے
بیعضا ہوں تو انھیں سنبھل دیتا ہوں۔ اس گھر کی نکاح خاتم ہوں۔ کہ
میرے کافلوں میں ایک وہن کی اور آتی ہے۔ اب میرے ہاتھ وہی دھن
بجائے لگتے ہیں۔

شہر سافون دن ہیوں کے متعدد اسکے ایک درستے نے بتایا کہ
بعض اوقات سرفہرتوں خاکوش ہو جاتے۔ وہ نکر کی گہریوں میں یوں ڈوب
جاتے ہیں وہ عادت کر رہے ہیں۔

غور نکر کی گہریوں میں اکابر کے سقدر ڈوبتے تھے۔ اسکے متعدد تاریخی
شماداریں موجود ہیں۔

شہر سافون کے نلا سفر اٹکو افراج نے دیکھا کہ ایک دہ ایک دن
اور رات ایک تجھ بلار کو حکت کیے کھڑا رہا اور اسکی نکاحیں ایک جگہ مرکوز
تھیں۔ سفر اٹکو کوئی سکھا پیش ہوتا تو سمجھے نہ ہٹا۔ جب اسے محنت سے

بچا رکھئے۔ آپ کے علم سے ہوتے ہوئے صفو قرقاں پر ٹھنڈے بستر لارس
اور زشن کے خیال ہیچ دماغ مصروف کا رہا۔ خیالات کامانہا بانا بستارہا آپ
اپنے کام میں معروف تھے۔ بکری حسبانی کام تھا۔ جب تحکیم ہوئی تو دماغ
میں کمرے سے ہر کے خیالات اُبل پڑتے۔

کھنڈر ایس ایسی ہنزا ہے کہ دین فرز بوجھا جائے مٹلار وہ دماغی نہیں ہے
دان شخصیت تھی۔ وہ ایک ارشت، آنکھیں اور سانس دان تھا۔ اسے ایک
مشیدر کرٹھا کیا گی۔ لیکن وہ خیالات سے کو رکھا اور ادھر ادھر گھومنے
کے علاوہ کچھ نہ کہ رکھتا۔

ایسے فرو کا علاج سیا طریم میں برادر سلطان کہہ دیتا ہے۔ اس کے دلیل
خیالات کو شعر میں لایا جا سکتا ہے۔

بعض روک سمجھوں ہوئی چڑیوں کو شور میں لانے کے لیے مختلف طریقے
اختیار کرتے تھے۔ نلا سفر سیسی میڈیں سن جب کسی نکتہ کو حل کرنے میں ناکام
رہتے ہیں تو کھڑکی کے پاس پچھے جاتے اور سامنے والے مکان کی چھت کی مالیں
گت شرودھا کر دیتے۔

شہر سافون کے نلا سفر نے مدیر ایشون کی قدر سجانی اور تخت شو خیالات
کو تحکیم دیتے کے لیے سندھ میں ایک گوشہ بنایا۔ تباہ ہر دن نلا سفر سے شاخ
وچار کی خاطر اپنے آپ کو انھا کر ڈالا۔ تاکہ اپنے مشتبہ شدہ مرضی پر
غور و خوب کر سکیں۔ ہابس، کارنلی درستے نلا سفر دن سوچا اور غور و خوب
سیل برداشتی۔ ہابس، کارنلی درستے نلا سفر دن سوچا اور غور و خوب

یا نکتہ پر کوئی ذکر نہ کرے اُسے کامیاب نہیں ہوتی۔
 بیان یا ایک اور سلسلہ کی طرف بھی توجہ دلانی جاتی ہے۔ بعض لوگوں
 کا خیال ہے کہ غیر معمولی ذہانت بالکل من کی طرف پہلا قدم ہوتا ہے۔ ایسے
 افراد کے لیے سرفراز مرد کا انتقال نقل کیا جاتا ہے۔ فرمائیں ہو جو
 نے پیغامی اور اعصاب کی سانس میں کمال حاصل کیا تھا اور شہنشاہ
 خارج چکنے والا جو خصوصی تھے وہ رقم طرز میں۔
 یہ تحول خلطف ہے کہ جو افراد مرگی یا بالکل تن کی شکل میں غیر متوازی
 دروغی صورت حال نہ رہتیں کرتے وہ غیر معمولی نہیں ہوتے۔
 جب اس کسی ذریعہ کی کمک کا غرض سے مخالف کرتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا
 کہ تو یہ کوشش کی کمی ہے کہ تم تو یوں پر پردہ ٹوار کئے۔ اور زندگی کے
 ایسے گروہ بے نقاب نہ ہوں۔ بالخصوص یہ ان افراد کا خاص ہے جو مدنظر
 کے وقت بڑے یا بہم افراد تھے۔ یاد رکھیں کہ جلد امام افراد بن گئے۔
 اسی قسم کی خصوصیات ان افراد میں بہت زادہ ترقی میں چھوالا ک
 ہوتے ہیں۔ بھی اور کم عقل من افراد میں یہ نتیاں کمتری میں ایک
 قسم فرد دیا ایسے برگامرنی نہیں ہوتا۔ وہ عام افراد سے اگلے شخصیت
 کا حامل ہوتا ہے۔ اگر کہیں کو وہ ٹین کے کھلوٹوں میں ایک شخصی فردا
 ہے۔ تو درست ہے۔
 اب ہم جانیں۔ طبعاً اور روحاً اس سلسلہ کو ریکھیں گے جیسا کہ
 میں ایک غول ہوں۔

سخت سائنس میں ہوتے تو وہ خود دنوش اور نیند بھی بھول جاتا۔ اس
 سے میڈیا شیش کو تحریک ملتی اور یہ صورت حال اُس وقت تک تاک تاک رہتی
 جب تک نہ سوالوں کا حل نہ لکھتا ہے۔ یا اُسے مشہور سانس دان ارش
 میڈیا شیش نے تالاب میں نہ لے تے توت میڈیا شیش میں معروف تھا۔ اس دلان
 میں اُسے مشہور زمان قانون ارشید میں موجود ہوا۔ وہ میڈیا شیش میں
 اتنا مستقر تھا کہ کپڑے پہننے بنا برہنہ ہی نکل بھاگا۔ اور پکارتا جاتا
 تھا۔

میں نے پالیا..... میں نے پالیا
 اُس کی زندگی میں میڈیا شیش کا ایک موقر اور یہ صاحب اُسے ایک ایسا
 نجم ایسا جو جان یہا شافت ہوا لیکن وہ اُسے جو میں نہ کر سکا۔ اپنے رطائف
 میں ایک پرنسپر صاحب کا قصر عامر ٹھیکار کا وہ صاحب ایک شام گھر
 اُسے تو اپنی حیثیتی استر پر کھو دی اور خود ایک کونسے میں رات بھر کھڑے
 رہے۔

مشہور بھارتی سیاست دان سرٹر کی نہیں بھی اس سمجھ کے مشنا درد
 تھے۔ وہ ایک دن خاص کشی کا روز نہ رکھتے تھے اور اکثر کسی بڑے سے بڑے
 فرد سے ملناتا ہر کرتے۔ وہ بھی ایک سلسلہ سے یعنی عالم اسپریان میں وہی
 رہتے تھے کہ ایسیں روشنی نظر آتی۔

آپ غیر معمولی نہیں افراد کی ایسی حالت کو زندگی غیر عادی کہہ سکتے ہیں
 ذہیں فرد خواہ کتنا ہی نہیں کیوں نہ ہو جب تک وہ اپنے خیالات ایک سلسلہ

او ساغز کار سے پشتہ اس کے عضلات سکون کی حالت میں ہرستے ہیں۔
لاؤس اور ٹین کا کہنا ہے کہ عام فروہ اس سے کہیں طاقت در ہے جتنا
وہ اپنے آپ تصور کرتا ہے۔ زصرف جانی طریقہ کہہ دئیں اور دماغی طریقہ کہی
تھیں کتاب میں اب تک غیر معقول ذہن فروہ اور عام فروہ کا متعابد کیا تھیا
ہے۔

سیاضر، م کا تصویر موجودہ دویں؛ ذہنی قوت کا راز اس میں ہے کہ
ساختی ساختہ تعلقہ مزاج بھی پیدا کیا جائے۔ ایک غیر معقول ذہن فروہ اس پر
مکمل حاصل ہوتا ہے۔ غیر ذہن فروہ کو اس کا مکمل نہ تھا۔ اس کی ذہنی صلاحیت مختلف
اطراف میں بھروسی حاصل ہے۔ وہ اپنی یہ جانیں کر سکتا۔ اس یہے اس کا ذہن
ترقبی یافتہ نہیں ہوتا۔ غیر معقول ذہن فروہ اس قسم کی قوتی ترقی یافتہ نہیں
گوگرا کر کر اذات اسے خود عالم نہیں ہوتا۔ اور نہیں تباہ کر کریں ایں ہوتا ہے
اس یہے ذہن فروہ اور مقصود کا مخالق نہیں ہے۔
سیاضر م کا اگر جنہیں کیا جائے تو یہ ذہن افراد کے یہے ضروری مصلحت ہے
یہ کیلئے ضرورت ہے۔ یہ کل سیطانی کار ہے۔ جس کی وجہ سے جانی دماغ
اور روحانی ترقی کی بنیاد کھی جائتی ہے۔ عمل خوبی یا عمل استفراق کی شکل
میں مختلف افراد کی جانی، دماغی اور روحانی وزشیں کرائی جاسکتی
ہے۔ پیتوازن ذہن فروہ اور متوازن ذہن کی پیدا شیں مدد و تیار ہے
سیاضر م عمل تقویم یا عمل استفراق کہہ جیئے۔ ایک آڑ بکرا ایک نہیں ہے

اپ جس چیز کو جدید کمک کرنا سائیں۔ اس کا انتہا سے غور کریں۔
بیخاون یا اصول بہت دشمن میں کافر فرمائے۔ اور لکھا علی استعمال کشادہ
اور فراخ ہے۔

مثال کے طور پر اپ سیانو کی کار کر دی گئی مرغز کریں۔ ایک کم استعداد کا
ماں اپنے شاگردوں کو حکم دے کر جھوٹ دیتا ہے کہ وہ انگلیوں سے شق
کریں۔ وہ یہ کہ حکم دتے وقت کبھی ذہن میں نہیں لاتا کہ اس حکم کی اس وقت تعمیل نہیں
ہوتی جیسے عضلات کا سکر کرنا بھی شاگردوں کے بس میں نہ ہے۔ یا عضلات
غلظ طور پر سکریں۔

یہ اپ کو تباہ چاہتا ہوں کہ صحیح قسم کے مارنے نے کیا کیا۔ اور وہ کیا
طریقہ کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنے شاگرد کو کہتے ہیں۔

آپ انکی کلامی اور انگلیوں کے عضلات کو فراہم دیں۔ اس دعوان
یہ اپ کو تعمیل سیانو کی چاہرے پر روشنی رہے۔

اب اپنے ہاتھ اور جستی کو اس صورت میں رکھیں۔ اور شاگرد کو
ہدایت کریں کہ وہ صرف الکلیاں اٹھائیں۔ اور سیانو جائیں۔ اس طرح شاگرد
دیکھ سمجھائیں گے۔ جس سے اپنی دل حیضی ہوگی۔

وہ صرف اُن طریقہ ہائے کار کو جلد اپنائیں گے۔ جو صحیح ہوگی اور اگر
یہ طریقہ کا رختیار نہیں جاتا تو سر حاصل نہ ہوئی۔

ذہن کا راتھیث کے ساتھ کہ وہی کچھ پیش آتا ہے جسکی قوت بے
بسا ہوتی ہے۔ اور جو اپنے عمل کے درمیان ماہر پیانو نوازی طریقہ عمل کرتا ہے

مشڑا دس اور ڈین بتاتے ہیں۔ بکر انہوں نے ۱۹۱۷ء میں قبلہ پشاور ٹرم کی تاریخ اور مختلف تجربات کا مطالعہ کیا۔ پھر ایک مرکزی لائکت کا محل تھالا تباہ پروردہ خود حران ہو گئے۔

ساقش کو بھیجنے کا بیانیاری طریقہ یہ ہے کہ نے کارکن باسیا تجربہ ان کوں تھے کہ انہیں اس عمل پر عبور ہو جائے۔ تو اس میں کلام منہیں کہ تمام طلباء ایک جیسی صلاحیت کے نہیں ہوتے۔

ہم نے اس باب میں وجودہ و درکے پشاور ٹرم پر یہ حاصل بحث کی ہے اب ناظرین بتائیں کہ آگوئی ماتر العقول یا عین آپ نے ذہن کی سیفیت بتا سکتا ہے۔ جواب لفظاً نہیں کا۔ اس طرح ایک وسیعی عقل کا اور میں بھی اندازہ نہیں لھا سکتا کہ ایک ذہن فروضیہ ایشن کے دوران کس ذہنی بندی کو رکام کر دیتا ہوگا۔ یہ تو ایک بھی اور دوسریانہ درجہ کے فرد کی بات تھی۔ امّا ایک عام فروضی ذہنی حالت بتاتے ہیں اس پسندیدگی کیا ہو گا کہ آپ کی ذہنی صلاحیت ہر وقت ایک حصی نہیں رہتی۔ آپ اب محکوم کریں گے امّ کسی وقت ذہنی طریقہ پسند نہ ہوتے ہیں۔ اور کبھی وقت ایک بھی سوتنا ہے۔ کہ اب کارما غیری طرح کام نہیں کرتا۔ آپ اچھے سے ذہنی بالغ ہونے کے باوجود کسی وقت ذہنی بھی سے قریب تر ہونے نہیں۔

پشاور ٹرم کو بھی۔ اسے بیان کیا جیسی اس طرح ہے۔
و۔ آپ اس الفاظ کی سمجھوار کرتے ہیں۔
ب۔ آپ اس الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

جو سے آپ کسی فروکی توجہ کو ایک بھگ مرکوز کر دینے کی تربیت دے سکتے ہیں اور عمل تحریم اور عمل استفرائی کو بعد فرمیں ایک نیازمندی پیدا نہیں ہے۔ جو اسکی عام تخفیف استفزاج سے اگلہ ہوتا ہے۔

آنہدہ الباب میں جب مرکوز عمل تحریم یا عمل استفرائی طاری کرنے کے طریقہ کا سامنہ کریں گے۔ تو آپ کے لذعوم تھوڑا۔ کہ وہ جذل شکل کام نہیں ہے اس میں کسی من کاری کی ضرورت نہیں۔ مٹھی۔ اور نہی کسی خاص رفت پر مطالعہ لازم آتا ہے۔ مشڑا کس اور ڈین کو ایک لذعہ کیا خوب کہا جاتا۔

پشاور ٹرم طاری کر لینا حمدلہ شکل سینت ہے۔ لیکن طاری کی ہونے کے بعد یہ سیفیت ایک بڑی طاقت بنت جاتی ہے۔

پشاور ٹرم کی صورت حال بھی دوسری ساقشوں سے متأثر رکھتی ہے دائریں قیاسیں کر لیتے ہے۔ عمل سادہ ہے۔ لیکن جب آپ نتائج رکھتے ہیں تو حرجان رہ جاتے ہیں۔ ساقش کی کسی شق کو لیتے ہیں۔ آپ تحریر کرتے ہیں۔ گریٹر نتائج حاصل نہیں کرتاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے عمل میں کہیں لقص رہ گیا۔ اس سے تمام ساقشوں میں یہ ایسیں ضروری ہے کہ آپ جس سند کویں میں آغاز سے مطالعہ کریں۔ خواہ آغسٹس اس کی صورت کتنی بھی سادہ کیوں نہ ہو۔ پھر آپ سند وارنی در انہوں کو ظریحتی جائیں۔ اس دوران میں جو تجربات ہو سے اور جو نتائج نکلے اور جو نظریات قائم کیے گئے۔ ان کا مطالعہ کریں جسے اگر اس مقام تک پہنچ جائیں۔ جہاں آپ موجود ہیں۔ پھر آپ سے کوئی غلطی سرفراز نہ ہوگی۔

حسمانی نظام کی رہن منت ہے۔
ہن طریم کی سائنس اور اسکی ماہیت کو بیان کرنے کے لیے بہت سے
الغاظ بھی کم میں۔ لیکن اگر ملحد کرنے والا فرد عملی طور پر بطور عامل یا
مسئول اس منزل سے گزر جائے۔ یعنی چند بار عملی مشق کر کے۔ تو اے
زیادہ الغاظ کی مفررت نہیں۔ چند الغاظ اسکی تفضیلات سے زیادہ
ہوتے ہیں۔

مرجو

چہانگیری و روزی خانہ

یکتاپ خاص طور پر نئے نئے ڈیزائنیں کے ساتھ ہر قسم کے بس بچوں
سے کربن گون کاٹ پڑھ پہاڑش وغیرہ بدینفع جگات، تصویریات اس طرح
دہن کیے گئے ہیں۔ کرنکر کی اتنا دکی مدرسے اپ سب کام کیں۔ خاص طور پر
سکول کی بچیں اور شریف تواریں کیلئے تین نبات ہوں گی۔ فیتھیں دے پے۔
علاقہ خوبصورت میں

چہانگیر کاٹ ڈپو۔ نوکھا بازار لا ہووا

لیکن ہپاٹزم ایک ایسی سائنس ہے۔ جو زیارہ الغاظ سے سمجھائی نہیں
جا سکتی۔ اور مائنکرم الغاظ بھی صحیح میخام درے جاتے ہیں۔ گویا دماغ
اوہ ذات کم الغاظ سے استفادہ کے قابل ہوتے ہیں۔

شہر را ہپاٹزم سے کسی نے پوچھا کہ ہپاٹزم کیا ہے۔ انہوں
نے کہا کہ الغاظ کا بڑا سے بڑا ذمہ بھی اس کو سان کر کے تھا خارج ہے
کا۔ لیکن اگر غلط مفہوم میں جائے۔ تو ایسے فروٹ کے یہ چند الغاظی کافی
ہیں۔ گویا یہ ایک ایسی سائنس ہے جو زیادہ تر عملی ہے۔ عمل ایسے جو غلط
کا رہن منت نہیں۔ عمل نہیں وہ گرانی اور دست ہے جو صرف مزید عمل کی
محاج ہے۔ اور الغاظ کی دست کی طاقت نہیں رہتی ہے۔

ایک ہپاٹزم سے پوچھا گیا کہ ہپاٹزم کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ
ذمہ فروکی وہ ذہنی حالت جس میں وہ متاثر کرے۔ اور خود بھی متاثر ہوئے
ایک ہپاٹزم سے جو ہپاٹزم بھی تھے سے پوچھا گیا کہ ہپاٹزم کیا
ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ذہنی مطابعہ کا نام ہے جو دو طرح سے کیا جاتا ہے

و۔ حققت سندانہ

ب۔ ناٹش تھے طور پر

حاصل کلام

جدید ہپاٹزم ایک سائنس ہے۔ ایک فن ہے۔ وہ ذہن فرڈ کے ذہن
کام طالعہ اور مشق کر لائے ہے۔ لیکن یہ مشق اپنے تمام و محتوں کے باوجود بھی اور

ایک دفلار ڈینیں سن کے تحریر کردہ ڈنامیں تھا سبیکش کا کروار
اد کرنا پڑا۔ پر کروار شرافت کا ملپڑھا، صرف اسی کو ادا کرو بار بار ادا کرنے
سے ہنری ارزگان کی دنیا مدل گئی۔ اور وہ ایک پرماسٹش ادا کا سکا جائے
معاشرے کا شریف کہن بن گیا۔ اور سکا خلطاب یاما۔

آپ کی رسمیتی کی عقول میں مجھے میں۔ اور ایک دھن ایسی بجا ہی جاہر ہی
ہے۔ جس نے آپ کے ذمہ کو سخون کر دیا ہے۔ آپ دنیا سے درد اسی
میں حموہر پکیے ہیں۔ ایسے وقت میں قصورے نامنے پر نیز بجا ناشروع کر
دیتے ہیں یا ڈھول پیٹھے لگتے ہیں۔ تو وہ دھن خود خود آپ کے ذمہ سے
نکل جائے گی۔

آپ جب بھائی بچے کو ہیں گے کہ رات کی نارجی میں اگر وہ کسی تبتستان
کے سامنے گزرے تو کہیں گے تو رسیٹی بجا تاہوں لکھ جائے یا کوئی گاہ نا
گنگتا تا جائے۔ عرب میں افواج جب ایک دوسرے کے غلاف پیش تو
تبیکوں کے سچان طریقے قیسے کی سباری کے قھقے اور پھی آوازیں برلنے
لگتے تھے۔ تاکہ خنا بفت قصیدتی طرح من سکے۔

یہ تمام واقعات کو ٹھیکن ہیں۔

اوہ سخن کی تعریف: اور واقعات سے آئے کہ خود اس کا دماغ تباہ
ٹھیکن کی تعریف: اگر کوئی فراہی مرضی سے دماغ میں ایسی تصادر ہے
ہوتی جو اس کو طریقے میں خیال کر کے پہنچا جائے۔ بھروسہ عام صاحب
عوت عورت کا بابس پہنچی اور جذب ساعتوں کے یہ ایک تحدیگ بیٹ
جانی تاکہ بدکار عورت کے مکالمے اور خیالات ذمہ سے نکل جائیں۔

حصہ باب سجن الوہ بن مشورہ دینا خود ایذا فی

ایک شہر ایک طریقے کے متعدد بنانا جاتا ہے۔ کہ جب اس سے
دینیں اور کسی بزمیا شنس فردوں کا کروار ادا کرنا ہوتا ہے تو وہ جندلوں کو
بلاتا اور اسیں بیٹ کرتا کر دہ اسے جسمانی تخلیف ہم سمجھیں۔ اگر ہم اس
واقعہ مرغور کریں۔ تو اسکی مانندت ایک افراد کے افراد کے روپ سے
ہوتی ہے۔ یہ افراد اگر کسی سماں پر ہٹے کے مرد میں پوں تو انہیں جسم میں پن
اور سوپاں گاڑیں لگتے ہیں یعنی تخلیف سے دوچار ہوتے لگتے ہیں۔ جس
سے ان کا دہ مود جو اینیں پہنچانے کے قریب لا رہا تھا۔ ختم مر جاتا ہے۔
ایک شہر دا کاہ سوز شدن تھی۔ وہ سیٹھ کی ادا کارہ سی۔ جب
وہ کسی دینی عورت کا کروار ادا کرنی تو کھیل ختم ہونے کے بعد بہ سے پہے وہ بیس
آنار تی جو اس کو طریقے میں خیال کر کے پہنچا جائے۔ بھروسہ عام صاحب
عوت عورت کا بابس پہنچی اور جذب ساعتوں کے یہ ایک تحدیگ بیٹ
ستہنری ارزگان پنی زندگی کے پہے دینیں ایک بدکار ادا کار تھا

کو بڑھاتے تھے۔

یونان سے یونن، درم اور اٹلی میں بینجا۔ دہلی ماسبہ عیسیٰ اور صاحب کمال لوگوں نے اسے اپنا یا بیسٹریتی نے لکھا ہے کہ اٹلی میں ایک فرد جس کا نام رستی ٹوٹس تھا، اپنے آپ میں بے یونس پیدا کرتا تھا۔ اور اس حالت میں ایک وقظی تک پڑا رہتا۔ کار قرآن فنس کا خال نخوا کر اس میں روحاںی وجہ شامل تھا۔

یہ صرف ماضی کا تذکرہ ہی نہیں بلکہ بخشش کو زمانہ بھی تربیت میں بھی استعمال کیا گی۔ ڈاکٹر کوٹے طوی لیکچر یونے جو فرانسیسی نوچ میں شہادت سے محفوظ تھے ۱۸۸۹ء میں شاہزادہ کی بنی الاوڑی کا نجاح میں ایک محفوظ ٹھٹھا جس میں آٹو بخش کا طریقہ کار اور فاڈر میان کیا۔

۱۹۲۱ء سے آٹو بخش کا لفظ وحی ترکانی میں استعمال ہر ہا ہے پروفسر کاک دو گالی نے ہنڑزم کے عوامی مظاہروں میں فن کی اس شق کا استعمال کیا۔ مسٹر لارسن اور میٹن پروفسر نے کوئی سریں میں سے۔

مسٹر اور میٹن نے ہنڑزم پر عمل کرنے ہوا اس کا نام بھی لیتے ہو میری طرف دکھو میں ہنڑزم کا استعمال کرتا ہوں۔ مگر اس کا نام نہیں لیتا بلکہ یہی ہے کہ سن ٹرم پر عمل کرنے والت اس کا نام نہ لیا جائے۔ پروفسر کی نظر اسی آٹو بخش کی بجائے دیسیں تراویح بخشش کا طریقہ کار اختیار کیا۔

آٹو بخشش کی تاریخ۔ آٹو بخشش ایک قدیم فن ہے۔ قدیم شہنشاہیں بکر ہم اسے نہیں تاریخ کے زمانہ میں موجود ہاں سکتے ہیں۔ ایک خال کے مطابق ہندو اس فن کے باقی تھے۔ انہوں نے اس فن کو اپنی روح اور استما کو تو پڑھ کر نہیں کے یہ استعمال کیا۔ اور کیوں طریقے استعمال کیے۔ ان میں دو کام عمل ٹھوڑیں آیا۔

یوگا کی مختلف مشقیں ایجاد کی گئیں۔ ان میں کچھ نظام تنفس تھے متعلق مشقیں اور کچھ دوسروں کے متعلق ان کے خلالات کے مطابق ہوا کسی چیز کا نام نہیں اور یہ تصور کہ جسم کو ہوا کی ہدایت ہے۔ گوئی مقام نہیں رکھتا۔ وہ ہوا کو "پران" کا نام دیتے ہیں۔

اُن کا ایمان ہے کہ دنیا کے تمام اجسام بالآخر انہیں چلتے ہیں آٹو بخشش اور دوسروں نے ایسی مشقیں کیں اور ابھی تک کرتے ہیں۔ جن کا تعلق نظام تنفس کو تخلیف دنیا۔ نظام اعصاب پر دباؤ کو دنیا۔ عضلات کو سزا دنیا ہے۔ دنیا اس نظام پر لیکچر کو عام طور پر مسلسل نہیں کرتی اور اس کے متعلق کسی فلم کے فصیلے گھر طریقہ ہے۔ لیکن ایک چرقلہ سے کہ نظام لوگ بہت بڑی کوشش اور عمل کے آٹو بخشش کا۔

آٹو بخشش کا پہلی صرف سندھستان تک محدود نہیں رہا۔ اور بھارت سے دور سے ملک میں پھیل گیا۔ یہ فن چالڑیا سے متاثر ہے۔

میمن عسراں، شام اور صحری کیلئے گدا۔ مصر میں فرعونوں نے اسکی سر برستی کی۔ مصر سے یونان بینجا۔ ناظرین ہیزان ہوں گے۔ کم اس فن کو شہر سانش نیشا غدت اور دوسروں سے فلا سفر اپنے شاگرد

کنسناس کی ایک عدالت نے ایک مہینہ قاتل کو اس بناد پر ہاکر دیا کہ وہ عالم استغفار میں ہونے کی وجہ سے ایسے بیانات رئے رہا تھا۔ جو اُسے مجرم ٹھپراتے تھے۔ بسترگ پیاس فرونے تباہ کر اُسے کسی سے عالم میں ہنسنا سمجھا تھا۔ اور کہ اس مقدمہ کے دروان اُس نے محض اپنی جان بچانے کے لیے یہ فرار گھر لایا تھا۔

ووصل اس قسم کی غلط فحییں بعض نادوں، طور میں اور نہوں نے پیدا کی تھیں جن میں یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ بعض بدنیا شش اور بدکروار لوگ جوئی کی قوت ارادی مبتہ غبیروتی تھیں۔

انہوں نے شریف مگر کمزور افراد انہوں کو تحیر کر دیا اور انہیں سے جراحت کر دی۔ عام طور پر یہ بتایا جاتا ہے کہ مکر دار گرقوت ارادی ماں کسی خوبصورت کنواری رٹکی کے دماغ غرچاہی۔ اور وہ رٹکی جراحت میں اُس کی مدد کرنے لگتی اور مجرم کی ایجنت بن گئی۔ میں اس میں ایک بات تحریر کرتا ہوں۔ کہ اس قسم کی یاد گوئی کرنے والے حقیقی ہمارہ سیاست میں ہوتے۔

سترلاوس اور ڈین کے خیال میں سیاست میں کسی مجرم سے راز اگلوائے۔ انہوں نے تو ہی ان تک لکھا ہے۔ کہ ایک رٹکے کو چوری کی عادت تھی۔ وہ ان کے پاس لا یا گی۔ تو یہی بے خودی کے دروان یہ اُس کے چوری کے خلاف تلقین کرتے رہے۔ کہ چوری کی عادت بڑی ہے۔ لیکن جو ہمیں پھر اس عمل سے باہر آیا۔ اُس نے سترلاوس اور ڈین کا تالہ چڑایا۔ تو یہ

۱۴۰ سوال باب

کیا سیاست مجنوں کا تھیا ہے

۱۹۵۳ء میں ماسکو میں پوشچیک لیڈیں پر مقدمات چلائے گئے تو مغربی ممالک کے اخبارات میں عجیب درجہ کہانیاں شائع ہوئیں۔ یہ کہا گیا کہ مانیوں کو عدالت کے ساتھ حاضر کرنے سے قبل سیاست میں کے ذریعے عمل تحریم کر دیا جاتا تھا۔ اور وہ عدالت کے ساتھ تحریم کے خود میں کی حالت میں بیان دیتے تھے۔ انہی دنوں ڈبلیو ٹیلی گران کے نمائندے نے شہر یاہر سیاست مظلوم اور ڈین نے اسکے شعلن پوچھا۔ تو نہوں نے اپنے بیان میں کہا "میں نے گزشتہ سیاستیں سالوں میں پیش ہوا اور پر سیاست کا عمل کیا ہے۔ میں صاف اتفاقیں کیہے سکتا ہوں کہ سیاست میں کے ذریعے مجموعہ سے جرم منوا ہائیں جا سکتا یا لوگوں کو جرم کرنے پر مادہ میں کیا جاسکتا۔ میں صرف آتنا کہ سکتا ہوں کہ اس کے اثر سے کہا مرتبہ بے گناہ سزا پائیجے اور مرث مجرموں کو سیدھا جا سکا۔

عام طور پر دکھلواس بات کا سیما رائیتے ہیں کہ مجرموں یا گواہ سیاست میں کے زیر اثر ہے۔ یا کسی مرتبہ عدالت بھی یہی تیکم کر لیتی ہے۔ تو کوئی ملزم عالم استغفار میں ہے۔

چھنٹیاں میں اور بھجن کو ایم غلط ملٹ کرنے کے کوشش کی جاتی ہے۔
بھجن، لفاقتی مکتنظر سے ایک کوشش ہے اپنے آپ پر یا
دوسرا سے پاش ادازہ منسکی یعنی عمل ترمیم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ بھجن
عمل ترمیم سے علیحدہ بھی دی جا سکتی ہے۔ یہ تمارے خیالات و
اعمال کو متاثر کرتی ہے۔ لیکن بھجن بھی اسی فریکارگری میں جس کو
عامل برائی عقائد ہو۔ دوسرا سے فروپر جو اعمال لرقین نہیں رکھتا۔ اسکی
رائے کو تسلیم نہ کرنا۔ اس پر کوئی اثر نہ ہو گا۔

ہنسٹرم ایک ایسا عمل ہے۔ جس میں کسی نقصان کا اندازہ نہیں
ہے۔ لیکن اگر کوئی معمول یہ سمجھے کہ عمل ترمیم کے دران اس سے کوئی
قابل اعتراض باقی سردمونگا۔ تو وہ شاید اس طرف کچھ جھاک بھی
جائے گواں کا اندازہ بتتی کم ہو گا۔
لوگوں سے اصلیت اگوارے کے یہ کچھ دو ایسی بھی منفعت ہوتی ہیں
وادی من

EVIPAN

SCOPOLAMINE

SODIUM AMYTAL

ان واقعات کرایک عربت ارٹوکسی لوسی سمعال کرنی تھی۔ لیکن اس نے بعد میں
انی رائے پہلی دی۔ ہنسٹرم کے خیال میں متفقہ عمل ترمیم سے آئی تھی اور ہنسٹرم کو
دوائی کا نام دے کر وہ نہ کہ دار پانی ہی پلا دیا جاتا۔ تو وہ اصلیت پھر بھی بتا
دیتا۔

شال ہر قدر درست ثابت نہیں ہوتی۔ ہنسٹرم پر سے بھوک کر راہ راست پر
لانے کا سبقیار ہے۔ البتہ ان کے خیال میں عالم بے خودی شکے دران گزرنے
ہوئے اور بھوکے ہوئے واقعات یاد رکھتے ہیں۔ سڑلاوس اور اس کا ایک
درست ڈاکٹر فریبس نسلیخا۔ ڈاکٹر ہنسٹرم سخا۔ لیکن کئی مقدمات میں
مانعہ ہوتے کہ درجہ سے قید خانہ میں بنتا۔ حکومت قیدیوں سے راہ لکھنے
کے لیے جیل خانہ میں اس کی مدد میں تھی۔ اپنی زیوں ایک خوبصورت جوان
ڑکی قید خانہ میں لالی گئی۔

اس پر اسلام پر تھا کہ اس نے اپنی ماں کو خواہاں میں سنا کیا کھلادیات خا
تھا کہ اس کی ایم ہزار دلار رقم قبضہ کرے۔ ہر شخص رضا کی کو محروم رکھتا تھا
خود رکھ کر بھلائی ہوئی۔ اور پراساس تھی۔ ڈاکٹر فریبس نے اس
پر عمل ترمیم کی۔ روکی کی یادیں خود اٹیں۔ روکی نے واقعات پوری طرح تبا
دیے۔ وہ عجم ز تھی۔ ڈاکٹر فریبس کی روکت پر رضا کی کو محروم رکھا گا
سڑلاوس اور اس کے تھے ہیں۔ کراکٹر ان کے پاس لوگ درد خیز
کے کراتے ہیں۔

و۔ اسیں اپنے پراغتماد کرنے کے قابل بنایا جائے۔

ب۔ اسیں قوت الہدی کو اس قدر تلقی دی جائے اور وہ دوسروں پر

حصا جائیں۔

مُقْرَّلَاوس اور اس کے تھے ہیں کہ سیل شق درست ہے لیکن دوسری مشکل

بلکہ ان خطوط پر مدد کرنا ہی غلط ہے۔

میں چھین افسوں سے نیارہ نہ تھیں۔ اور یہ بات کہیں ثابت نہیں ہوتی کہ اتنے برقے مقداد میں پہنچاڑم کو استعمال کر کے حکمت بے کنایہ افراد کو جرم تسلیم کرنے رہا تھا اور وہ سزا پائی۔ اس طرح اس امر س کوئی صفات نہیں ہے کہ بعض بدکوار لوگ جن کی قوت ارادتی مضبوط ہوتی ہے۔ کم قوت ارادتی کے لوگوں دبالمخصوص بھروتوں کے حواس پر بذریعہ پہنچاڑم چھا جاتے ہیں۔ اور ان سے جرم کرواتے ہیں۔ البتہ خوف کی بات دوسری ہے۔

درالصل سار انساد شہر زندگانی کا ہے۔ جس نے زرف پہنچاڑم کے منطق غلط فہمیں پھیلائی ہیں۔ بلکہ پہنچاڑم کی ترقی کا راستہ روک دیا ہے۔ اگر ظاہری طور پر عمل تنیم کے درمان ممکن کوئی جرم سزا خام دیتا ہے۔ یا غلط کام کرتا ہے۔ تو یاد کیے اُس پر اس وقت عمل تنیم کا اثر نہیں رہا ہے۔

دوسری بات یہ کہی جاتی ہے۔ کہ کئی مرتبہ جو عامل کی مرضی مسلط ہے کام نہیں کرتا۔ یہ درست ہے۔ تنیم حرف عامل کے احکام کی پروردی کا نام نہیں ہے بلکہ عمل تنیم کے درمان ممکن کا ذمہ عام حالت کے مقابلے میں نیارہ ترقی یافتہ ہے۔

عمل تنیم اور بغیث کے عمل سے جو موں میں اخلاقی ترقی کی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ عمل تنیم کے ذریعے جو کلی باقی یا مکمل جاگئی ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ جوں ہمیں میں کوئی ایں جرم کرو جو موں کو

افرقہ اور درسے غیر ترقی یافتہ مکون کی بات کیجیے۔ یہ جوں کافی کیا ہے۔ جن کس طرح لوگوں میں داخل ہوتا تھا۔ اور جن زدہ فرد کسی طرح کل حقیقت بتاتا تھا۔ اور ایسے بیان بھی دے ٹھانجی سے اُس کی شہرت بڑت۔ وقار اور درست کو نقصان بھی ہے زمانہ دہلی میں جن زدہ افراد کو کہا جاتا تھا۔ کہ وہ لاجعل سائیں کا حلال تباہیں آج مغرب میں پہنچاڑم سے ہر توقع کو کھانی ہے۔

رسوی ترمذیہ میں عقادہ رکھنے کے باوجود پرستے درجے کی دسم مرست اور ضعیف العقادہ ہے۔ اسکی وجہ شاید یہ ہے کہ عرصے تک پہنچاڑم بطور طرائق علمی جائز رہا ہے۔

جب بالشوکیں لیڈریوں پر مقدمات چلے تو بازاروں، فارسیں اور نیک طوں میں کامیابی کی تھی۔ اُس سے اچھے اچھے دنام سماں تراویہ سچراڑم کیوں نہ شرذہ ہے۔ اور ان میں سے اکثر اپنا جرم کیوں تسلیم نہ کرتے۔

صحر و درسی بات یہ ہے کہ رسوی ملزموں کو طرسے دلacz عرصے تک جیل خانہ کی تلک فزاریک کو ٹھرڈروں میں رکھا گیا۔ اس دران میں اسیں یا تو کڑھی جسمانی سزا دی گئی۔ یا اسیں رہا کر دینے کے جھوٹے دھدرے کیے گئے۔ اور طفل اسیدیاں دی گئیں۔ اس طرح ملزموں نے ان کے جرم کو سر تسلیم کرایا گیا۔

کیا یہ ایک پہنچاڑم تھا۔ غلط۔ یہ تمام کہانیاں جو مغربی مکون کے لجدات

اٹھوال باب

ہنپاٹزم اور مسیحیزم کے مختلف ماہرین اور اُن کے طریق کار

ہنپاٹزم جہاں ایک سانس ہے۔ دہاں ایک تحریک بھی ہے۔ کسی تحریک کے تفضیلات کا پتہ رکھنا ہو۔ تو تحریک کے لیے دوں کے قول، بیانات، انختار اور عمل کا تجھیر کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے لکھا ہے کہ داکٹر پریڈ ہنپاٹزم کے امام ہیں۔ اور مسیحیزم کے۔ لیکن یہ تحریک حب برداں پڑھتے ہی پہلی اور پھولی تو کئی ایسے صاحب فن اس تحریک میں شامل ہو گئے جو امام تو نہیں کہے جاسکتے۔ لیکن ان کا مقام اس تحریک میں ارفتے اور اعلیٰ ہے۔ اس تحریک میں شامل عہدما اور ان کے طریق کا جائزہ بننے سے ہم اُس فن کی تفضیلات کا کافی حذائق کر سکیں گے۔

داکٹر پریڈ کا استفارق پیدائش کا طریقہ

وہ پیشہ کے لحاظ سے اپنے داکٹر اور پٹاٹ کرتے تھے۔ ہمیں مریض کو عالم استفارق میں پنجاک اس کا علاج کرتے تھے۔ وہ مریض کو کرسی پر بیٹھا دیتے اور سانسے

سر زاد کے تجزیہ سک بخواہے ایک بات صاف ہے کہ قوت ارادی کے ماہک افراد سے اُن کے مرحمی کے برعکس اُن معلم نرم نہیں کیا جاسکتا۔ اور ان سے کوئی غلط کام نہیں لیا جاسکتا۔ البتہ برقے بڑتے تخت مجرموں کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

درکشاپ گائیڈ میر

مصنف نیاز محمدیم۔ اے
وھلائی۔ ساخن کی قسمیں بیرونیت اور ٹکریت کی وھلائی۔ رکشنا
فرینگ۔ دھاتوں کا انتخاب عمل حوصلت گیس کی بھیان ملیپ
تیگ کا سیٹ خراو کے افزار و دلائگ شین ڈیچ تراشی۔ ورسا زاری۔ خراو
کاری، سوران اور چھٹیاں میان اور زندان نے ڈلنے والی شین کے متعلق
مفصل بیان کیا گیا ہے۔ ثابت پائیج روپے
جہاں تکریک طیو۔ تو لکھا بازار لاہور

سمول ادعاں دوڑن کرنے سے نہیں تھی۔ اب وہ معمول کو کرسی پر اس طرح
ٹھجاتے کہ معمول کی نظریں گھری پر گزٹی رہیں۔ وہ معمول کو ہدایت کرتے کہ
اپنی نظریں گھری پر گاڑ دے اور خود دوڑن ہاتھوں سے معمول کی ناک
اور کمپنیوں کو سنبھلاتے۔ تھپتی سے اور لوں شعورہ دتیے۔
تمہارے سامنے گھری ہے۔ یہ ٹک ٹک کر دی ہے۔ تم اسکی طرف
دھنائیں دو۔ اس میں سوچ کن تو توتھے۔ جو تھیں سلا دے گی۔ تم سو
جاوے گے۔ تم سونے والے ہو۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔
.... تم سیدار زردہ سکر گے۔۔۔۔۔ اچھا سو جاؤ۔

معول سوچتا تھا۔ جے وہ مطلوب عامل کے بعد عالم بیماری میں
کے آتے تھے۔

ڈلوڑی صاب کا طویل طریقہ کار

اپنے مختلف ماہینے کے طریقے پڑھیں۔ لیکن ڈلوڑی صاحب کا طریقہ
کا رب سے طویل ہے۔ اس میں عین یا شدرا نہیں ہے۔ لیکن عمل طویل تر
ہے۔ انہیں سرفی صد کا سیاہی ہوتی تھی۔ آرائج کو کی عالی ڈلوڑی صاحب کے
طریقہ کار کو اتنا ٹو مندرجہ ذیل طریقہ پر عمل کرے گا۔
۱۔ عامل ہعمل کو کرسی پر بٹھا دے۔

۲۔ خود اس کے بال مقابل کرسی پر اس طرح مجھے کراس کے لگھنے معمول
کے گھنٹوں سے اور پاکوں پاؤں سے مل بائیں۔

آئینہ کھیتی۔

مریض کی آنکھوں کے سامنے رکھتے کہ آئینہ کا اثر اسکی آنکھوں پر ہوتا
ہے۔ پھر وہ خود سامنے والی کرسی پر میٹھے جاتے اور مریض کو دراثت کرتے کہ وہ
آس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے۔ اپنی تمام توجہ ڈاکٹر صاحب آنکھوں
کی طرف مبندوں کر رہے۔ اس طرح دوڑن کی نظریں لٹلتے۔ وہ پانچ منٹ
تک مریض کی آنکھیں ڈالتے۔ نظریں رطاتے۔ اب وہ اپنی دو انگلیاں
آس طرح رکھتے کہ ان کا رنج مریض کی آنکھوں کی طرف مرتا۔

مریض کو عام طور پر مندا نہیں تھا۔ بالخصوص کم عمر کے مریض جلد تاشر
ہو کر عالم استغراق میں پیغ جاتے۔۔۔۔۔ زیادہ عمر کے مریض زیادہ
دیر کے طالب موتیں ہیں۔ اب وہ انہی انگلیاں ٹالتے اور مریض
کو کہتے کہ آئینہ پر لٹکی باز میں اور خوراکی نظریں ڈالنے
آخر پریس عالم استغراق میں پیغ جاتا۔

ڈاکٹر سید ان میں کا طریقہ کار

انے دھریں میٹھا ٹرم کے شہر عالم تھے۔ ان کا شہر ڈاکٹر دوڑ
یاک پھاٹرا تھا۔ پیشتر کے حافظ سے ڈاکٹر تھے اور یہ تھک اور پیٹا ٹرم
کی سامنے کا مشترک علاج کرتے تھے۔

وہ آئینہ کی بجائے ناکم میں ماجھی گھری ستمان کرتے تھے۔ وہ ایک
میز تھے اور اس پر ایک گھری رکھ دتیے۔ گھری کی ٹک ٹک اس تماں ہو تو کہ

لیکن عمل کو کافی حد تک مختصر کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کئی جگہ تحریر کیا ہے، کہ وہ نیند کی فزایو جی سے دافت نہیں۔ جب دماغ میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ تو ترقی نیند کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کا قول ہے کہ کوئی نہ اسی بنیاد پر استفارت کی عمارت تعمیر کی جائے۔
اگر آج ان کا طریقہ کاراپنا یا جانے تو عامل مندرجہ ذیل اقتدارات کرے

- ۱ عامل معمول کو کسی بٹھجادے
- ۲ خود اس کے ساتھ بٹھجادے
- ۳ اُس کی نظر وہ میں نظریں ڈال دے
- ۴ اب اپنے دلوں ہاتھ معمول کے سریر کھے
- ۵ ہاتھ اٹھا کر شاون ربانوں (ہاتھ) فناخوں کا بالائی حصہ اور گھشتون بکریاں کاک لائے۔
- ۶ اگر ساتھ ساتھ پتھر کے قوبہ رہے
- ۷ بار بار اسی طرح بھجائے دے۔ خواہ ہاتھ جنم سے چھوڑنے سکیں لیکن رنج نہیں ہو۔
- ۸ کسی صورت میں رنج بر گئیں کرے
- ۹ معمول جلد عالم استفارق میں پیچ جائے گا۔ اور عمل کے بعد اسے واپس لانا ہو گا۔

۳ عامل معمول سے کہے کہ باتی خیالات ذہن سے لکھاں دے اور عامل پر اعتماد کرے

۴ اب عامل معمول کے ہاتھوں پرانے ہاتھ اس طرح رکھے کہ تھیں میں سے تھیں اور انگلیاں ملتی رہیں۔ دو منٹ اسی کارے اور عامل معمول کی انگلیوں میں آنکھیں کارٹوں سے رکھے

۵ اب عامل اپنے ہاتھ پھیڑا کر معمول کے سرسر کھد دے۔ دو منٹ بعد شانوں پر میں کارے۔ دو منٹ بعد باندوں پر اور سپر ہاتھوں

۶ پانچ چھوٹے بار اس طرح کرے۔
۷ اپنے کے بعد ہاتھ سر پر میں کے جائے۔ گردن پر ہاتھ پھیڑا ہمرا۔ ریڑھ کی ٹھی اور نینے تک پیخا دے۔

۸ اب سرخ سینہ، چاقی، پیٹ اور ناف نکل ہاتھ پیخا کے۔
۹ اس عمل کو کئی یا رکرے۔
۱۰ سر سے ہاتھ جنم نے پیچے لائے بیٹت کی جا بھی اور اگلی جانب بھی۔

مسئول عالم استفارق میں پیچ جائے گا۔

مُسْكُوكَلِيُّونَ كَاطِنَقَهْ كَار

یہ طریقہ دراصل ڈلوڑی صاحب کے طریقہ کا اختصار ہے۔ اصول وہی ہیں۔

استfrac میں پنجاہتیے۔ ان کا سپلا طرقہ ڈاکٹر سید حاصل متابے اس
یے اعادہ کی خروت نہیں ہے۔ درست طرقہ کو اگر کوئی عالی آج اپنائے
تو اس کی رہنمائی مندرجہ ذیل الفاظ میں ملے گا۔

- ۱۔ معمول کو کسی پڑھائیں
- ۲۔ خود کے سامنے کرسی پر بیٹھ جائیں۔
- ۳۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے محمل کی ایک تھیں دبائیں۔
- ۴۔ محول کی نظر وہیں میں نظریں گاڑ دیں اور لیکھیں یا نہ کرو کر یکھیں
- ۵۔ داییں ہاتھ کی دو انگلیاں محول کی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور
لصفیت اخراج دوڑ رہیں۔

۶۔ سپرانٹھیوں سے آنکھوں کے سامنے پکر لگائیں
۷۔ وہی نہ ٹک مول عالم استfrac میں پیچ جائے گا۔ پھر اسے
عالم استfrac سے باہر نہ بہو گا۔

ڈاکٹر جمیں کا طرقہ کار

یہ صاحب بھی بنا شرم تھے اور اپنے سر مریزم کے طرقہ کار کے علاوہ شورے
یعنی بخش بھی دیتے تھے۔ ان کا طرقہ کام عالم جمیں بنا شرم سے مقابلہ
جو عامل اُن کا طرقہ کار اپنا چاہیے۔ اُس کی رہنمائی مندرجہ ذیل الفاظ میں
کہا جاتی ہے۔

- ۱۔ محول کو اڑام کر کسی پڑھادیں۔

ڈاکٹر جمیں سد کا طرقہ کار

یہ صاحب مس مریزم کے علاوہ ایک اور فن میں میکاتا ہے۔ جسے اندد میں
رشن غیری کہا جاتا ہے۔ رشن غیری ایک ایسا فن ہے۔ جس میں
میں محول دور دور کی بائیں تباہ کتا ہے۔ یہ پشت کے لحاظ سے ڈاکٹر نے
لیکن اپنے پشت کی جگہ رشن غیری پہاڑ کرنے کے باعث مشہور ہوئے
اگر اس دند میں کوئی عالی ان کی نقل کرے تو مندرجہ ذیل طور پر پسلی کرئے
۱۔ محول کو کسی پڑھائیں

- ۲۔ خود اس کے بال مقابل ادنی کر کسی پڑھائیں
- ۳۔ محول کے دلنوں پا خپلوں کو بائیں ہاتھ میں پسند طی سے پکڑ دیں
- ۴۔ دایاں ہاتھ محول کی پیٹ فی پر کھو دیں

۵۔ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور لیکھیں یا نہ کرو کر یکھیں
۶۔ کم عمر محول کو اس طرح عالم استfrac میں پنجاہیا جائے گا۔
۷۔ زیادہ محکم کے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے دو الیکھان کریں اور نیچے
سینئنک لائیں۔

- ۸۔ بابر بار بھی عمل کریں

ڈاکٹر واڈ کا طرقہ کار

یہ پشتزم اور مس مریزم کی اولاد اپنے پشت کے لیے تھے۔ اور محول کو عالم

اور طرفی کار میں عجیب شانِ عالی اور بلندی کا مظاہرہ کرتے جس سے عام مریض پرے ہی ضریب ہو جاتا۔ وہ انہیں عام افراد سے بلند اور زبردست شخصیت خیال کر کے سمجھو ہو جاتا۔

جو عامل اس طبقہ کو اپنا ناچائیں وہ پڑے تسلی کریں۔

۱۔ کیا عامل کی ظاہری شخصیت عام افراد سے بلند ہے۔ ملینی قدر نامست، نگفت تعلیم، طرق، گفتار، رکھ رکھاؤ میں وہ ارجمند اعلیٰ ہے کیا ان کے مطلب سے شانِ مکانت پہنچتا ہے۔ اور سامان ظاہری اس کا ملپھر ہے۔

۲۔ کیا ان کی شہرت بے داع بے اور معاشرہ انہیں بلند مقام دیتا ہے۔ اگر عامل کو تسلی ہے تو مندرجہ ذیل قدم اٹھائے۔

۳۔ معمول کو کسی پر شکھائے۔ بتیرے کو یہ کالم کر کیا ہو۔

۴۔ خود سانے بڑی قیمتی کر کی پر مجھے۔

۵۔ معمول کو لیکن دلائے کر اُس کے ہاتھوں میں ایک زبردست قوت موجود ہے۔ وہ عام افراد کے ہاتھ پر کرتے ہیں۔ (افراد کو نہیں آجائیں ہے۔)

تمدت نے یہ قوت نامہ عموم کیلئے کھلی کھی ہے۔ تاکہ میں اُن کو سیاریوں سے شناختا یاب کر سکوں۔

۶۔ جب معمول ذرا سمجھو ہو جائے تو اُس کے ہاتھوں کو کیڑا کر دبائیں۔ وہ مزید سمجھو ہو جائے گا۔ تو پچھیں کوئی قوت میرے ہاتھوں سے تمباکے

۲۔ عالم اُس کے سامنے کر کی پر مجھے جائے اور معمول سے کہے کہ دہ اس پر اعتماد کرے اور اپنی تمام تربیت اپنکی طرف بندول کر دے۔

۳۔ اب دہ معمول کی نظر میں نظری ڈال دو اور معمول کو بہت کریں کردہ آپ کی طرف غفرے دیکھے۔

۴۔ دل نشیں اور پر ناشیج ہجہ میں باتیں کریں۔

۵۔ جھائے دیں جو دماغ سے شاذ اور سینہ کی طرف ہوں۔

۶۔ جب ذرا اشرشدڑج ہو تو مشورے دیں۔

تم سزا چاہتے ہو۔ تمہاری اکھوں میں خارسا محکم ہوتا ہے تم نیند میں ٹوڑب جانا چاہتے ہو۔..... سو جاڑ۔ میٹھی اور شرقد نیند میں یاں موجود ہوں۔ بیٹیں کوئی تکلیف رکھو گی۔

سمول کے اکھیں بند کرتے ہی اُس کا کری کی پریشت پر لگا دیں۔ اب دہ عالم استفارق میں ہے۔ اُسے عالم استفارق سے باہر کی لانا ہو گا۔

ڈاکٹر جمیں کا طلاقہ کارا۔

ڈاکٹر صاحب مشر کے حافظ سے ڈاکٹر تھے۔ اُن کا دعویٰ تھا کہ ان کے ہاتھوں میں ایسی قوت ہے۔ جو مریضوں کے اندر منتقل کر دی جائے تو پھر شفا یاب ہو جاتا ہے۔ وہ اینی قوت کو مریضوں کا مریض دو رکنے یا اُس میں کمی کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ لیکن اپنے ظاہری طھاٹھے بالطف

اس پانی کا استعمال ہنپڑزم اور س مریزم کے ذریعہ علاج کے دروازے میں
ہوتے گا۔
اگر انی سے بدبو آئے گے تو اس سے پھنسک دیا جائے اور نیا تیار کیا جائے
عام قسم کے عامل تجربہ کار عاملوں سے تیار کر کھیں

صنعت و حرفت کے نعمتی راز

بیر و دنگ کاروں اور کم سرایہ داروں کی پی سندھ کتاب۔ اس میں خوبصور
وار یوچہر تیل عطرات، بنا پستی، ٹھنی۔ برتن جوڑنے کا مصالحہ
ہاضم کی گولیاں۔ کھانہ ٹھنی گولیاں۔ ہترزم کی تباہی بنانے۔ بی شار میخ
خضاب، سرسرے، بچھڑاں۔ چڑو کے یہ کام اور ہترزم کی میاہیاں
بنانا۔ فرمیتیں رکھیں۔ علاوه محسوسی و تاک۔

چہاں لیکر کپ ڈلو۔ نولکھا بازار لا ہوس

- ۱۔ مسروں اور سکلی نظر دوں کے ساتھ مکھر ہو جائے ہوں اور عالم استفراغ میں
پیش جاتے ہوں
- ۲۔ تختے پانی اور سانی سے لگنے والی بھیاریوں کا علم ہو۔ اسے صاف پانی
کی اہمیت اور انسکی نفاست۔ صفائی اور پاکنگی کا بخوبی علم ہو۔
- ۳۔ پائیں ہا تھمیں صاف پانی کا گلاس میں۔
- ۴۔ دامیں با تھکی انگلیاں اُس پر رکھ دو۔ لیکن پورے پانی کو نہ چھو
سکیں۔
- ۵۔ خیال دل میں لا دو کہ تمہاری قوت انگلیوں کے ذریعے پانی میں جا
رہی ہے۔
- ۶۔ مرازہ کریں خود کو سب سب دین کر قوت پانی میں منتقل ہو دیجیے۔
- ۷۔ ہمیں خود احساس ہو جائے کہ کسی کافی قوت پانی میں جا چکی ہے۔
- ۸۔ اس پانی کو صاف بر طبع میں بند کریں۔ اور گھر کے انگ سے
میں رکھیں۔ جہاں وہ موال اور بلو نہ ہو۔
- ۹۔ بہتر یہ ہے کہ آپ کشید اس کام کے لیے استعمال کیا جائے اور جس
توکل میں پانی مستور کیا جائے۔ اُسے بار بار گرم پانی سے ابال نیا
جائے۔ اس طرح سس مریزم والے پانی میں جراحتی مردوش نہ پا
سکیں گے۔ اور پانی طبعی دلت تک مطب میں ٹارہے گا۔ اگر
مطب میں رلیفی چریڑ ہو تو سب اچھا ہے۔ ایسا پانی اُس میں رکھا رہے

۵ اپنے جسم کی اندازی اور فرزایار جی جانتا ہو۔ بالخصوص سر اور کھوپری
کے علم پر خادمی ہو۔

۶ کم گو ہونا چاہیے۔ لیکن صحیح مقام پر صحیح بات کرنے کا سلیقہ رکھنا

ہو۔
۷ خوش خلق ہو۔ لیکن خالب کو ایک تھر سے آگے نہ بڑھنے دین
۸ اپنے فن کے درود اور اپنے شن میں ایمان و ارادت رویہ رکھے
۹ درمرے سے غلط مانی استفادہ کی کوشش نہ کرے۔ اور
درمرے اس کی ساکھہ را اعتبار کریں۔ کنجوس نہ ہو۔
۱۰ صحت اور صفائی کا خیال رکھے۔ خوش پوش اور خوش
خوارک ہو۔

۱۱ آواز میں شرنی اور الغاظ میں سلامت اور اثر ہو۔

۱۲ اپنے فن کی تفصیلات کو اپنے دل کے اندر رکھنے کی صلاحیت رکھنا
ہو۔

محمول کی صفات : ۱) جوانی کی حدود میں قدم رکھنے والے ہو
۲) صحت مند ہو۔ خون کی پیدائش اس وقت زیادہ ہو۔
۳) ذرا سمجھیدہ ہو۔ متوازن خیالات کا مالک ہو۔
۴) لگھٹوڑی میں تولہ اور لگھٹری میں ماش طبع زر کئے۔
۵) دوسروں کی طبع سے ناشر ہو۔

نوال باب

ہنساٹزم کے ابتدائی تجربات

ہنساٹزم ایک سانس بھے۔ جس طرح طبیعت کیسا۔ فرمایو جی
یا حیوانات کی سائسوس میں سانپہ دان اور سامان کا ایک خاص حصہ تک
میماری ہونا لازم ہے۔ اس طرح بیان عامل اور مہمول بعض میماری
رانی ہونے لازم ہیں۔

عامل کی خوبیاں : عام میں مندرجہ ذیل خوبیاں اور صفات لازم
ہیں۔

۱. حلقتن در، جوان صحت مند۔ پاک طبع اور نفیس روحان رکھتا ہو
نیک طبع ہو۔ بدی سے گزر کرئے۔
- ۲ اپنے خیالات کو ایک نکتہ پر اعتماد کر کے۔
- ۳ حوصلہ مند ہو۔ بڑوں اور بے ذوق نہ ہو۔ بلکہ بذر اور ذرت
ارادتی کا مالک ہو۔
۴. طبع متوازن کا مالک ہو۔ کھرانے کی طبع نہ ہو اور شکل حالات میں
بصیر کا دامن نہ چھڑ رئے

عورت بطور عامل

اہنچید بنا مژرم اور اس مزرم میں مرد غالبوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن عورت کے عامل ہونے میں کوئی باک نہیں ہے۔ صرف یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی خصیت سے م Gould کو متاثر کر سکے۔ باخصوص جب م Gould مرد ہو تو عورت عامل کو اپنے اور پرست بہت اعتماد کرنا ہوگا۔

اپنے سیدان میں قدم رکھنے سے پرست عامل یہ تسلی عامل کا پہلا عمل اکرے کہ اس میں مندرجہ بالا صفات موجود ہیں اگر موجود ہیں تو سامنے کی اس دنبالی میں قدم رکھنے درج حصول روزگار کے کئی اور طریقے موجود ہیں۔ اس تسلی میں عام طور پر کوارہ سزاوائی گھر سے بجاگے ہوئے۔ زندگی میں ناکام، خیم خواہی، بہتارہ ترشنہ دوڑ کے پیشہ مزرم کو اپنایا کر رہا بنا نئے کی کوشش کرتے ہیں۔

سامنے یا فن کتنا می اعلیٰ اور ارفتے کیوں نہ ہو۔ اس کا معیار صرف ہی لوگ تھام رکھ سکتے ہیں۔ جو خود معیار کے عامل ہوں۔ اس یہ لازم ہے کہ ایک خاص معیار کے عامل نوجوان اس سامنے میں قدم رکھیں۔

نکاح کو سخت کرنا : پیشا مژرم کا بیماری عمل ہے مندرجہ ذیل تشریع کے مطابق عمل کریں
۱۔ ایک بڑا آئینہ میں اور ایک اگاہ کرے میں رکھیں جس میں ومردن کا

۷۔ رد حادی باتوں پر لقین رکھتا ہو۔ جوان، عورتیں اچھا معمول ثابت ہوتی ہیں۔
۸۔ دوسرے کے حکم پر کام کرنے کا عادی ہو۔

۹۔ غیبت اور بہار مزدت ہو۔
۱۰۔ عامل سے متاثر ہو۔ اگر عامل کے احکام کی پیروی کر چکا ہو تو زیادہ بہتر معمولی ثابت ہو گا۔ اُسے عامل سے اعتماد ہو۔

۱۱۔ اس کا زمن بنت سی سال تا یہ نیز کی آماج تکہ نہ ہو۔ کئی افراد اچھے م Gould ثابت نہیں ہوتے۔ مثلاً طفیل لقین، اسحقی اقدار پر لقین زر رکھنے والا مست دھرم اور غصیل، آوارہ مندرجہ ذیل طبائع اچھا معمول ثابت ہوتی ہیں۔

جوان، گوری اور غول صبورت عمر تین۔ وہ عورتیں جو روحانیت پر لقین رکھتی ہوں۔ پیروں فقیروں کی تماں ہوں۔ بنیل آنکھوں والی عورتیں بیہری یا لوں والی عورتیں نازک ترجم اور ملائم جلد والی مزدوں میں جوان۔ اور غول صبورت نیچے جو یہ دن فقیروں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ روحانیات پر لقین رکھتی ہیں۔ پیروں فقیروں کا حکم مانتے ہیں۔ یادہ نیکے جو نئی چیز سے استفادہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ باریک یا لوں اور نمازک اور ملائم جلد والے

لگاہ میں اتنا اشپیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ طرف دیکھیں گے۔ اپ کی لگاہ کا اثر کام کر جائے گا۔ معمول کو تصحیر کرنے میں بخوبی کار رنگاہ بہت بڑی نبیا شافت ہوتی ہے۔

مسئلہ اسی درمن کے ابتدائی تجربات: درسری سانسروں کی طرح یہاں بھی مختلف ماهرین کا اپنا اپنا اطرافی کار رہے۔ اصل طور پر مختلف ماهرین کے طرق ہاتے کار ایک جیسے ہوتے ہیں۔ تینیں تفصیلات میں تقدیر کے فرق ہوتا ہے۔ مسئلہ اسی درمن اپنے تجربات ابتدائی کامندرجہ ذیل انفاذ میں ذکر کرتے ہیں۔

پہلا تجربہ معمول کو کشتی کا احساس لانا

میں اپنے معمول کو بیان کرتا ہوں کہ اپنی ایشت میری جانب کے کھڑا ہو جائے اگر عورت ہو تو کھڑی ہو جائے۔ اور اپنی انگلیں بند کرے۔ میں اب معمول کو محشی دیتا ہوں کہ وہ محشی کر کے کوہا ایک کشتی کے اندر کھڑا ہے۔ کشتی مانی میں ہے۔ اور دوائیں سے باہیں بٹھتی ہے۔ اپ کشتی چل رہی ہے۔ اور گول چکر لگا رہی ہے۔ خیل تیجھے کشتی میں اپ موجود ہیں۔ اور کشتی پانی میں چکر لگا رہی ہے..... صاحب کشتی کھوم رہی ہے۔ اور اس میں ہو جوڑتیں۔ چند منٹ کے اندر معمول کو کھڑا نہ لگتا ہے۔ اسے بھری مرض کی علامات بھی آئتی ہیں۔ اب میں سے حکم دیتا ہوں کہ اپنی انگلیں کھول لے

گزرنہ ہو۔

- ۲۔ اگر کوہہ ذرا تاریک ہو گر آئینہ پر لوہی روشنی پر قی ہو تو بہتر ہے۔
- ۳۔ سچے دن اس میں پانچ منٹ نظر جا کر دیکھیں اس درمان پاک نہ چھپکیں۔

۴۔ درسرے دن میں پانچ منٹ اسی طور پر دیکھیں
۵۔ تیرے دن بھی غسل کریں۔

۶۔ چھوٹے دن بھی غسل کریں
۷۔ اگر یا نجوس دن پانچ منٹ پر لوہی طرح قادر ہو چکے ہوں تو
ذلت پڑھا کر چھوٹے کر دیں۔ ڈرنہ ہو چکے ہوں تو
اکی نیتی میں پانچ منٹ کی مشق ہر فرد کو ممکن کریتا ہے۔

۸۔ اسکے بعد ایک منٹ روز پڑھایا جائے۔
۹۔ درسرے منٹ کے آخر میں پندرہ منٹ تک پانچ جائے۔

۱۰۔ تیرے بستے کے آخر میں میں منٹ کمل کر دیں
۱۱۔ چوتھے بستے کے آخر میں چھپیں منٹ تا اٹھائیں میں منٹ تک پر عمل
حاری رکھا جائے۔

۱۲۔ ایک ماہ تک تیرے منٹ کمل کریں۔
۱۳۔ اتنی مشق کریں کہ میں منٹ تک آئینہ میں دیکھنے سے بیک نہ چھپکنی پڑے۔ انگلوں پر زور نہ پڑے اور انگلوں سے پانی جائزی نہ ہو
اب آپ درسرد کو دیکھیں گے تو اپنی لگاہ کا اثر اس پر ڈال سکیں گے

میں آنکھیں گاڑ دیتا ہوں۔ ول میں بار بار کہتا ہوں۔ تمہیں دبی کچھ کرنا چاہیے
جو میں کہتا ہوں۔
دو تین منت آنکھیں رانے کے بعد دونوں ہاتھ معمول کی کششوں پر کھکھ دیتا ہوں اور ایک بار بھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیتا ہوں۔ اس وقت ہائی ٹینک گئے ہوتی ہے۔ باخنوں کی کششوں سے اٹھا کر انھوں کے سامنے کیتا ہوں اور بھر کر دیتا ہوں۔
اب میں آپ تھہ اسٹھیر معمول سے کہتا ہوں۔ دبکھ قدم میں آگے کرنے کی خواہی پیدا ہو جائی ہے۔ تم آگے گرنے سے ہر ایک گز ناچاہتے ہو۔ تم گرد کے تمہاری سے باز ہجھی رہنا چاہیے۔ تو باز رہہ سکرے۔ اب گرسے۔ اب گرسے۔
شودہ یہاں تک ختم ہو جائے گا۔ معمول میں گرنے کی خواہی ہوگی۔ وہ آگے گرنے لگے گا۔ لیکن یہ سچھ حکما نہ میں ہوں۔ میں اس وقت سے مشیر ہوں اپنی بائیں ٹینک پھیٹاں ہوں اور جوئی معمول گرنے لگے میں سے باخنوں میں خامیتا ہوں۔

چوتھا تجربہ معمول کو پہچھے کرانے کا عمل

میں معمول کو ہدایت کرتا ہوں کہ اپنی پیشیت سری احباب کرے اور آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو جائے۔ بھرپیں کہتا ہوں۔ خینڈنٹ میں تمہیں ایک نئی ہدایت دلکھا اپنے ول میں خال لانا کریں جعلی جانب گر ہاہوں۔ سمجھائی تم مبھی یہ کڑا کر مجھے خوش کرنے کے پیچے گرو۔ اپنے دس میں خیالات کو منکر کرو۔ صرف تمہیں خیالات اور شدیدن کی خلافت کرو۔ جب تم گرنے لگو گئے تو میں تمہیں

اپ اندازہ کریں کوچھن حركات و مکنات پر طرح اثر انداز ہوتی ہیں
دوسری تجربہ بازووں کی قوت ختم کرنا
میں ایک ہر ایں بندوق لیت ہوں اور ریسے اسے بیز کے ایک سرے سے ٹکا دیتا ہوں۔ اب میں اپنے معمول کو کوچھن دیتا ہوں کہ یوں محکم کرے اس کے بازو دبھی اس طرح ریسے ٹکے ہوئے پہن جس طرح بندوق اب دیکھیے میں اپنا ہاتھ بندوق کے نیچے رکھتا ہوں۔ مجھے اس کا وزن محکم ہوتا ہے۔ اگر میں ہاتھ ٹھیک نہیں کر سکتا ہوں تو بندوق گر جاتی ہے۔ اگر میں اپنا ہاتھ ٹھیک نہیں کر سکتا ہوں تو بندوق نہیں رہتی۔ میں چاہتا ہوں تو کہ اپنے بازووں کو سبی بندوق کی طرح محکم کریں۔ اس پر نظر رہ دیں۔
کیا آپ نے فیصلہ کر دیا ہے؟

اگر معمول بستہ میں جواب دے تو میں اس کا ایک بازو دھانٹا۔ عام طور پر معمول ہاتھ اٹھانے میں میری مدد کرتا ہے۔ میں محکم کر دیا ہوں کہ بازو کا وزن نہ ہو گیا ہے۔ لیکن کمال یہ ہونا چاہیے۔ کہ بازو بے جان محکم ہو۔ اب میں دوسرا قدم اٹھانا ہوں۔ میں معمول کو کوچھن دیتا ہوں کہ وہ میری مری کو کچھ اور بازو اٹھانے اور گرانے کی خود سعی کرے۔ اس طرح معمول از خود بازو اس طرح اٹھانا اور گرانا ہے۔ کہ اس میں دس میں ہوتا

تیسرا تجربہ معمول کو اگے گرانے کا عمل
معمول کو کھل آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑا کرنا ہو۔ اور اسکی آنکھوں

میں انکھیں ڈال دیتا ہوں۔ اور چندست طریقے سے انکھوں میں انکھیں گھاڑتے رکھتا ہوں۔ اس کے بعد اسے شورہ دیتا ہوں، بکاریا ہاتھا کے بڑھائے اُس کا بازدھ سیدھا ہو۔ اس میں ختم نہ ہو۔ میں اپنا بازو دائیگے بڑھاتا ہوں اور اپنا ہاتھا اس کے پانچ میں دست کرتا ہوں۔

دیکھو میرے ہاتھوں میں یہ حالت ہے کہ اگر گونڈاگ بگئی ہے۔ تم اگر چاہہ بھی تو اپنا ہاتھ جھپٹا سن سکتے۔ یہ بت پڑی طرح جکڑ گیا ہے۔ اب میں کہتا ہوں دیکھو اپنے ہاتھ کو علیحدہ کر دیکھو۔ تم ناکام رہ گئے ہوں ناکام رہتا ہے۔ تجربہ ختم کرنے سے پشتہ میں کہتا ہوں دیکھو۔ تم ہاتھ علیحدہ کر سکو گے۔ لیکن جیت نہ کیں تین یہ گنگتی مکمل کروں گا۔

ایک - دو تین۔

ہاتھاگ بوجائے

تجربہ کی ایک اور صورت یہ بھجا ہے۔

میں پسے دونوں ہاتھ ڈال دیتا ہوں۔ معمول بھی ایسی کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دیکھو میرے اور شورہ کے ہاتھوں طرح چیپاں ہو گئے ہیں تو یہ گونڈاگ بگئی ہو۔ میں نہیں علیحدہ نہیں کر سکتا لیکن تم کر سکتے ہو۔ معمول نہیں اگ کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

اب میں شورہ دیتا ہوں کہ یہ تین گنگتے کے بعد مکن ہو سکے گا۔ میں گستاخ ہوں۔ ایک - دو تین۔ میرے ہاتھ علیحدہ ہو جاتے ہیں اور معمول بھی ہو۔

تحام دوں گا اور تیسین کوئی چوتھی نہیں آئے گی۔ اب تم اپنا سارا بخا اٹھاؤ۔ تمہاری انکھیں بند ہو چکی ہیں۔

میں اپنی بائیں ہاتھ کو اگے بڑھاتا ہوں۔ اور دوسری ہاتھ کو معمول کے پیچے رکھتا ہوں۔ اب میں ہاتھوں کی الحکیم کو معمول کی کنپٹوں پر رکھتا ہوں اور معمول سے کہتا ہوں

خیال کر۔ تم پچھے کی جانب گر رہے ہو۔

میرے ہاتھ ابھی کنپٹوں پر ہوتے ہیں کہ میں کہتا ہوں فراز من میں لاو۔ تم پچھے گر رہے ہو۔

اب میں ہاتھ پچھے لانا ہوں۔ تم پچھے گر رہے ہو۔ تم گر رہے ہو۔ ہاتھ اٹھاتے ہی معمول را کھڑا نہیں۔ وہ کچھ پچھے گرلنے لگتا ہے کہ اسے تحام لیا جاتا ہے۔ اگر تحاما نہ جائے تو گر رہتا ہے۔ گرے پر پوچھ لگنے کا خطرو ہوتا ہے۔ اس یہ میں اسے گرنے نہیں دیتا۔

اگر معمول ناگزیرے تو بھے معمول نے گرنے کے خطرے کو پنه دل میں بچایا اور اس طرح آپ کے شورہ دل کے خلاف دیوار نام کر لیا تھی۔ ایسے معمول پر دوبارہ تجربہ کیا جاسکتا ہے۔ باشہ ہیکدہ دل سے گرنے کا خطرو دو کرو رہے۔

پانچواں تجربہ ہاتھوں کو باندھنا

میں معمول کو ہدایت کرتا ہوں کہ سانسے اگر کھڑا ہو جائے۔ میں اسکی انکھوں

یہ گرم ہو رہی ہے۔
یہ گرم ہوا چاہتا ہے
یہ گرم ہو جکی ہے
یہ مٹھی اور انگلی بچے لاتا ہوں اور مھول کی سختیں حفظ نہیں۔ مھول
بڑک کر اتھر پھی کپٹن نیت ہوں گیا گرم دکھتے ہوئے تو نئے سے جل
گیا ہے۔

آٹھواں تجربہ درد و درد کرنے کا احساس

میں اب اسے شریہ دیا ہوں کہ انگلی گرم ہونا مخصوص عادتی کیفیت
تھی۔ اب انگلی میں ایک الیسی کیفیت پیدا ہو رہی کہ جوزہ صرف درد کا احساس
شادیگی جو درد کا درمان بن جائے گی۔

دیکھو۔ تمہاری انگلی گرم نہیں رہی

وہ سختیں سے درد و درد کر دیجی
اسے سختیں کی جملی ہوئی جگہ پر لکھاڑ
درد و درد ہوتا ہے۔

درد کی بجائے خوشگوار کیفیت معلوم ہوتی ہے۔
اس طرح مھول کا درد جاتا رہے گا۔ اور وہ لذت میں حسرس کرے

کام

چھٹا تجربہ غلط احساس پیدا کرنا

غلط تعداد، میں مھول انگھوں میں انگھیں گماڑتیا ہوں اور اسے
کر کی پر شفا دیتا ہوں۔ پھر بدیت کرتا ہوں کہ انی انگھیں بند کرے اور
ایک ہاتھ کی سختیں آگے بڑھا رہے۔ میں اپنی در انگھیں کو کلام حالت
سختیں پر کھو دیتا ہوں

اب ان انگھیں کے دریاں کر کی گول چیز شلاشیہ کاٹا پیرتا
ہوں اور عالم سے پوچھتا ہوں۔ بنتے کتنے پیں۔

وہ مھول جواب دیتا ہے۔

انگھیں کھول دو اب گزیر

ایک ہاتھ پر ہے مھول جواب دیتا ہے۔

ساتواں تجربہ گرمی کا احساس

اب میں مھول کو حکم دیا ہوں کہ اپنا ہاتھ پر کھڑے
جب یہ کھل سر جاتا ہے تو میں مھول کو تباہا ہوں کہ دیکھو میری انگلی
کہتی گرم ہونے والی ہے۔ اب میں دایکسی ہاتھ کی سختیں بند کر دیتا ہوں۔ عرف
ایک انگلی باتی رہتی ہے۔ میں مٹھی اور انگلی کو اسی حالت میں مھول کی انگھوں
کے ساتھ سے جاتا ہوں۔ اور مھول انگلی پر انگھیں گماڑے سے رکھتا ہے۔
دیکھو میری انگلی کی طرف۔

تیز رفتار می عارضی تھی
تم اچھے بھے ہو۔ صحبت مند ہو
تماری بخش ۲۰۰ فی منٹ ہونی چاہیے
تماری بخش اصل رفتار ارکی ہے
اب وہ آجھی ہے..... بخش اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے
مشراوس اور قن ان کا ابتدائی تجربات کہتا ہے اور مسول کو غسل
تو نیم کے لیے تیار کرتا ہے۔ بکار مسول پھر تو نیم طاری ہو جاتا ہے
یہ تجربات ابتدائی ہیں۔ لیکن ٹرے بڑے عملوں کا پیش نہیں ہوتے ہیں۔
تو دوسرے ماہرین بھی اسی طرح کے عمل کرتے ہیں۔ جن میں ابتدائی
مندرجہ ذیل ہیں۔

اعصاب کو محبوں نے عمل

- ۱۔ ایک فویا زیادہ افزاد خواہ وہ نوجوان مرد ہوں یا عورتیں اُن پر
عمل کیا جاتا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔
۱۔ اتنیں اُرام کر سیوں پر بھاڑیوں۔ اُن کی لپشت کرسی سے لگی ہو اور
ٹھانگیں زین پر رکھی ہوں۔
- ۲۔ وہ عامل کی طرف متوجہ ہو جائیں
۳۔ اب اُن کے سامنے تجربہ کی عرض و غافت بیان کریں اور کہیں تھوڑی
دیر میں وہ ایک ہی بات اپنی انگھوں سے دیکھیں گے۔

انگھی مفہودی کرنا ۱

اب میں شدیدہ دنیا ہوں کہ انگھی مفہودی ہو رہی ہے
انگھی باقی جسم کے مقابلے میں بہت محدودی ہے۔

تم اس سے متعصب چور د
مسول مسوس کرتا ہے کہ انگھی مفہودی ہو گئی ہے۔

فوا تجربہ بخش میں تیزی پیدا کرنا
میں مسول سے کہتا ہوں کہ اپنی بخش مسوس کرے۔ پھر میں شدیدہ
دنیا ہوں

اپنی بخش کی رفتار تیز ہو رہی ہے
وہ ۲۰۰ فی منٹ سے بڑھ رہا ہے۔

وہ کافی بڑھ چکی ہے
ذرا گین دیکھیں

مسول بخش گفتا ہے۔ بخش کی رفتار بڑھ چکی ہے۔ مسول کھرا ہا
ہے۔ لیکن میں اسے تسلی دنیا ہوں

بخش میں کمی کرنا ۲

اس کی انکھوں میں انکھیں گاڑ دنیا ہوں۔ مسول سریع طرف متوجہ ہے
میں شدیدہ دنیا ہوں دیکھو

اُنکھیں بند کرنے کا عمل

سوال کی اُنکھیں بند کرنے کا عمل سمجھی اتنے لئے عمل کی صفت میں تا
ہے۔ اگر مندرجہ بالامحول مجموع مل جائے تو بت آسانی رہتی ہے۔ اس
میں میں مندرجہ ذیل طرق کارا ختیر کرو۔

۱۔ مجموع کو کہیں کہ عامل کی اُنکھوں میں اُنکھیں گاڑ دے
۲۔ نصف منٹ یا صورت قائم رہے۔ اس دوران میں عامل اُنکھیں نہ
چکے۔

۳۔ اب عامل اپنے ہاتھوں سے مجموع کی اُنکھیں بند کر دے اور کہے
۴۔ اپنی توجہ میری طرف بندول کر دو۔

۵۔ کوئی خیال دل میں نہ لاؤ۔
۶۔ میسرے پا تھہ تہاری اُنکھوں پر میں
دیں اپنیں مٹا دیتا ہوں

سر میں اپنیں مٹا رہا ہوں
س اب قم اُنکھیں زکھوں سکو گے۔

ص تہاری اُنکھیں اس طرح بند ہو چکیں کہ یہ کھل نہ سکیں گے۔
مجموع اُنکھیں نہیں کھوں سکتا۔

پھر عامل مجموع کو لفین دلاسے کہ ہر جلد عارضی تھا۔ اُنکھیں کھل
جائیں گی۔ جلد بت جلد صرف تین تک شمار ہو گا۔

۷۔ ان کو شدراہ دیں کہ اپنے ہاتھ زانوؤں پر رکھیں۔

۸۔ اپنی شدراہ دیں کہ اپنے ہاتھ سیدھے اور اتنے باری باری اٹھائیں
اس طرح گرائیں جس طرح کوئی بے جان چیز گرتی ہے۔

۹۔ ان کی اُنکھوں میں اُنکھیں گاڑے رکھیں اور ہر مجموع چھتری پر عمل
کرے۔

اب آپ ہر مجموع کے پاس جائیں۔ ہاتھ بے جان چیز کی طرح یونچے
گرپے گا۔

اب عامل اپنیں کہے کہ دیکھیے میں نے ہاتھوں کو بے جان کر دیا ہے
اب صرف تہارے ہاتھوں پر ہی نہیں۔

تہارے دماغ پر اڑ کیا جائے گا۔
تہارا دماغ تمہیں تن آسان اور آدم طلب نہ رہا ہے۔

تہارے ہاتھ کی ہر گی شاخ کی طرح گرتی ہیں۔

اب تم دماغی طور پر سحر ہو چکے ہو۔
تم نہیں مٹا ہو گیا ہے۔

اچھا بھلان اُن مجموع میں لگا۔
سر قرلا رس اور ڈنگے تجربات اگر میں کیفیت کے بعد کئے جائیں تو

بہتر میں بہموں کا دماغ مجموع ہو چکتا ہے۔ اور عامل کے ہر حکم پر چلتا ہے

دسوال باب

عمل پیاسا نرم کا آغاز کرنا اور خاتمه کرنا

ہم نے اسی کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے کہ اس فن کو بطور سائنس ڈاکٹر برٹھ نے پیش کیا۔ وقت گزر نے کے ساتھ ساتھ تبصی سکول نے اس میں کھجور تبدیلیں کیں۔ موجودہ فن ان درنوں کا مرکب ہے۔ گواہ باب کے آخر پر اسرین تک طریق پائے کار درکر سمجھ کیا جائے گا۔ جو صاحب اُن طریق کو کار زمانچائیں آزمائیں۔ لیکن ہمارا یادخواہ کرنا مقصود ہے کہ اس وقت مغربی ممالک میں فن بطور ایک مرکب کے رائج ہے۔

ہم اس کتاب میں ایک جگہ معمول کی خوبیاں بیان کر پیاسا نرم کا آغاز کرنا ہے جیسے ہی۔ ساری خوبیاں ہر مول میں نہیں میں تاہم آپ مول کو کہ لیجیے۔ کامیابی کا دار دار ہر مول میں بہت سی خوبیاں ہوتے رہنے پڑتے ہیں۔

مندرجہ ذیل خطوط پر کام کریں۔

- ۱۔ ممول کو الگ کرے میں بچائیں۔ ایک لایکر جو قدر سے تایک سا ہو اور رہنی صرف ایک سمت سے آہی ہو۔ ممول کو کسی کرسی پر نجادیں۔ آدم کرسی بترے ہے۔ جس کے ساتھ دہ اپنی لشت لگا کر

ایک
در
تین

اب آنکھیں کھو لے
کھول تھی دیجیے
معمول آنکھیں کھو دیتا ہے۔
مندرجہ بالا تجربات ابتدائی ہیں

ریڈیو مینک

سکی ایڈیٹ گلڈنر ڈرمرے اتحادات کے لیے ہمایت اعلیٰ کتاب جس میں ہر قسم کے ٹیڈیو کی مررت ان کے مرکٹ اور ان کے بنیادی اصولوں کی پوری واقعیت کو لی گئی ہے۔ ساتھ ساتھ ایک پرنے کی تصادیر دے کر ہر لیک معاہدین کو اسان طریق پر سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے قیمت چھروپے علاوہ محصل ڈاک۔

چہانگہ کب ڈیو۔ نوکھا بازار لا ہوس

و تمہاری آنکھیں بوجل ہوری ہیں۔
ب تمہاری آنکھیں بوجل ہرچلی ہیں۔
ج تمہاری آنکھیں تھک پھلی ہیں۔
د تم ہونا چاہتے ہو۔
مر تمہارے بازو بھاری محکم ہوتے ہیں۔
س تمہاری آنگلیں تھکا دش سے بوجل ہو چکی ہیں۔
ص بھٹ قدم تو اپنی آنکھیں کھل نہیں سکتے۔
ط تمہاری آنکھیں نیند سے بند ہو رہی ہیں۔ اتساز در لگا کر آنکھیں
کھول رکھنا شکل ہے۔
ظ تم اپنی پشت کر کے سعبار سے لگائے بیٹھتے ہو۔ گویا سرنے
کی تیاری کر رہے ہو۔
ع اب تم دیکھ بھی نہیں سکتے۔ صرف میری آداز سن سکتے ہو۔
غ تمہیں نیند آرہی ہے۔
ف تم سوئے والے ہو۔
ک تم سورہ ہے ہو۔
اب معمول کی آنکھیں بند ہر چلی ہونگی۔ کچھ لوگوں کی آنکھیں بند ہوئے
سے پیشتر فراپکھائی ہیں۔
معمول کی سائنس شروع میں قدر سے تیز ہوتی ہے۔ لیکن آخر میں
انہی حالت پر آ جاتی ہے۔ اور وہ سلسلہ کا سالس لیتائے

بیٹھ جائے۔
۲ اُنکی آنکھوں کے سامنے کوئی چجز کھیں۔ فرما آنکھوں سے ادنی
ہو۔ اب معمول کو کہیں کہ اسکو گھوڑے اور گھوڑتا رہے۔
۳ معمول کی پیشان سے سکرتی ہیں۔ لیکن آنکھوں کے عضلات تھک
جاتے ہیں تو چیزاں شروع کر دیتی ہیں۔ اب نظر صاف نہیں رہتی
بلکہ قدر سے دھنڈلاسی۔ حاتمی ہے۔
۴ معمول جس توبہ سے اس چجز کو گھوڑے گا۔ اتنی ہی کامیابی ہوگی۔
۵ معمول کو مشورہ دینا ایک فن ہے۔ اس میں کمی بھی اپنی ہی مضر ہوگی
جتنی زیادتی صرف متوازن مشورہ کا رگرہ ہوتا ہے۔
۶ جب معمول اس چجز کو گھوڑتے گھوڑتے تھکا دش محکم کرے گا۔
تو وہ پچھے سڑ کر کریں کی پشت سے گھنے کی کوشش کرے گا۔ اس مقام پر مشورہ کی ضرورت ہوگی۔
۷ جو عامل وقت سے پیشتر ہی مشورے اور بخشش کا آغاز کرتے ہیں۔
عمل میں غلطی کر جاتے ہیں۔ اور اکثر ناکام رہتے ہیں۔
۸ مشورے کا اندازہ یہ ہونا چاہیے۔
۹ ساضی میں کیا پایہ تکمیل کر دینے چکا ہے۔
ب جو کچھ نہیں ہوا
۱۰ مستقبل میں دعائیں کی مرضی کے مطابق ہی کیا ہو گا۔
عالی کہے گا۔ درجہواریوں کہتا جائے گا۔

رنج الماکر دیں اور گھٹنے سے سر کی طرف لائں اور کھول دیں۔ اسی طرح
بابر بار جا سے دین اور مندر بھر فریں مشورہ دیتے جائیں۔

آپ نہیں کہ دنیا میں پونچ گئے تھے۔

آپ اب تبدیلی محسوس کر رہے ہیں۔

آپ بیدار ہو رہے ہیں۔

آپ کی آنکھیں کھل رہی ہیں

آپ کی آنکھیں کھلنے والی ہیں۔

آپ آنکھیں کھول رکھے

اس کے ساتھی ہوں گے آنکھیں یہے۔ سر پتوڑا سماں تھوڑے ہمول
بیدار ہو جائے گا۔ اب کیے۔

آپ بیدار ہو چکے ہیں۔

ادھر تو چھے کھڑکی کی طرف

باہر رکشنا ہے۔ ہوا جس رہا ہے۔ شودہ رہا ہے۔

مشرا وس اور سنبھالے کیں کہ دہ اپنے جذبہ ساروں کے بچوں کو اسی
عمل سے سلاتے اور بیدار کرنے پر قادر ہو گئے تھے۔ وہ مز رکھتے ہیں کہ
کہ جوان مردوں اور عورتوں میں اول الذکر عمل سے دمار غم میں خون کی ہو
گلتی ہے۔ اور آخر ان ذکر عمل سے خون کی زیادتی

چنان آپ ہمول کی آنکھوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ کچھ تو چوں ہمول کے سامنے
یعنی کے عمل پر سمجھ دیجئے۔ سامنے میں تیری ہی اس بات کی نظر ہے کہ آپ ہمول
مرہا ہے۔ وہ جانی اور رو جانی طور پر اذیت میں ہے۔ یہاں بخش اور شورہ
میں تبدیل کریں۔

۱ آپ پر سکون ہو جائیں گے

۲ آپ کی طرح میں خوش گوار تبدیلی آئے گی۔

۳ آپ پر سکون ہو رہے ہیں۔

ماہرین مقاطعیت کا طریقہ۔

ماہرین مقاطعیت صرف اس تردد پر عمل نہ کرتے تھے۔ بلکہ ہاتھوں کو بھی استعمال
کرتے تھے۔ اب جب بعض عالیہ طریقہ استعمال کرتے ہیں۔

۱ مول کو کری پڑھائیں اور خود اس کے سامنے گھوڑے ہو جائیں

۲ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو تھیس کی طرف مورڑیں

۳ مول کے سامنے مول ہوئے ہاتھ سے لکھنے کی طرف سے جائیں

۴ اس طرح کہ آپ کے ہاتھ مول کو نہ چھوئیں اور گھٹنے تک جا کر انگلیاں

سیدھی ہو جائیں اور تمثیل اگاہ ہو جائیں

۵ اس دو ران میں وہی مشورے دیں جن کا اور ذکر کیا جائے۔

۶ آئت آئت مول وجہ اور تنویم کی دنیا میں پونچ جائے گا۔

اگر آپ نے مول کو وجہ اور تنویم سے واپس اصل حالت میں لانا ہو تو ہاتھوں کا

سرور ساحاصل بہرہا ہے۔

اب معمول پر کچھ تبدیلی ناند بہرہی ہے۔ معمول کے جسم میں ڈھیل پن
شروع ہو جاتا ہے۔ عالی اس سے خانہ اٹھائے۔ اس کی انگلیوں کو
انپے انگوٹھوں سے دبائے اور اس شرسرے دے
یقوت مقناطیس ہے۔ سرور بخش اور آرام دینے وال
تم پر یقوت چارہ ہے۔ تم اپنی پریشانیاں بھول کر آرام کی دنیا
میں داخل ہو رہے ہو۔

Mumول کی آنکھیں بوجھل ہو جاتی ہیں۔ وہ سوزنا جانتا ہے۔ اس کا
سر کری کی لپٹت اور نیدرستے لگ جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔
 Mumول اب کھڑا ہو جاتے۔ اور انگریز میں کچھ فرق ہے۔ تجھا سے دے
جن کا ذکر اس سے پیشتر کیا گیتے۔

اصل میں دونوں طریقوں میں زادہ فرق نہیں ہے۔ بڑا فرق یہ ہے کہ
اپنی پاٹزم صرف چھرے پیڑی عسل کی تکمیل کے تالی میں اور اپنی مقناطیس ایک
وقت پر چمان رکھتے ہیں۔ جو عالی کے جسم سے معمول کے جسم میں پی جاتا ہے۔
 Mumول کو عمل و بعدی انوریم نے باہر لانے کا طریقہ دی ہے۔

مسس مریزم کا طریقہ کار: ہم نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے
کہ پیٹزم اور مس مریزم ایک ہی روح کے دو قاب میں۔ اب چونکہ نظریات
سے قدم آگئے بڑھا کر ہم عسلی پیٹزم کا طرف پہنچ چکے ہیں۔ مس مریزم

اہل مقناطیس کا دوسرا طریقہ

وہ طریقہ کہ انگریزی میں گینیاں ملیپ با مقناطیسی نینڈ لکھتے ہیں۔
۱ عالی معمول کو ایک اڑام کری پر بھا دے۔ بہرہ ہے کہ کرسی کی لپٹت
تیکمہ دا بھر۔

۲ عالی اس کے سامنے دوسرا کرسی دیفر فتری کرسی) پر ٹھہر جائے

۳ اب عالی معمول کے ہاتھوں کو اس طرح پکڑ کے کہ معمول نے انگوٹھے
عالی کی انگلیوں کے اوپر مول۔

۴ عالی اپنی آنکھیں معمول کی انگلیوں میں گاڑ دے اور اس طرح شرسرے
دے

میں نے تمہارے ہاتھوں کو اس لیے اپنے ہاتھوں میں لیا ہے۔ کہ میری
مقناطیسی قوت تہارے ہاتھوں میں سرت کر جائے۔ مقناطیسی قوت تم نے
کبھی رو ہے کہ مقناطیسی میں محسوس کی ہوگی۔ وہی قوت میرے ہاتھوں
ہیں ہے۔ جو تمہارے جسم میں داخل ہو گی۔ تینیں ایک دل کش سارہ
حاصل ہو گا۔ مولی کی سنتی محسوس ہو گی۔

۵ یہ ایک سرور بخش قوت ہے۔ جس سے تمہارے جسم میں اعضا میں
اور باندوں میں ڈھیل پیدا ہو گا۔ تم کرسی کی لپٹت کے ساتھ لگ جادگے
آرام محسوس کرو گے۔

اب میری طرف رکھو یہ قوت تہارے ہاتھوں میں سبق ہو رہا ہے تیسیں

ہپنٹرزم مقتاطیت و مس مریزم کا محوال فرق

ہر چند کہم اس کتاب میں صرف عسی طرقوں کا تذکرہ کر رہے ہیں تاہم
تینوں سکون تختہ جو دعوے کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ناظرین کے لیے باعث
ذلی چیزیں ہو گا۔

ماہرین مقتاطیت کا قول : یہ قول ہر کسی میں نہیں ہوتی۔ کچھ
اس قوت کر کے کسی پیدا ہونتے ہیں۔ بہت کم عالی اس قوت کو حاصل کر سکتے
ہیں۔ اس کے لیے بڑے دیاض کی ضرورت ہے۔ اس قسم کی قوت کا نام اک
ایک عظیم انسان ہوتا ہے۔ سفہی سی پیدا کر سکتا ہے۔ یہ باتیں ماہنٹرم
کے لباس کا روکن ہیں ہیں۔

ماہرین مس مریزم کا دعوے : ہماری ناظرین قوت ہوتی ہے۔ ہم
انہی نگاہ کی قوت اور ارادی سے محوال کے حواس پر ہماری ہوجاتے ہیں۔ ہم
ذیادہ لفاظ اور شور دل کا سبب نہیں ہیتے۔ ہپنٹرزم تو ایک بے کار
سی سخت کرشما ہے۔ اور اپنے خیر کو دوسروں پر سلا دے سچلا دے
سے ٹھوٹنے والی کوشش ہے۔ مس مریزم میں قوت کم خوش ہوتی ہے
ہپنٹرزم میں ایک بڑی خامی یہ ہے کہ محوال اگر تباہ ہونے والی شخصت
ہے۔ نیک ہے۔ فرمائے دار ہے۔ اور توجہ دنیا ہے۔ لیکن عالی جوہر ڈا ہے

کافر قوت دار ہے یہیں۔

مس مریزم مشوروں پر تعین نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ عالی کی قوت ارادی
اکی آنکھوں میں قوت تسبیح اور محوال میں ان قرتوں کی کہی پرسنی ہے۔ وہی
عسل جو ہپنٹرزم میں مشوروں اور مقتاطیسی ماہرین نے، ان جو طبعوں کے
مس اور دیانتے سے کیا۔ اہل مس مریزم کا عالی اس طرح کر رہے گا۔

وہ محوال کو اک کرسی پر بٹھا دے گا۔ کہہ جس میں یہ عسل کیا جائے گا
ذریتاً تا یک اور شور و غل سے درپر ہو گا۔ اب عالی اپنی آنکھیں محوال کی
آنکھوں میں گاڑ دے گا۔ نگاہوں سے نگاہیں رہیں گی۔ اور یہ عسل جادی
رہے گا۔ اس دران میں ہموں کو صرف یہ پہلیت دی جائے گی۔ کہ وہ اپنی آنکھیں
عالی کی آنکھوں میں فوائے رکھے اور حصر تو جو نصیرے اور کو شقش
کر رہے ہو۔ کہ آنکھہ حصکے۔

کہ در طبائع کے مقول عرف پندرہ منٹ میں عارضی نہیں کی دنیا میں چھے
جائتے ہیں۔ عام محوال پر نصف کھنڈہ خڑج ہوتا ہے۔ بخت قسم کے محوال یا
دہ مریض جو کسی جسمانی یا درعاںی تکلیف میں متبلہ ہوں۔ وہ گھنٹے لیتے ہیں
و جد کی دنیا سے باہر لانے کا طریقہ ہے۔ کہ عالی محوال کے کافر ن
کے پاس زور سے تالی بھائے اور کہے تم سیدار ہو چکے ہو۔ میں تین تک
گستاخوں تک آنکھیں کھول دو۔

دیک

دوین

بکر کو روشنام منگھانے کا سہارا یتی ہے یہم۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ مس مریزم
پیشائیں کی کوشی تھی، اور اس سایہ کی کوشی خودت ہے۔ ہم تو یہ
کہیں لگے کہ عالم انی صلاحیتوں میں ناکام ہو کر ایسی اور بات کا سہارا لیتا
ہے۔ اس طریقہ کار کا سہارا یتی ہے کہ جانے دہ اس ان کو فریبہ روزگار
نہیں۔
کلو روشنام منگھانے میں بہت سی خایاں ہیں۔ صرف ماہینہ ڈاکٹر ہی یکام
کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر ہی ٹھنڈی فلام کا طریقہ کار، یہ طریقہ کا پڑے طریقوں سے مختلف ہے
ڈاکٹر ہدوں میں کو سالہ کر سی پر ٹھانے تھے اور خود بالتعاب کر کی پر ٹھیک جاتے
اب وہ ہدوں کو کہتے کہ پاری یا ری آنکھیں کھوئے اور بند کرے۔ وہ ان
کی گفتگی دل میں کرتے جاتے۔ کچھ دیر بعد ہدوں کی آنکھیں بند ہوئے گیں اور وہ
کیے شو رہے دیتا۔
ستارہ یا آنکھیں تھک چکی ہیں۔ تماب سو جادگے۔ تم سونے داے
ہو۔ تم سور ہے ہو۔

نیند کو جدیا غریب میں تبدیل کرنے کا طریقہ
اس کتاب میں ہم نے عمل پیشام کے بعد حالت کو استغراق وجد
یا غریب کے طور پر لکھا ہے۔ اس ضمن میں باقی کتب یا ماہینہ کی وجہ درجے ہو۔ مثلاً

اُس کی کوشش اور شرے بے ربط ہیں۔ تو ہموں کی طبع ناگوار ہو گی۔ اسکی
شخصیت داشت دار ہونے کا ٹھر ہے۔

ماہینہ پیشام کا قول: پیشام غیر طبع طبائع سے ایک ایک ایسی علامی
سانس ہے۔ جس کے لیے ارفع اعلیٰ ان ازوں کا تجوہ کی ضرورت نہیں کہ
مرف دیہ مسل کر سکیں۔ پیشام کم ذلت یتی ہے۔

عُسْلی طریقہ: یہ تزویہ عوائد کی داستان ہے۔ بکر ایک عامل کو سب سی
باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اُس میں سب سے طاعن ضروری ہے۔ درست
ماہول۔ اس کا طریقہ کار اسی سے متعین نہیں رہ سکتا۔ ایک کامیاب عامل
کے ساتھ اپنا مقصد ہونا چاہیے۔ طریقہ کار میں ہموں تدبیل اور ہموں
کے مطابق کریں چاہیے اور اسی ایک طریقہ کا تکمیل کا فیقر نہیں بنانا چاہیے۔
بعض باتیں پیشام میں مقرر یہ شکا اس میں عامل کو بڑی درست آنکھیں
چکڑ کر تھک کایا نہیں جانا بکر۔

بیاں ایک اور بات سمجھی قابل ذکر ہے۔ جب اپنے ہموں کو بیاہ کی کھل ہوا
سے کرے میں لا ہیں تو اسے کہیں کر زیادہ سانس دے اپنی چہانی کو جس
حذف ہو سکے۔ سکوٹ سے مہنگہستان کے یوگ کی طریقوں سے سانس
روکنے کا عمل کرتے ہیں۔ اور یہ مسل نہیں مدد نہیں ہے۔

بعض عالم ان اقلیات سے بھر کر ہموں کو پڑا شیم برداشت پلانے

جس کے بعد اس سے دہم کام یا جاتا جو مول سے

گیارہواں باب

ہنپڑزم اور مزہم کے فریض

اس سے پشتہ دہا باب میں کچھ عسل تحریر کر دئے گئے ہیں۔ لیکن ان کا دائرہ وسیع تر ہے۔ ہم ناظرین کو ان سے روزشناک کرائے ہیں تاکہ عالیٰ ساختی بیادوں پر ان سے استفادہ کریں۔

بخار حکومے ہاتھ باندھنا

ہم اس سے پشتہ ایک عمل تباچے میں کشف حوالی عالیٰ اپنا ہاتھ مول کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں۔ اور وہ عالم نیویم میں اُسے چھپڑنیں سکتا ہے۔

مندرجہ طریقہ رکھ کیا جاتا ہے۔

۱۔ مول کو آپ کریں رٹھایا جائے۔

۲۔ عالیٰ اس کے بال مقابل کریں پر اس طرح بھیج کر اُس کے گھٹھے مول کے گھٹھوں سے عل جائیں۔

۳۔ عالیٰ کا سار حکم کر مول کے سر کے پاس آجائے۔

لاحسن اور میں کی اپنی رائے ہے۔ اور وہ اصلی نیند کو وجہ یا نیویم میں منتقل کر دیتے تھے۔ عالیٰ کی رہنمائی کے لیے طرفی کا مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ سوتے ہوئے مول کے پاس کریں پر بیٹھ جائے۔

۲۔ اُس کے سر اور پشานی پر ہتر سے ہاتھ پھریں۔

۳۔ کمی وغہ مول ہی پخت لگائی جائے۔

۴۔ اب کھرھری کی آڈیزیں یہ شورے دیں۔

۵۔ تم کرتھی سرفرازخش نیند میں سور ہے ہو۔

۶۔ تم اپ بیدار ہو جاؤ گے۔

۷۔ تم بیدار ہونے لگے ہو۔

۸۔ تم بیدار ہونا چاہتے ہو۔

اس دفت مولوں نیند سے عالم نیویم یا وجہ میں پنج جائے گا۔ اور دین

عالیٰ کے سوالات کے جوابات دے گا جیسی کے بعد اسے عالم بیداری میں لانا ہو گا۔

ڈاکٹر منٹ کا طریقہ کار

ڈاکٹر منٹ نے ۱۸۹۳ء میں ان خطوط پر کام شروع کیا۔ وہ شاید

اس تدریتری یا نظر نہ تھے۔ اس یہے وہ مول کیکل نیند کے عالم میں نہ لیتے

تھے۔ بلکہ اُس دفت نے تھے جب مول نیند کے بیدار ہونے کو کروٹیں سے

رمائج۔ اس دفت دہ شورے اور بخشش دینے لگتے۔ مول عالم نیویم میں تیل جاتا

انی یا دھول جاتے ہیں۔ کسی کو نام یاد نہیں رہتا۔ کسی کو وہ کہیں یاد نہیں رہتا جو کہ تشقق افسوس فسرا کرتا ہے۔ اور وہی اسے سُٹھا گم ہونا۔ اور بخاتی میں چو چوں کو روکتے ہی فارسی بھول جانا کہتے ہیں۔ ہم نے اسی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ پیشام یا میں مریزم نہیں ہے۔ بلکہ خوت ہے۔ لیکن ذیل میں جو طریقہ تابا جاتا ہے۔ دوان و دون سانشوں کے تشقق ہے۔

۱۔ عامل مھول کو اپنے سانے کھڑا کرے۔

۲۔ اُسکی انگھوں میں آنکھیں گاڑ دے۔

۳۔ اپنے دونوں ہاتھ اُسکی کھینچوں پر کھو دے۔

۴۔ جب مھول کچھ شاش مرنا شروع ہو تو مندرجہ ذیل شورہ دے۔

تمہاری یادیں دھنڈ لاریں ہیں..... تم بجوتے جا رہے ہو۔

..... تم اپنا نام یاد نہیں کر رہتے تم اپنے نام بھول کر کے مھول اس وقت اپنا نام بھول چکا ہو گا۔

اب اسے عمل تزیم سے باہر نکالا ہے۔ اُسکے سر پر زر اسما ہاتھ پر پیر

بالوں میں انگلیاں دوڑائیے۔ اور یوں شورہ دیں۔

یہ وقت عارضی تھا۔ اب تم اپنی یاد پار رہے ہے۔ تم اپنا نام تباہ کر دیا اور مھول عس تزیم سے باہر آجائے گا۔

مھول کو عارضی طور پر گز کر دینا

عامل مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کر کے۔

۲۔ عامل مھول کی انگھوں میں آنکھیں ڈال دے اور غور سے دکھتا رہے۔
۵۔ مھول پر مسل کی پلٹ نٹ بیان شروع ہوں تو اس طرح مشریعے دے
اپنی متحصیلوں کو ملاؤ..... اب وہ مل گئی میں۔ ذرا بیان کر دے
آپس میں اس طرح مل گئی میں۔ یہ متحصیل سے تسبیل اور انگلیوں سے انگلی
گوند کے ذریعہ مل گئی ہو..... تم کوشش بھی کرو۔ قوان کو جدا جانا کر کر
گے..... کوشش میں کار جائے گا.....
اب تمہاری متحصیلیاں اور انگلیاں ایک دوسرے میں جام بھر جکی میں۔ علیحدہ
ذرا بڑھی۔

مھول پر مسل تزیم طاری ہو گا۔ اب وہ متحصیلیں اور انگلیوں کو علیحدہ
ذکر نہیں کا۔

اب ہاتھوں کو علیحدہ کرنے کے لیے مھول کو عسل تزیم سے باہر لایے
اس کے ہاتھوں کو ذرا بجا جائیے۔

۱۔ ہاتھوں کے ہاتم نہیں کا دفعہ علاضی تھی۔

۲۔ تمہارے ہاتھ مسل جائیے۔

۳۔ اسیں میں تین گنڈے ہوں۔ ایک دین بن۔

مھول کا نام جھٹلانا

اپ نے دیکھا ہو گا۔ کہ بت بڑی مخفیتوں کے سانے کم مہت وگا اپنی

پیدا ہوتا ہے۔ لیکن پیشا فرم کے اثر سے عارضی طور پر ایسا ممکن ہے۔
عامل مندرجہ ذیل طور پر عمل کرے
۱۔ معمول کو آدم کرنی سمجھا دے اور بال مقابل خود بیٹھئے۔
۲۔ معمول کی نظر وہ میں پندری گاڑ دے ختنے کو معمول تاثر
سุดوم ہوا۔
۳۔ اب ایک ہاتھ انکل بخش پر کھو دے کچھ دیر بعد لوں شروع
دے اف تمہاری بخش تیزی سے چل رہی ہے تیز
بخش بخارک ملاحت ہے تمہارا جسم گرم ہو رہا ہے
یہ تو بخار آ رہا ہے تمہارے ہاتھوں میں گردی بڑھ رہی
ہے۔ تمہارا جسم پر رہا ہے۔
اس زندگی میں اپنے ہاتھ کو جسم کے برپرہ حصوں پر لگائے گا۔ اور جوں
کرے گا کو اس کا جسم پر رہا ہے۔ اُسے بخار کی یقینت معلوم ہو گی۔
عامل جوں کرے گا کو بخش کی نتار بٹھ گئی ہے۔ اب دھا سے کھو دی
دکھ کر گنگ سکتا ہے۔
معمول کو زیادہ دیر اس حالت میں رکھنا غلطی ہے۔ لہذا اسے جلد عمل
تمیم سے لکھاں۔
اپنا ہاتھ بخش سے آہستہ آہستہ شہائیں اور شورہ دیں۔
ہوشیار۔ تمہاری بخش صلح حالت پر آہی ہے۔ بخار کم ہو رہا ہے۔
تمہارا جسم اپنے بیٹھ دے۔

۱۔ معمول کو اپنے ساتھ کھڑا کرے
۲۔ اپنی سماں اسکی آنکھوں میں گاڑ دے اور یہاں اپنی تخفیت اس
پر خاری کر دے
۳۔ جب معمول پر زدرا فرمایاں ہو تو یون شدروں دے
اب تم محو کر سکے ہو۔ تم پر ایک عارضی حالت طاری
ہونے والی ہے۔ تم یون بھول جاؤ گے تم قوت گریاں سے
عارضی طور پر محروم ہو جاؤ گے تم بھول دسکو گے تم
بونا بھول سکے ہو۔
اب معمول کو اس میں ترمیم سے لے جائیں اپنے ہاتھ کی ہاتھیں
سے ٹھاکیں۔ اور کہیں کہ میں تین ہک گنوں کا۔ اور تم میں قوت گریاں عور کر
ہو سکی۔ تم پر نہ گکھی۔
ہوشیار ہوشیار میں گنتا ہوں۔
ایک
دوسرے
تین

معمول کو بخار طریقہ

ظاہری طور پر مشکل کام جوں میں ہوتا ہے بکون بخار طب کے اصول
کے مطابق بیشتر برآئیم سے پیدا شدہ زہر ہوں یا گندے مارنے کے اثر سے

بیدار کیے جائیں۔ اور ان سے پوچھا جائے کہ نیند کی حالت میں واضح طریقے
انہوں نے کیا کہا۔ یا کیا کیا تو نہیں کھجھا وادنیں ہوتا۔ لیکن وہ وجہ یا میں
نزیر نہیں ہوتا۔ بلکہ نیند ہوتی ہے۔ اب ہم آیتا دہ حالت میں نیند نہیں
بلکہ نرم کی حالت طاری کرنے کا عمل تباہتی ہے۔

۱۔ معمول کو اپنے ساتھ کھو کر اپنا جائے۔
۲۔ اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں۔
۳۔ اب دہی جھائے شروع کئے جائیں۔ جن کا درکر کر سی پر بیٹھ کیا گیا ہے۔
جھائے سر سے نیچے کی طرف ہوں
اب شور سے دیں.....

تم تاشر ہو رہے ہو..... قم بدلہ بوجاؤ گے..... تمہیں
نیند ہر ہماہ ہے..... قم سوچ کے ہو۔
معوں تو یہم کی نیند ہی خلا جائے گا۔ اسے اس محنت میں رکھا خطرناک
ہو سکتا ہے۔ وہ گر جائے تو اسے چوت آجائیں گی۔ اس یہ نرم کا عمل
وہ درکریں..... اس کے سر پر باخدا بخیریں..... اور عکس جھائے
دیں لیکن نیچے سے اپر
اور یوں شورہ دیں

ہوشیار..... ہوشیار..... قم بیدار ہو گئے ہو... سانکھیں
کھلو۔ میں تین تک گناہوں
ایک در یعنی

محمول میں سردی کا
احساس دلانا

عامل اس طرح ہو گئی کرے
۱۔ معمول کو آرام کر کر بخھائے

۲۔ خود اسکے ساتھ بیٹھ جائے۔ اور کوئی گرم چادر پاس رکھے
۳۔ معمول کی نظر وہ میں نظر ڈال دے تھے اک معمول میں نظر آئے
۴۔ اب معمول کے جسم پر پا تھر تھے اور یوں مشورہ دے
آن۔ تھرا ہاٹھ تھنڈا ہے..... تھرا باقی جسم جی تھنڈا ہو
ہماہے۔ تم سردی محسوس کر رہے ہو۔ تھیں گرم چادر کی ہزرت
ہے۔

اس وقت معمول کی سی محکس کرے گا۔ اور اپنا پا تھر گرم چادر کی طرف
بڑھائیں گا۔ تاکہ اسے پین تھکے یاد رکھے۔ اس وقت معمول کو اپنی اصلی یا
پرداپ سے، لانا لازم ہے۔ عامل یوں کہے۔

سردی عارضی تھی..... تھرا جسم گرم ہو رہا ہے۔ اب
اب الحظ جاؤ..... تھیں ٹیک ٹھاک ہو۔

محمول کو آیا آیتادہ حالت میں سُلنا

اپ نے کہا تھا میں پڑھا ہو گا کہ بعض کام کرتے ہوئے اور بیٹھے ہوئے
لوگ نیند کی حالت میں ہوتے ہیں۔ جب وہ از خود بیدار ہوں۔ یا جھکتے

..... م Gould سا بے خر سا پ ہی تر ہے تہیں کوئی نقصان
دین چاے گا۔

اب ذرا انگھیں کھوو سا پ کو اپنی تحریر سے دیکھو
م Gould حالت نرم میں آنکھیں کھو کر حضرتی کی طرف دیکھے گا۔
اُسے حضرتی سا پ ملوم موگی لیکن وہ اس سے نہیں ٹوڑے گا۔
اگر اسے بیدار کر نیکی کو شکش نیکی گئی تو جلد اسکی آنکھیں بند ہو جائے گی
اب عمل ترمیم درست رہا ہے عامل یوں کے گا۔
م Gould آنکھیں کھوو دیکھو میں تباہ سے سامنے
ہوں مبتداہ سے ہاتھ میں حضرتی دھی گئی ہے۔ کبھی اپنی حضرتی ہے
تو سہ تانی بجا تاہم اور ایک دو تین کہتا ہوں
تم آنکھیں کھوں ڈالو۔

ناک پر زگاہ ترکز کر کے استفارق میں نجما

م Gould کو اگر عالم پر اعتماد ہے تو وہ کسی حصہ پر عالم کی بیانات کے
مطابق نگاہ ترکز کر سے قوای سے نیند جائے گی۔ یعنی پیشہ سرم کی نیند اور
اور وہ عالم استفارق میں پلے جائے گا۔ مندرجہ ذیل رہنمائی سے عالم
ناک پر زگاہ ڈلو اک م Gould کو عالم استفارق میں پہنچا سکتا ہے۔

- ۱ م Gould کو ایک عالم کو پلے جائے گا۔
- ۲ اُسے بڑیت کی جائے کہ اپنی ناک پر زگاہ ڈلو اک ترکز کر دے۔

حضرتی کو سانپ بنادنے کے عمل

اُب نے پڑاٹی پندرہ از مدھی علمی اور موجو دہ جادو دکی ملعون میں دیکھا
ہے گا۔ کہ تم کسی کے ہاتھ میں حضرتی دی گئی۔ عامل نے کچھ منظر ڈھانا اور حضرتی
ساپ بن گئی۔ حضرت موسیٰ خدا کے پارے نبی تھے۔ ان تکے پاس بھروسات تھے
جادو گر اُن کے سامنے جادو کے ساپ لاتے اور وہ خدا کے حکم
سے ریتیاں بن جاتے۔

وہ استنان پہنے ٹزم اور سر ٹزم گواں میں نہ کوئی منتہی نہ مجرمہ
صرف عامل کی انسان کی کوششوں کو دخل ہے۔ عامل اسرار عمسن
کرے

- ۱ م Gould کو اپنے سامنے کھڑا کرے
- ۲ خود سامنے کھڑے ہو کر اپنی انگلیاں اسکی پینٹیں پر کھردے اور
اپنی لفڑیں اسکی نظریں میں کھڑدے
- ۳ جب م Gould پا شہر ہونے لگے تو ایک حضرتی اُس کے ہاتھ میں دے
وے

۴ م Gould ایتادہ حالت میں عالم ترمیم میں چلا جائے گا
اب عامل یوں شروع دے

م Gould تم جانتے ہو تمہارے ہاتھ میں کیا ہے یہ ایک
غیر زبرد ساپ ہے۔ یہ کاشتا نہیں اس میں تہیں کوئی خطرو نہیں

۵ اس وقت کچھ مہول محدود ہونگے۔ اب سوروں کا وقت آگیا ہے۔
تہاری سلکھیں آئیں کوتواتر دیکھتیں رہیں..... تہم سزا چاہتے
..... تہاری سلکھیں بوجھل محدودیں تہم سورپے ہو۔
اکثر حضرات اس وقت عالم استغراق میں پونگے جو عالم استغرق
میں زیادیں۔ آئندہ ان کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ ایسے برس کے یہے
آئندہ۔ چکٹ پورے لکھتے یارو پے کا انعام کیا جائے۔ جب وہ ظلیکی باندھ کر
دیکھنے لگیں تو نہیں ایسے ہم شورے دیتے جائیں۔ دہ بھی سورجیں کے۔
بس منٹ سے زایدا نہیں اسیں حالت میں زر کھا جائے۔ تالہ بجا کر
سوروں پر ہاتھ پھیر کر۔ ناک دبا کر انہیں عالم استغراق سے باہر لایا جائے

عمل صجدد یا تنویم کا ختم کرنا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عمل ترمیم کو ختم کرنے کے بعد ان مشکلات
پیش آتی ہیں۔ یہ کسی خدا ک درست ہے۔ بالخصوص ان عاملوں کے یہے
جو بخوبی طرف کا اختیار کرتے ہیں۔ اور نہ صرف غلط تابع حاصل کرتے
ہیں۔ بلکہ محوال کو تخلیف بھی پسخ سکتی ہے۔ مختلف طرقیے اسی کتاب
میں میاں کیے گئے ہیں جن کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔
اگر ہمارے مبت شدید تر ہے۔ اور اسی عالم سے بیکار کرنے کی کوشش
بھروسے افواز میں کی جاتے تو وہ قرود بسراہی کی بجا نہیں ہے۔ بہترین
یہی چلا جائے گا۔ جیسے شراب کی بہترشی ہوتی ہے۔

۳ اسے اب مندرجہ ذیل شرح سے دیتے جائیں
میں تہارے سامنے موجو ہوں۔ میری گفتار میں ناشر ہے۔ میں احمد
تہیں نیند کی طرف مائل کرو سے گا۔ تم صرف ناک کو دیکھتے ہو۔ تم اسی طرح
ہو جاؤ گے۔ تہاری سلکھیں وچھل مورپیں۔ تم سزا چاہتے ہو۔ تم سورپے
ہو۔ تہاری سلکھیں بندہ ہو چکیں۔ اب نہ جاؤ۔

سنت سے افراد کو عالم استغراق میں بخانا
یہ ایک اہم کھلی ہے۔ اور تعالیٰ عالم اینی شخصت۔ اپنے فن اور
انے کلام کی ناشر سے کئی افراد کو اکھما عالم استغراق میں بخادتے ہیں
ایک اچھے عالی کو مندرجہ ذیل مدت میں بخانی طے کی

۱۔ وسیل پارہ افراد کو لفظ و اکثر میں کرسوں پر مطہار
سلوکھڑا سورکرانیں مرات کرے کہ تمام آپس میں

بایں تکس اور عالی کی طرف نکاہ مرکوز کریں..... وہ
خود سمجھ اُن کی نیکا ہوں میں نظریں ڈال دے

۲۔ وہ انہیں بتائے کہ انہیں ایک خاص مقصد کے لیے تخلیف دی
گئی ہے اور مقصد کا حصول کا ذریعہ ہی ہے

۳۔ وہ انہیں بتائے کہ انہیں ایک خاص مقصد کے لیے تخلیف دی گئی
ہے۔ اور مقصد کا حصول کا ذریعہ ہی ہے۔

اب عالی پسے ہاتھ میں آئندہ۔ کوئی وحات کا گیندہ یا چکتا ہو رہا ہے۔

ہو سکتا ہے، کہ کسی عامل میں مقناطیست کی قوت موجود ہو۔ اور اسے ان صفات کو روک کر اپنی ملاجیتوں اور قریبوں کا احساس ہو جائے۔

اقف اطوف کو ۱۹۵۸ء کی ایک بات یاد ہے۔ رادیو پیڈیٹی میں کسی فوج کا افسر کا شعر تھا کہ ان کی انگلیوں میں ایسی قوت موجود ہے۔ کہ اگر وہ تھوڑے کوپانی میں ڈال دیں تو پانی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اور اپنے اگر یہ پانی تو شفا یا بہر جاتے ہیں۔۔۔۔۔ راجہ بازار رادیو پیڈیٹی میں ایک بڑا شب پانی سے بھر دیا جاتا تھا۔ افسوس صورت صحیح کب وہ قوت پانی میں ہاتھ دوں وال دیتے اور اپنے اسی پانی کو تو پبلیک میں بند کر کے لے جاتے۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی نیا عامل ایسی قوت کا عامل ہو۔ تو ابھی اسے علم نہ ہو۔

ملان سرٹھ گاہید

ملان سرٹھ گاہید کی گھر گھر مذہر ت بن گئی ہے۔ مہول سے مولی نفس نکالنے کا بھی کاریچ مقول معاوہ ہے یعنی پس۔ ہر قسم کے نقصانوں و درگزخے کے آسان طریقے بالصور درج یکئے گئے۔ ملائشیا کے مختلف اردو میں مکمل اور کام آمد کتاب آنکھ نہیں چھپی۔ ثابت تین روز پے۔ علاوہ محصلہ رواں

جہاں گریکٹ پلو۔ نوکھا بانار لاهور

حاصل کلام ۱ یہ باب عملہ پیش اٹھوم۔ مس مریزم اور عمل مقناطیست کی طرف پہلا قدم ہے۔ یہ تینوں سانس و قیچ ترا عالم اور ستانے کو حافظت کئے ہوئے ہیں۔ اون عالم کی بنیاد پونکہ ایک ہی ہے۔ اس یہے ہم نے آفار کار کے قدر پران کے ابتدائی اقدامات کو تحریر کرو ہے۔ دراصل یہ حالت تنزیم کو طاری کرنا۔ آخری یا انتہائیں ہے۔ ملک ایک ذریعہ ہے۔ اس طبق کار سے کیا کیا کام یہ جاسکتے ہیں۔ ان کا ذکر کرنے والا باب میں بھی اسے کہا۔ اور اس حرارت ہوئے کہ ان کے علاوہ کیا عجیب درغیز کرنے دیکھیں گے۔

پیشہ قریم۔ مس مریزم اور مقناطیست کا فرق تباہ یا گیا ہے۔ یہ تینوں ایک ایک نظریات کے عامل ہیں۔ ان فنوں کے چند ماہینہ صرف ایک ماہ یا میں قدم رکھتے ہیں۔ اور دوسری سانس کا سپہارا انہیں لیتے یکنین ایسے نامہن کی تعداد انکھیوں پر کوئی جاسکتی ہے۔ ہم یہ کتاب اون افراد کے لیے کھلہ رہتے ہیں۔ جو عام لوگوں سے بہنے گے۔ اور ان تینوں فنوں سے استفادہ کر کے اپنے لیے اپنی نئی راہ تیار کریں گے۔

ایک نئے عامل کو پیے تینوں طرزی کا را در تظریات سے استفادہ کرنا ہو گا۔ جب وہ میس کی دنیا میں داخل ہو گا۔ تو اسے معلوم ہو گا کہ اس کا حد طب بہمول ہے۔ اور تصدیق اس مروجہ طاری کی نا۔ اب وہ اپنے تحریات کی بنادر پر اپنی راہ میتھیں کرے گا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک نئی پیشہ قریم سے اسی نئی صد اساستفادہ کرے اور اس مریزم میں فی صد ایکش آرڈر دوسرا مریزم کو اس فی صد استعمال کرے۔ اور پیشہ قریم کی میں فی صد اساستیش کرے۔

دوسرے مہماں کی سیر کرنا

ایسا مہموں منتخب کر دیں جس کے جیزاں فیض کا علم کافی ہو۔ عامل کو خود
ویسیں معلومات کا حاصل ہونا چاہئے۔
۱۔ مہموں کو سید رسی اکرمی پر بھائیں
۲۔ سانسے کری پر بھائیں اور مہموں کے ہاتھ ان پسے ہاتھوں میں لے کر دیاں
۳۔ اب اپنی آنکھیں مس کی آنکھوں میں ٹکڑا دیں
۴۔ جب مہموں نواز سانتا شر ہونے لگے تو مشورہ دیں
تھیں سے ہاتھوں میں قدرت کا طرف سے قوت دی گئی تھی ہے۔ بیل ب
تھیار سے جسم میں منتقل کر دیا ہوں تم وہ قوت حاصل کر کے
ہو میں نے کئی مہماں دیکھے ہیں۔ کئی مہماں کے حالات
پڑھیں وہ علم تھا سے جسم سے تھیار سے دماغ تک پڑھ
دیا ہے۔ تھیار سے دماغ میں معلومات کا خزانہ پیدا ہو جائے گا۔ تم
سر چاڑی گے اور ایک ترقی یا افتخار ملک کے خواصور نشہر کو دیکھو
سکو گے
تم تشاہر و سحر ہو گردے ہے ہو نعم سو ماچا تھے ہو۔ اچھا
سر جاؤ تھیار میں آنکھیں رو جھل ہو رہی ہیں۔
اگر فندہ کا خلدہ لورانہ ہر تو اس کو جو جائے دیں۔ جو دماغ کے سانسے سے
ہوتے ہوئے گھٹکوں یا پاریں پر قدم ہوں۔ ختنہ کو مہول پوری طرح

بارہواں باب

سپاٹزم کی بسیار عجیب و غریب

اس باب میں ایسے کرشمے تھے تھے جو اپنی کے جن کو ٹھہر کر اپ کو
حیرت ہو گئی۔ اپنے مجھ بازدہ میں ایک شہر کھیل دیکھا ہو گا۔ اور
وہ یہ کہ عامل ایک نئے سے منتخب مسلمان کے بھائیے جانے، پریوں کی
آمد اور اس قسم کے واقعات کھوٹاتا ہے۔

اُن قسم کے عامل دن پن کم مرد ہے ہیں۔ اور اس قسم کے کمالات شاید
ہی اب دیکھنے میں آتے ہیں۔ اب اسی نئی کے دوسرے گوشوں کی طرح اسی
فن میں بھی تن اساؤں کی آمد ہو گئی ہے۔ اسی یہ اب دکھنے نظریں آتے
ہو سیے دیکھنے میں آتے ہے۔

اب جو کرشمے بھی جائیں گے۔ وہ بخہ ہر حیرت ناک ہیں۔ خالیہ ہی طرف
پر کئی طباخ شاید اینہیں سیم کرنے سے بھی ان کا سار کر دیں۔ میکن یہ حقیقت ہیں۔ حرف
محنت اور لگانا رحمت کو ہر دستہ ہے۔ اس کوچھ و لفاقت رہشن ضریبی کے تھر بر
کیے جائیں گے۔ ان میں رہشن ضریبی کا مہموں بہت اعلیٰ مقام کا مالی ہوتا
ہے۔

پاکستانی

اس کے بعد کو جو بڑتے پے کے مصلح کو دد
مجھے گا۔ اس سے -
سمول کی کیسا ہے۔

بہت سیخا اور علمام
اب نئے عالم استفراق سے باہرے آئیں
سمول کو جگ کا نظارہ کرنا۔

اُس کا طلاق کا ترقی یافتہ ملک کے شتر کی طرح ہے۔ حال کو اُس کا
نظارہ خود مسلم ہریدہ انتظام یافتہ ہو کر جو نظر سے کی تھیو رائے کے دل میر
موجود ہے۔

وہ سمول کو محمل کرنے سے خیرت یہ تباہ۔

آج میں تمیں ٹھیک و غریب نظارہ دکھاندیں گا۔ ٹھیک
گرے اگتی ہوئے ٹھیک بخوبی اسی تھری بندوق سے سسے رعنی
ہوئی وجہ شدید اگتی توں تم نے ہن تکم کردار بارگات اور
رسائل میں پڑھا ہوا گا۔ میں نہ بھیں دیکھی ہیں۔ میں ان بولنا کہ نظر کو
جاتا ہوں۔ اور اتنے دنماں کا علم ہمارے رہنمای میں اخْل کر دیں گا۔ تم
جاتے ہو جو ہمیں یہ قوت موجود ہے۔

اس کے بعد سمول کو محول کر دیا جائے۔ عالم استفراق میں پچانے کا
مسلسل ہی ہے۔ جو ہمکوں کی سر کا ہے۔ اب سمول سے عالم پرچے۔
سمول تم کہاں ہو یہ کوڑی کیسی نہ ہے۔ ٹھیک

بچوں ہو جائے اور عالم استفراق میں پنج جاؤ۔
اب اُسے لکھیں
سمول
بھی عامل
کہاں ہو۔

ایک پڑے خوبصورت شہر میں
ایک محقرالخاذ میں سوال پرچھتے جائیں۔ بھول جواب دے گا۔ میں
منش سے پچے ہی اُسے عالم استفراق سے واپس لے کریں۔

کاجہر کو کیلہ بن کر دکھلانا۔

سمول کو عالم استفراق میں بھانے سے قبل ایک کاجہر دکھلائیں اور
کہیں کریں ہے پاس آئی قوت ہے۔ کرتا جہر کو کیدن بناتا ہوں۔ اور کہ تم
عالم استفراق میں کاجہر کو نہ صرف کیسے میں تبدیل ہونا ہوا۔
سمول کو دیتے بلکہ کھاد کے سبھی۔ اس کے بعد مندرجہ بالا ملتوں کے
منظائق سمول کو عالم استفراق میں پچاڑیں جب پوری طرح تھر ہو جائے
تو شرمند دیں۔

یہ نے کاجہر کیسے میں تبدیل کر دیا ہے۔ سیخا اور علمام کیلہ۔
میں ابھی تمیں یہ کھانے کے لیے دل گا۔ دیکھو کتنا
میٹھا ہے۔ لوز را کھاؤ۔

یہ آپ کے ناموں میں
نہیں بھائیتے
یہ آپ تو دیکھ رہے ہیں۔
آپ ان کو سلام کریں۔

اس وقت مولیٰ آپ کو سلام کرو گا۔ ناموں کو مخاطب کرے گا۔ اور
کوئی بات کرے گا۔ وہ منش سے پیش آپ ایسیں عالم استفراق سے واپس
سے آئیں۔

خط نام بستی اور ٹیکنون کے ذریعہ مولیٰ کو عالم استفراق میں بھائیتے
بنت ہر شکل کام ہے۔ اس کے لیے کبی جڑبے پڑا خدا اور پھر وہ دل گردہ
کے ہاتھ عالم کی فرودت کے بعده ایسا ہونا چاہیے جس کو آپ پڑا خدا ہو
اور اسے بخوبی احساس ہو کہ آپ میں یہ قوت موجود ہے کہ مولوں کو ان ذرائع
کے ذریعے سلاسلتے ہیں۔

خط میں یہ بات ہم ہے۔ کہ آپ کی تحریر پڑھو۔ اس میں آپ نے مولیٰ
کو شرستے دیئے ہوں۔ مولیٰ آپ کی تحریر پڑھو۔ دیکھو چکا ہو۔ تحریر میں شرستے
کچھ اس طرح دیا چاہے۔

میں یہ تحریر بھک رہا ہوں راں میں ایک خاص اثر رہے۔

خط میں ہی آپ کے دریں پر ایک خاص اثر رہا۔

تحریر پڑھئے ہی آپ کی آنکھیں برصغیر ہو جائیں آپ
سو جائیں۔

کہ ہر ڈھرے ہے ہر میا ہی کسترٹ جارہے ہیں۔
تو پوں کا نئے کلٹوف ہے۔

مولیٰ کا جواب دے گا۔ میں منش سے زاداً سے عالم استفراق میں
نہ رہے دیں۔

ممول کو وفات پاہوئے رشتہ داروں سے

اس منش میں یہ واضح ہے کہ ممول حرف ان رشتہ داروں سے ملنات
کر سکے گا۔ جو اس کے مندرجہ میں بندوقت کو سنبھل کے بدد فوت ہوئے ہیں۔ اور جن سے
آنکھیں مذکورہ متنہ مرتباً ملنات ہوئے ہیں۔ یعنی بہت ہی نزدیک رشتہ دار مثلاً
آپ، بھائی، ماں، بین، چا۔ ناموں وغیرہ۔

مولیٰ کو آرام کریں پڑھا کر محو کر دیں۔ جب وہ عالم استفراق
میں جانے لگے تو نہ بھڑکیں شکرے دیں۔

آپ اب سونے والے ہیں۔ آپ کی آنکھیں برصغیر ہوئی ہیں۔

آپ کے ساتھے آپ کے ناموں بھیٹھے ہوں گے۔ میں نے این تاثیر سے
اوکلام سے ان کو بلوایا ہے..... آپ ان کو دیکھ کیں گے.....
اُن سے کلام کر سکیں گے..... اب سوچائے

جب مولیٰ عالم استفراق میں پنج جائے۔ تو اس طرح سوال کریں

آپ کے ساتھے کرن بھیٹھے ہیں
فراغر سے دیکھئے۔

ترقی سندھ و نہاد روپ میں بھی کئی لوگوں سے مافنے الفطرت یا تیس سر زد
ہوئیں۔ راقم الحروف پیشیں کر سکتا کہ گیوں لیکن یہ کہہ سکتا ہے کہ پشاور مرم
س مریزم اور دشمن ضمیری پر جو کتب ملتی ہیں، ان میں یہیں حوالہ جات موجود
ہیں۔

شہزادہ ایک شہزادہ مریزم خانوں جنہوں نے ایک پروفسر باہر پشاور مرم
سے شاری کی تھی۔ ایک دن بیان نکل کہنے لگیں کہ اس سرکار کی نقلان
کرنے کے فلاں مقام پر تابنے کی کائیں موجود ہیں۔ ابھی نکل کسی تو معلوم
نہ تھا کہ زین کے یعنی تابنے کے ذخیرہ موجود ہیں۔ ہوتے ہوئے یہ بات
حکومت نکل سخنی پڑ رکھا گیا۔ نی والاقع زین میں تابنے موجود تھا۔ کان
کنی کی گئی اور تکریڈ ٹول ٹول رکھا تابنہ دستیاب ہوا۔

چوروں اور جوری مال کا پتہ لگانا

پاکستان کے اوز بیعنی لوگ یہ دوسرے کرتے ہیں کہ چور دل اور چوری کے
مال کا پتہ لگایتے ہیں۔ پشاور مرم پر جو کتب تحریر کی گئی ہیں، ان میں متعدد
اور غایل اعتماد کتب میں یہیں ہیں کہ اوقات تحریر کیے گئے ہیں، یہ بیعنی افراد چوریں
اور چوری کے مال کا پتہ لگایتے ہیں۔

ایشیں مروجہ کامیابی ہوتی ہے۔ یہ بیعنی وغیرہ اس کے متعلق کچھ تحریر
ہیں کیا گیا۔ راقم الحروف کی رائے میں ہر دفتر یہ ممکن نہیں ہے۔ اگر ایسا
ہوتا تو رپورٹ میں سیدھا ان عاملوں کے پاس پہنچی۔

تحریر و قصے ہی آپ کی تکھیں بر جعل ہو جائیں گے..... آپ
سوچا تھا۔

بعض عالی اتنے مژہ بوتے ہیں کہ تحریر میں صرف لفظ خواب لکھ دیا
جاتا ہے۔ اور معمول کر عالم استفزاق میں پہنچنے کو کافی ہوتا ہے۔
اسی طرح تاریخی میں چند مژہ لفاظ کافی ہیں۔

ٹیلی فون ان درجنے والے سے بہتر اور مژہ بوتے ہیں۔ بیان عالی مقول
سے براہ راست مخاطب ہوتا ہے۔

عالی مقول کو ٹیلی فون پر اس طرح شروع دے
آپ کو ایک خاص بینا دے رہا ہیں..... پہنچاں اپا شر
ہے پہنچاں..... میں جا ستا ہوں۔ آپ اس وقت سوچا ہیں
..... یہ آپ کی محنت کے لیے منی ہے۔ آپ کے اعصاب کو سکون
درکار ہے.....

ذرا سوچاں..... آپ کی آواز سے مسلم ہوتا ہے کہ آپ سرنے والے
ہیں سوچا یہی۔

روشن ضمیری

یہ بہت ارپنچا مقام ہے۔ بعض فرادر کو یہ خوبی شاید سرور دعے می سے ملتی ہے
اسلام میں ہم نے ان بزرگوں کو ولی اللہ پایا اور ان کے کرامات سے مستفید
ہوئے۔

پیر موال باب

ہنساٹرم طب اور جراحی

یہ طب اور جراحی سے دیسی طب نہیں بلکہ وہ میداںیں ہے جو غرب کی طرف سے ہمیں مل ہے۔ اور جراحی کا مقصد وہ سری جراحی نہیں ہے۔ بلکہ وہ عظیم سرجری ہے جس کا اندازہ بیماروں کو حکومت کے ہسپتاواروں میں ہوتا ہے۔

شمود و اکڑ و ہانپیات پر دیسیر ڈیگرو۔ بی۔ کافر پیٹر کا قول تھا کہ اگر ہنساٹرم کو مناسب طور پر نافذ کیا جائے، تو وہ ڈاکٹر کے پاس ایک بڑا اچھا شناختش طریق پہنچا۔

جانشی کا لئن ہے۔ ہنساٹرم مندرجہ ذیل وجہ کی بناء پر زخمیں کو منسل کرنے کا بڑا اچھا سبقیار ہے۔

و۔ مرضیں پر عمل تزیم کی بروت ایسکی ذہنی اور جسمانی پریش نیاں و درد ہر جانشی ہیں۔ وہ ریسکرن ہو جانا ہے۔ پے خرابی دوڑ ہو جانشی ہے۔ فرنی پر گنگے اور ہاتھ پاؤں پہنچنے کی حالت ختم ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت انعام کے یہے سورجیں تین ہوئے ہے۔

ب۔ ہنساٹرم کی حالت یعنی حالت تزیم کی بیماریوں کے علاج میں مفہوم است

ہنساٹرم پر کمی کی بیعنی استند کتب میں تحریری ملکیتیں کرائیے افراد ان تا قبور کا پیر شناختی ہیں۔ جو قتل بر کے روپ و شیخ ہو جاتے تھے امنطا ہری طبر پر اُن کا کوئی مشجع نہ ملتا تھا۔
مردوں کی طرح بعض ادمی رعد حسون کو برا لینے پر تادرتباۓ کوئے گئے ہیں۔
یہ سب واقعات مافقہ السفترت ہیں۔

مرچو ہب ویل

زمین۔ مٹھا۔ بونگ۔ یا۔ یہ بندیں کھانے کے اخراجات
انجمن کی اقسام۔ ان کے پہنچنے کی بنا دا۔ انجمن کی خوبی مدد کرنا
چمپ کے تعلص دد کرنا۔ ہب ماٹھی کے خرچ پر کا صاحب
ویژہ بیان کیا گی ہے۔

چہانگیر کڈلو۔ نوکھا بازار لاہور

ض. اعضاء جو فاسد ہارے باہر پھینکتے ہیں شلاؤ گردے
س مریض کو جو شکایات ہوتی ہیں۔ وہ غالباً ہر ہی طور پر کتنی بھی جسمانی کیروں
ڈپوں۔ ان میں دمین کا حصہ ضرور ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں نہادے
فی صدر تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ ان صورتوں میں چانکھ سخت ہو جائے
تو لوگ کہتے ہیں بھجڑہ ہو گیا۔ اس یہے ہنا قزم بعض بھجڑات،
پیدا کرتا ہے۔

ص. بعض طبائع علاج کو پیش رکھتے ہیں کرتے ہیں۔ ان میں علاج کے لیے رو جان
سین بونا۔ علاج کی تو ایش نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض میں نفرت کے جذبات
ہوتے ہیں۔ زیرِ علاج بلکہ طرق علاج کے تنقیح علی پیشہ دیدگی کے
کے بذابت ہوتے ہیں۔ شلاؤ کی لوگ دلیسی طب کو پیشہ کرتے ہیں جو اس
دور میں جب الیوتھکسٹم اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ اکثر ہماریوں
میں شفاقت اس سٹم سے مل سکتی ہے۔ بعض مریض یونانی طبی علاج
کی روش لکھتے ہیں۔ ایسے مریضوں میں ہنا قزم انہیں اس تابیں بنا
دیتا ہے۔ کرو اپنی رائے پیاس نہیں دیں

حرف سٹم ٹھیک ہیں بعض مریضوں کو ایک خاص معالج پسند
ہوتا ہے۔ مہارت کے اس درس میں جب حرث ایک بساری کے باہر
علوم کی خدمت کر سکتے ہیں۔ ایسے مریض کئی براۓ ظا اکٹر را غبار
کیلئے رکھتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کی راستے بنتے
اوہٹ رسمی دعا کرنے کا طریقہ ہنا قزم کی بنیاد پر استوار ہوتا ہے

ہوتی ہے۔ شلاؤ ہی اور سی

ج. ہنسا ٹرم بعض مریضوں میں غلط خیالات کو ختم کر کے صحیح خیالات ان کے
دماغ میں پیدا کر سکتا ہے۔ غلط خیالات اور سزاگ کی بسا روں
کا باعث نہیں ہے جب ان کی بجائے صحیح خیالات بچکر پاتے ہیں تو
علاج آسان ہو جاتا ہے۔

د. بعض مریضوں میں جسمانی نقصان کی ذمہ دار بعض دماغی اور رو حافی
و جسمات ہوتی ہیں۔ ہنسا ٹرم کی بنیاد پر ایسی دماغی اور رو حافی و جسمات
کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

س. بیس رجم میں قوت کم ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ طبعہ بھی جاتی ہے
اگر کسی مرجاہ سے تو بعض نظام صحیح طور پر کام نہیں کر سکتے۔ ہنسا ٹرم
دماغ کو متاثر کرتا ہے۔ اور دماغ کو اس تابیں بناتا ہے کہ
ان نظاموں میں قوت ضرورت کے مطابق تقسیم کر سکے
و نظام سضم

ب. نظام جذب

ج. نظام تنفس

د. نظام خون

س. نظام بول

س. نظام جنس

ص. اعضاء بولیف مرکبات پیدا کرتے ہیں شلاؤ غور۔

علاج کا وہ طریقہ ہے جسے آغاز ہی سے اختیار کریں۔
پشاٹزم کا سب سے بڑا استعمال اُن امراض میں ہے جہاں مریض بیماری
کا نام سن کر غوف کھا جاتا ہے۔ اور صراحتا ہے۔ شلا

- ۱۔ سسل
- ۲۔ دل کی بیماری
- ۳۔ دماغی امراض
- ۴۔ خطرناک اپریشن
- ۵۔ بکسر
- ۶۔ انتقال خون

چیز بھلے اُن میں غوف بذات خود ایک بھری ہے
بست کی بیماریوں کا پیش نہیں اور بیمار بکسر دماغ بن جاتی ہے۔ اور تو چھڑیے
جو لوگ کسی مقدمی بیماری کے پھیلنے کے دوران بیماریوں سے دور نہیں
خوف کھاتے رہتے ہیں۔ ایسی بیماریوں میں متلا جو بجا تے ہیں۔ شلا ہیفڑ
ٹاون وغیرہ

پشاٹزم بیماریوں کے علاج میں ایک بڑا اختیار ہے۔ لیکن اسکی
سب سے بڑی اہمیت شاید در در در کرنا ہے۔ در در کا احساس۔ در در
سے بے حال صرف مریض ہی تباہ کرتا ہے۔ یہ اتنی بڑی عادات ہے کہ خود
ایک بیماری بن گئی ہے۔ وہ مریض کو بدحال۔ ذہنی طریقہ پر پہنچا کرہ۔

ص لبعض برداشت غلط طریقہ پہنچنے کے باکس موجاتے ہیں۔ وہ ذہنی
طور پر راث ن اور بد خواس ہر کو حرطیڑے اور بے حال موجاتے
ہیں۔ پشاٹزم کی مدد سے ایسیں سردر بخش اجاتا ہے۔ بد خواش
و خرم نباتے جا سکتے ہیں۔
ٹ پشاٹزم کی مدد سے مریض کی اندر وہی طاقت بحال رکھی جا سکتی
ہے۔ بلکہ زیادہ کی جا سکتی ہے۔
الغرض پشاٹزم مریضوں کی بہت حد تک مدد اور ان کا علاج میں
عفید ہو سکتا ہے۔

یہاں یا امر اور ذکرہ خود ہے۔ کہ وہ عامل جو مریض پر پشاٹزم
کا عمل کرے لاقن اور سخنیہ ہونا چاہیے: تاکہ وہ سسل کرنے کے دل ان
ظریقوں کا سیار بند رکھے۔ سندھ وہی میں عفید شور سے اگر ترجح
طریقے سے دینے چاہیں تو بیمار کو ختم کرنے میں مدد رہتے ہیں۔
و مریض کو بہت بندھانا

ب کرٹری اور دیات کو برداشت کرنا
ج غیر اسخنیہ خوارکوں کو برداشت کرنا
د خشک معدود میں شورہ سے مدد کے طریقے کی طبیت بحال کرنا
و بندھا شباب کو حاری کرنا
س چھاتی اور دل کی مدد دو کرنا۔
یہاں سیاورد رہے کہ پشاٹزم علاج کے دران آخری سعیہ رہنی ہے یہ

دو جاتی ہے۔ شال کے طور پر ٹوچ کا مرض یعنی۔ یہ درستہ ہے کہ پہنچا مردم دن
بکے جو اپنے کرتھنے نہیں کرے گا۔ وہ مریض کے سچھڑوں میں
بچھوڑ پھوڑ کر تکڑنے سے تمارہ رہے۔ لیکن دن کی علامات یہی دو
تو نہیں ہیں۔ وزرا مریض کے ذہن کی حالت کا اندازہ لگائیے۔ موت کا
خون۔ زینی پریش نی۔ طویل علاج کا وجہ سے مالی پریشانی، چھپڑپن
وغیرہ۔ دل کی تیز حرکت۔ دل کی بھانرا۔ پیشانی پر پسند آئنا
مدد کی طرف آئے۔ بھر کن تختہ ہونے کا حساس۔ مدد کا بھاری پن۔ بعض خدا
سے لفڑ، بعض الیسی خدا کوں کی طرف اپنے یہی۔ جو مریض کی مالی حالت
سے باہر ہیں۔ بول و بڑا پر غدر کریجی۔ زیادہ پشاپ کی پریش نی کہ پشاپ
پشاپ نہ بخونے کے بعد خوف۔

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ مریض کی کوارٹشن کہنہ مردوں یہی بڑی بات
مرتی ہے۔ مریض سینکڑوں قسم کے علاج کر کر اور بدوزہ مگولیاں کھا کر اور
ٹیکوں سے اپنا جسم چکھا کر پڑت ان مرجاناتے ہے۔ وہ علاج سے تنگ آچکا ہوتا
ہے۔ اس کا علاج کی افادت برایاں نہیں رہتا۔ الیاس مریض ڈاکٹر سے
کوارٹشن نہیں کرتا۔ میکے نہیں ٹکراتا۔ مگر یاں آنکھ بھاکر روی کی ٹوکری میں
ڈال دلتا ہے۔ غلط علامات بتاتا ہے۔ اسے وقت میں پہنچا مردم مریض میں
ڈاکٹر سے کوارٹشن اور تعاون کا انداز پیدا کرتا ہے۔
سکون مریض کے یہے ازحد فروختی ہے۔ اگر اسے نیم محنت کہا جائے تو
غلط نہیں ہے۔ مٹاٹرم اس سکون کا سب بڑا ذریعہ ہے۔

خود رشت اپنے راجھین کے لیے پریش نی کا باعث اور ڈاکٹر کے لیے
بھی شکل کا باعث بن جاتی ہے۔

درد زخم کے اندھا میں سدارہ ہوتی ہے۔ بسر جنوب کا قول ہے کہ
اگر کوئی ہمارہ شامیز مردم ارشن شدہ عضو سے درد و درد کر دے تو انہاں
جلد ہو جائے گا۔ اس کے برخلاف صحیح طور پر درد کی موجودگی یا
بعض مریضوں میں درد کا غلط احساس بہت سبی بہسا روں کا باعث
بن جاتا ہے۔ اگر اپ کھا بڑی سے بڑی کہنہ مریض کا قبیرہ کرنے کا مرغ
ہے۔ تو آپ کو مندرجہ ذیل وجوہات میں گی۔

۱۔ خوف

۲۔ پریش نیاں۔ مالی یا ذہنی

۳۔ درد کا احساس۔ اس میں میں بعض دریغ چشم کے مختلف حصوں
کا نام لیتے ہیں۔

۴۔ اور اکثر مختلف احتمافوں کے درد ان مختلف اعضا کا نام لیتے ہیں۔

۵۔ درد ہم

۶۔ نفسیاتی ٹھیکی

۷۔ کرک درد اعصاب

عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ پہنچا مردم صرف نفسیاتی اور اعصابی امراض
کے علاج میں مدد سکتا ہے۔ اس لیے اس کا استعمال محدود ہے
مگر ایسا نہیں ہے۔ اعصابات تو جسم کے ہر قسم کو کنٹرول کیجئے ممکن ہو کر

کچھ اندھے افراد کی بستائی والیس کا گئی۔ ان افراد میں بکھر کے اعصاب کا نالج سوچ گئا تھا جس سے بستائی جاتی رہی۔ منہژم سے اس کو دور کیا گیا۔ بعض گزئے مشڑاوس اور فن کے پاس لائے تھے۔ پسے یقین کر لی گئی کہ وہ بہرے دلتے بسن سکتے تھے۔ ان کا علاج بہنہ منہژم کی مرد سے کیا گیا، اور ان میں سے بعض شفایاں مر گئے۔

کچھ لوگوں کی قوت شمارہ میں فرق آگیا تھا۔ بیگھنے کی قوت مفقود ہو گئی تھی یا تیج خوشبو کا اندازہ کرنے کے قابل نہ رہی تھی۔ مشڑاوس اور فن کی در سے دھمت یا باب ہو گئے۔ قوت شامروٹ آئی۔

مشڑاوس اور فن نے کوئی دفعہ عوام کے سامنے پہنچاہرہ کیا۔ اور بت کیا کہ بعض آریزوں کی طاہری میانی اور سختی کی قوت کم ہے اور حقیقتی میانی اور سختی کی قوت بیادہ۔ انہوں نے بہنہ منہژم کی مرد سے اس خفیہ قوت کا اجھارا اور حوالی پھسے کیں بتھر طور پر دیکھی۔ پڑھنے اور سخنے لگے۔

منہژم ایک سانیس ہے۔ وہ خفیہ موجود قولوں کو واحد جاتی ہے۔ یہ کسی سمجھہ کا نام نہیں ہے۔ بعض نہ خود خاطل نام بنا دا۔ ماہرین بہنہ منہژم ایسچھاں تیس کھو جاتے ہیں جن کا عملی درست صحیح ہونا ناممکن ہے۔ یہ لوگ ارادی یا غیر ارادی طور پر اس سانیس کو بینا نام کرتے ہیں۔ اور جب عامل ان کی پیروی کی زیارتیتے میں تو بار بار کچھ پا تھہ نہیں تھا۔ اور وہ بدول ہو جاتے ہیں۔ اس نام بنا دے ہر سے نہیں۔ بہنہ منہژم کی ساپس اور فن سے حالانکہ قصور اُس فریکا ہونا ہے۔ ایک نام بنا دے ہر سے یہ دعوی کر دیا کہ اُس کے پاس ایک یا تھوڑا لایا گیا جو

کہنہ مرض اپنی بنت می قوت کھر میتھے ہے۔ ردی بر دز طاقت کم بر قی جل جاتی ہے۔ ردی قعلہ ہو جاتے ہیں۔ بنت سکنٹ جو شاہزاد بکھر گئی ہیں۔ یہ بتا تھی ہیں۔ کہ بہنہ منہژم کی مرد سے ایسے مرضیوں کی قوت بیان کی جس سے اسکا حرف بکھری ہو گئی اور پریش ان توڑوں کو دیا کچھ اکھاکر کے ان رنپریم کر سکتا ہے۔ جہاں وہ اسحد مطرب پہنچا۔ اس طرح اعضا ریکسے میں قوت پنج جاتی ہے اور مرضی اپنے اپ کو طاقت دمحکوں کرتا ہے۔ اور بسی اسکا کام تھا بلہ کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر برد تحریر کرتے تھے میں کہ انہوں نے بہنہ منہژم سے ریڑھ کی ٹہی کا خم دو دکر دیا۔ ہر حصہ اسی نکیس کی تعصیلات ہمارے سامنے نہیں ہیں۔ لیکن یہ امر یعنی ہے کہ ریڑھ کی ٹہی کے فک کے تھے کہ فرمی عوراض خرد کار فرمایتے۔ جب ان کا علاج ہوا۔ وہ دکر ہرگز کچھ کی ٹہی بھی آہستہ آہستہ اصل مقام پر آنے لگی۔

مشڑاوس اور فن نے تحریر کیا ہے کہ انہوں نے بہنہ منہژم کو قدم کا بعد کی اُس مرض میں استھان کیا۔ جس میں بہ رفیعی سے انکھیوں میں ٹھیک اور یہ حالت بت پروردہ ہوتی ہے۔

آنکھیوں کی امراض کا علاج بھی بہنہ منہژم سے ہو سکتا ہے۔ مشڑاوس اور فن نے یہ طریق کا ران افراد بالخصوص پچھوپر آزمایا۔ جہنمتوں نے شروع میں عینیک استھان کی سخن۔ اپنے محضوں علاج سے وہ عینیک اترزاں نے میں کامیاب ہو گئے۔

۶) عورتوں میں تخلیف سے پیدا ہرنے والے بچوں کی کیفیت میں بدروی جاتی تھی۔

آج ہنسٹریٹم مائی پرستی ہے۔ اس پراغتمار کی حادثت کے پڑھتے ہے۔ ہنسٹریٹم کا ایک رخ اور بھی ہے۔ پشتر لارس اور فن لکھتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت میلے کے جنم مرغون و دیکھا تو کچھ لوگوں کو رو بوجا گیا۔ وہ اس دنیا میں کوئی نہ رہ۔ نہ فر رحال قدر پر اپنی صدھر ملو۔ بکر ان کے جنم پر دھر طکوں والے بن گئے۔ بکر بعض کے چشم سے خود بوجا گیا۔

راقم الحوت کر جانیں ایک نہم مرزا صاحب جا یاد رہی ہے۔ مرزا اصل جان عالم غلوتیت میں تعمیر خواہ ملٹن ھنگ کی سمجھ میں قرآن ٹھہر تھے تھے جب باقی تھے۔ قرآن خوانی میں صرف ہوتے۔ تو صاحب جان مرزا کو ساتھ لیکر باہر کھینچنے مکمل چالی۔ مولوی صاحب نے ایک یار ٹوکا جب وہ بازٹہ آئی۔ تو مولوی نے چھپری سے صاحب جان کو اوارنا شروع کیا جو ہمیچھی صاحب جان کے ستم پر طرفی۔ بچھر روزناں بدلانا اور اپنا جسم حدا تا مولوی جیران ہوا۔ اس نے مرزا کی تین قشیں ہٹالی تو یہ دیکھو کر دنگ رہ گیا۔ کہ صاحب جان کے جنم پر اسی ہیں چھپری کی ثناں میرزا کے جنم پر تھے اور وہ جلیس فرمائی تھیں۔

۷) مائب اور سر جبی کی دنیا میں ہنسٹریٹم مجرمات کا جو معیار مش کرتا ہے ایس کا اندازہ پشتر لارس اور فن اس بیان سے ہو سکتا ہے۔ وہ ۸) لکھتے ہیں بلطخ، پاہر شاٹریٹم اور معاجم میرا شمرہ دو درد تک پھسل گیا۔ کتنی پرانے تھیں اس طرح شفا یا پرستے کے اگر غیر انجام دیں مجرمه کا تصریح موجود

اس وجہ سے نامنا تھا کہ اس کی اعصابی جعلی یا انکھ کا اعصابی پردہ ہی موجود نہ تھا۔ وہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے ہنسٹریٹم سے علاج کیا اور بھاری سے شفایا گیا۔ یہ ناممکن ہے۔ ۹) یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اعصابی جعلی کمزدرو اور ہنسٹریٹم کے ذریعے مجموعی کی قوتوں کو جعل بخشی جائے۔ اگر جعلی موجود ہی نہیں تو منظر کا عکس بن ہی نہیں سکتا۔

ہنسٹریٹم اور فن لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے کمزدرو جبی والے افراد جن کی نظر میں منظر و صندل لاتے تھے۔ یا حرکت کرتے نظر آتے تھے۔ ہنسٹریٹم کی سرور سے درست کر دیا۔

ہنسٹریٹم کا استعمال طب سے کہیں زیادہ سر جبی، ہنسٹریٹم اور سر جبی: یہ ہے۔ جعلیت یہ ہے کہ سر جبی میں اس کا استعمال لفظی ہنسٹریٹم کی تشبیہ سے بہت پہلے شروع ہجو۔ اس وقت اس ساتھ کام نام، وہ مقاصدیت اور اس سر جبی کے نام دلفن سانگی اور مردی جعلیں کارکی بندوں سر جبی جذبیں کام کے جاتے تھے۔ ۱) مقاصدی بے پوشی پیار کی جاتی تھی۔ آج تک یہ کام کہیں یا در در کا دعویٰ ہے تھے میں

۲) تکمیل بے ہوش لا لی جاتی تھی۔ آج کل یہ کام کلور و فارم سے کیا جاتا ہے

۳) دانت اور دادھیں یعنی تخلیف کے نکالی جاتی تھیں۔

۴) جنم کے مادف حصے کاٹے جاتے تھے۔

۵) پھرٹے پھرے جاتے تھے۔

نظامِ حضم کی بھیاریاں :
بیدار خودی، بہمنی، قبض۔ سمجھ کا فقدان۔

نظامِ تنفس کی بھیاریاں :
کھانسی، دمہ

نظامِ دل اور خون کی بھیاریاں :
نفس کی تیزی، نفس کی کمی۔ دل گھرنا

نظامِ اعصاب کی بھیاریاں :

دھشم، اعصابی خاش، درو، سرورو، کان کی درد
، اعصاب کی راستوں پر درو۔ نینر کے دولاں جدا پھرنا، ڈر اور نی خواب
فالج، القره، اور ہنگ، اعصاب پر فالج کی وجہ سے انہیں، میرزا
وقت شامہ کی کمی یا فقدان آواز نکالنے کے قابل نہ رہنا، سہر پیا، مرگی
اعصابی کدوری۔ زندگی پر لٹافی اور پرگندگی، یا یخ زدیا۔ کمکت موصده
کی کمی، موصده کی کمی۔ موصده کی زیادتی یا مگل پن۔

۸. نظامِ بول اور جنس کی بھیاریاں : جنسی بے راہ وی، اختم

ہوتا ترا کثرت روگ اینیں مجذہ کتھے ہیں۔ اس ان دونوں ایک صاحب جوڑ سے تاجر اور
لاکھوں روپے کے ماں کے تھے میرے پاس آئے اور کہا۔ کہا کے تھوڑے میں
مجذہ نہ اشنا ہے۔ آپ کے کام کرلاتے کے ہم ملے ہیں۔ آپ آگے بڑھیے اور بہترت
کا اعلان کرو جائیے۔ ایک نیا مدرسہ جاری کیجئے۔ میں آپ کا خلیفہ بنوں گا...
غایباً اُن کا خیال اس طرح مزید پیسہ کھانا تھا۔... میں نے حامی نہ بھری
لبعن افراد کا خیال ہے کہ اگر کوئی افراد شراب کے نشہ میں آپے سے
بپر موجائے۔ وہی تباہی کرنے گے تو پیٹزم کی مدد سے اسے اصل حالت
پر لا جا سکتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ البتہ کوئی فرور ہٹریا کی وجہ سے ایسی عادات
پیش کرے تو اس کا عسلاج موسکنا ہے۔ اور متعجبی حالت پر لا جا سکتا
ہے۔ میں پیٹزم سے مدد جا سکتی ہے۔

پیٹزم بطور شفائی خش طبقہ کار

اس چھٹی میں کتاب میں یہ ممکن نہیں کہ ان تمام بھیاریوں کے نام
گھوٹے جائیں۔ جن میں پیٹزم کی طرح شفائی خش بنتا ہے۔ یا شفائی
میں مدد تیا ہے۔ تمام کوشش کی کمی ہے۔ کوئی امر ارض کی ایک فہرست پیش
کی جائے۔ ان تمام امر ارض میں پیٹزم و اصرت خیال رہیں ہے۔ بچھ اسراف
صرت پیٹزم سے درست ہر جال تھے۔ باقی بھیاریوں کے علاقوں میں یہ
مدد تیا ہے۔

بھیاریوں کے نام مندرجہ ذیل میں

بکھر پلی منسل کہا جاسکتا ہے۔ نفیتی طرز علاج سمجھن اور شرودن کا تھام
ہے۔

اب اس کا کیا علاج کا گر کوئی یہ کہے کہ ماں نفیتیں جس دنت مریض کو
مشروہ دے رہا تھا تو مریض عالم تنہیہ میں بھی تھا۔

بستر پر پے کا پیشہ پر کرنا جیف کے غیر مترازن ایام بستر پر بیکویا۔
جلد میں غلن کو زیادہ گردش
و جلدی بہیاریاں ۱ دھڑہ اور دانے ۲

۵ نہر یہی سانپ کثرت شراب کے اثرات ۶ ماریاہ بخاک
چرس ۷ ایں ۸ جویں میں کے اثرات ۹

مرچو

الل میر والدین پر رحم فرماء۔ آمین

۱۰ عضلات کی بہیاریاں: آزاد سدا کرنے والے عضلات کی
کمزوری، قسم اور تمار با بروں کی انگلیوں کا کچھ اور درد
روپا نظر میں عضلات اتنی
۱۱ متعددی امراض ورقہ رس

۱۲۔ وہ بہیاریاں جن کا بذریعہ پریشن علاج کیا جاتا ہے
پیورے، پھنسیاں، کاش، سمجھنے، رسولیاں ۱۳ جویں ٹوٹنا، ٹہری
انزا۔ شانے اور گردن کی تھیری ورقہ وغیرہ۔
اس وقت طب نے نفیتی، علاج کو مذہبیں اور سرجری کا ایک
مزدوری حصہ بنایا ہے۔ ہر چند کہاں بینی نفیتیں اس بات کا دوسرے کرتے ہیں کہ وہ
ہپاٹزم کی بدو نہیں ہیے۔ اور وہ اپنے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن راقم
العرف کی رائے مختلف ہے۔ نفیتی طرز علاج ہپاٹزم کے مشاہدی نہیں ہیں۔

ڈاکٹر دربرٹ ہیں جسے برش میڈیلیکل رنس کرو دہنار پر فرج باند ادا کرنا چاہا۔ اس نے تحریر کیا ہے۔

کم کی لیسا ریان بہت افتح واغلے ہیں۔ لیکن کوئی لیسا ریانی محنت مند طرق نہیں کافی ابیل نہ بنا سکے گی۔ اور فرمی خراب خواہ اور گنے سے ہوں کا حلش کر سکے گی..... آٹھ حافرودن کے جنم سے لی کمی۔ سیرم انسان کے جنم میں داخل کرتے ہیں۔ یہ نامکن ہے کہ بہتر جافرودن کی سیرم محنت منداش فروں کے خلیوں میں کمزوری نیپیل کروے اور ان کی قوت مدافعت کم نہ کروے

ڈاکٹر دربرٹ ہیں نے مختلف ماہرین پر تقدیم کی کردہ کمیں کے طبق کافر افسوس کے جنم سے تقبیل رہے ہیں۔

میڈیلیکل سائنس ایسی سائنس ہے جس میں کوشش سے زیادہ شیخوں کو خل ہے۔ اور کوشش بھی ایسی جایا کہ داری سے میں کی جاتی رہی ہے اور اور اکثر حالات میں داری سے قدم پاہر نہیں رکھا گیا۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ ایلو تھک اس سائنس۔ اسکی ایجادات اور وہ ناقص سر اسرائیل میں مقصدی ہے کہ میں کی سے اگر کھدا بھی ہے۔ کوئی خواراک بھی ہے۔ تکوئی خفیظ بالقدم کے طریقے میں بکھرنا ملزم کی رائیں بھی میں یہیں سریزم کے حیران کن طریقے میں اور کہیں مختلفیت کی امداد ہے۔

چودہواں باب

ایلو تھک طرز سے طباہ میں کا قانون

ہنڑہ م جہاں اگ طرز علاج بے دہاں اگر اسے ایلو تھک سرزم سے علیا جائے تو بیشتر بخ دینا ہے۔ خود ایلو تھک سرزم میں تجربات نے بخرا کیا ہے۔ کہ اگر دستوف ناما یہدا یار و صندیموی باہم ملادیے جائیں تو اُن سے افرات بہت زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔

سغونہ نایس میں شرافتی علف پسپڑان اور ضمیری میں سبڑ پونیس میں سین اسک شاییں ہیں۔

اس یہے اگ طرز اور خواراک میں ایلو تھک ادویات اور بہاڑم اور مترازن پریزی خدا کے ساتھ میں کا اشتراک کر دیا جائے تو بیشتر نتائج بس مرتوتے ہیں۔

ڈاکٹر جاڑس نشتر نے اپنے مفہوم میں لکھا کہ:-

مئی ادویات کی ایجاد اور برداشتی ادویات کی فریخت کرنے کے بعد پانگ دعا دی کیے جاتے ہیں۔ لیکن میں میں بہت سے سٹورا یہے ہیں مفہومیں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ ادویات جوں کی توں پڑی ہیں۔ آخر ایسا گھوں ہے۔

کی نہیں۔
ایک پرانے روم اور یہ کا قول ہے۔
حماری زمین کوئی قسم کی جو می بڑی بڑیں پیدا کرتی ہے۔ ان میں کوئی زبردی میں
بھی ہوتی ہیں۔ لیکن زبردی خاتم ہوتی ہے۔ جو بطور زبرد کمالی جاتے۔
اب آپ خود اکن پر تحریرات کر دیجیئے۔ ظاہری طور پر ان میں ہر حسیہ
کا خال رکھا جاتا ہے۔

طیات، ثستہ، روفیات، نیکیات، حیاتیں اور پانی کو
متوازن کیا جاتا ہے۔ لیکن کبھی ذاتی ناپسندیدگی یا ذہنی عناصر کا جعل
رکھا گا ہے، اس کا تحریر کرنا لختا ہے۔ اچھی نسبت سے
قیمتی فذ جو متوازن ہوتی ہے۔ قوت بخش کی جاتی ہے۔ بعض طبائع
یں میڈن تاریخ میں انسن کرتی۔ بلکہ غلط اثرات پیدا کرتی ہے۔ وہ خوارک
بے کار جاتی ہے۔ پہنچ بعض دفعہ زمرن جاتی ہے۔

آپ نے مستادوں میں ان مریضوں کو دیکھا ہوا جو صفاتیں نی خوارک
سے آشنا ہوتی ہیں۔ ان کی نہت ان کی نزدیکی کا ایک حصہ بن جکی تو قی
ہے۔ لیکن جب ہستیاں میں اس اچھری می کھانا دیا جاتا ہے۔ تجزیہ
مضم اور نیوانن تباہی ہے۔ تراکتریض ایک کارکرو ہے میں۔ جو کھلتے
ہیں دہ داکر کے حکم پر سرکش خمر کر کے باولیں نجاستہ کھاتے ہیں۔ پنجو
یہ مٹو نہ کر غدریتے ہو جاتی ہے۔ مثل آئی ہے۔ یا خوارک پیٹ میں
پڑھی سرستی ہے۔ لفظ پسیار کرتی ہے۔ اور ہستیاں کے ایک بدلی کی شیں کی مر

بھی سے خوارک کو لیتے ہیں۔ یہ امر کہساوی طور پر ثابت کیا جاسکتا
ہے۔ کونتاں نہضم کے اعضاء خوارک میں زیادہ نقصان وہ غفرنگ سے
لیتے ہیں۔ اور کم نقصان دہ غفرنگ کو تمدیر کے لیے چھوڑ دتے ہیں۔ باقی
یکے برداشت کر لیتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ انسانی جسم کے لیے تینے زیادہ نقصان
وہ غماڑ سے بنت لیا جائے۔ پھر دیجیئے کہ زہرین افندیہ سے مادے اُن
اجڑا اور سے مرکب ہیں۔ جو قطعاً غیر زبرد ہیں۔ مثلاً، کاربن ہائی ڈرجن
الد ایک ہیں۔

اب آپ ایک فرد کو لے چکے۔ اُسے بتیرن سے بتیرن متوازن غذا میسر
ہے۔ لیکن اس کا جان ہل خوارک کی طرف نہیں ہے۔ تو قضا خوارک
کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ زمرن جاتے گی۔ اس کے بر عکس غیر متوازن
خوارک کر لے چکے۔ ماں میں فلاں جزو دکی کہی ہے۔ فلاں
جز روشنی نہیں ہے۔ ان اجرائی کی سے جسم کو نقصان کا اندیشہ ہے۔
لیکن کھانے والے کو رہی غذا مزدوب ہے۔ وہ من پسندی سے اسے کھاتا
ہے۔ تو آپ جان ہل خوارک اُسے بہت نامہ ویگی۔ لیکن نیو لاریشن
کر ماں میں کوئی دہ اس بات پر کافی نہیں دھرتے۔ وہ تو متوازن خوارک
کا راگ الاتے میں اور راجہ اکی رائجی گاتے ہیں۔

بعض قاتر طبیہ رائے کھتی ہیں کہ خوارک ایک خاص بدلی طور پر تباہ
شده بتیر مرتی ہے۔ یا کسی قوم اور قبیلہ کی بتیر مرتی ہے۔ تینیں
ایسے دعوے نہیں کیے جائیں۔ اقوام اور ملکہ کرنے ہیں۔ اب کس کی پاٹیں اور کس

نہایی گر بے سود۔

میں نے تقریباً تین سنتند کا درجن سے شدہ کیا۔ ان میں کئی اپنے فن میں بار بھی تھے۔ اس دوران میں مجھے جمائی طور پر بعض وزشیں بھجا کر لئی گئیں۔ اور یہ ایسٹ سے پاک غذا دی گئی۔ لیکن علاج کے بعد یہی حالات اکثر بدتر ہو جاتی۔ ہبہ ٹرم کے ذریعے علاج بھی ہر کسی کے سب کارڈگ نہیں۔ میں نے جو مانک ڈاکٹر لائیسنس میں سے یہ علاج کیا۔ اُن کا بالآخر جواب تھا۔ کہ آپ اک اپارچ کی طرح لبرٹر پروٹ جائیں۔ اور کسی کوئی سر خراہی ہر۔ تو اس کا مدار اکارس۔ میں نے نیسید کیا کہ ڈاکٹر سکھانگ نے رائے کے مطابق اپرشن کر لئی۔ اپرشن کا مقصد یقہا کہ گردوں کو پسیوں سے لگا دیا جائے۔

ان دنوں میں نے آپ کی شہرت سن کر آپ کو کہا کہ میں آپ کے پاس آنے سے مدد ہوں۔ آپ خود شرفی سے آئیں۔

یہ ان دنوں والوں میں ہر چیز ہرچیز تھی۔ آپ کی آمد پر یہ خراب سن کر یہی سیاں بیان دندبر کیتیں۔ میں جران رہ گئی۔

آپ کے علاج سے مجھے بہت انقدر ہوا۔ میسری بینا کی والپس آگئی۔ میری قوت عود کر آئی۔ کچھ محنت و استقلال سے میسر اتنی طاقت در ہو چکی ہوں۔ کہ میں اس حالت میں پانچ ہوں جتنا بیماری کے انکاؤ سے قبض شی۔ مجھے کبھی سر کا درد نہیں ہوا۔

پیشہ زم کی اولاد سے علاج بالکل متوازن طریق علاج ہے۔ اس طریق

سے اُسے فتح دکرتے ہیں۔ بچا رہا کے نامے کرتا ہے۔

مسلاوں اور ان کا طریقہ علاج ۱

ان کا طرز علاج سب سے جدا ہتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ یوں تھا مکن خداک من پیشہ اور دیات + من پیشہ خواراک + پیشہ زم کم پیشہ زم کا کام یقہا کردہ مرلض کو ستر سے دے دے وہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک بیڈی جو ایک بڑے منتہ کارا اور تاجر کی ہوئی تھی۔ بہت متوجہ حالت میں ان کے سہ پتال میں آگی۔ وہ کہن بھی ریوں میں مشلا تھی، صرف خط میں بڑھتی۔

گذشتہ ترہ ملاؤں سے میں ایسے گردوں کی مرلضیہ ہوں۔ جو ایک بجد متنیں نہیں کیں۔ میں زونی پر لاث ملاؤں کی وجہ سے بھڑک میں کمی اور پیدھنی کا شکار رہی ہوں۔ میرے ہم من ٹھکنی رہی ہے۔ اور میں لفڑی سے بیدار رہی ہوں۔ میسری بینا کی آہتہ آستنکم ہوئی گئی۔ اور سر میں درد پہنچا رہا۔

بغیر علاج میں نے لائندہ اور دیات استعمال کیں۔ بحسب نکولا باربار ترکی حس میں بنائی، ملکی کو ٹھیک باندھن باز میں نمک سے بھر لونے پانی سے بنائی۔ والش کرداں اگر میں سے قلخہ ملیں کی۔ کامکیا۔ اور اغصانی سے قوت بخشی۔ خواراکیں کھائیں۔ لیکن ان تمام نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اس دوران میں ڈاکٹر دن کے شور دن کے مطابق چشوں اور ساحلوں پر جا کر جی

کو افقر ہرگیا۔

چوتھا مریض یہ ایک سو اسار مریض تھی جسے کثرت سے حیض آتا تھا ایک داکڑنے متواتر سے راگٹ دیاتھا۔ اب علاست یہ سچی اس کی ایک انگلی کا انکار حصہ خود خود چھپ لیتھا۔ بیس نئے اسے بعض شرسرے دیئے لیکن رہ نمانی..... تیس سال کی عمر میں ایک بار پھر سرسرے پاس آگئی اس کی انگلیں موٹی اور بجھی ہو چکی تھیں۔ ہاتھوں کی تھیڈیاں سونج گئی تھیں۔ وہ ہاتھ پر پیٹاں باذھے رکھتی۔ میصیت یہ ہوئی۔ کہ اسے مجھ پر اعتماد رکھتا۔ میرے شرسرے ایک بار پھر برسے کافیں سر ٹوڑے اور دسال بعد مریض اس بیس سے اسکو پاری ہو گئی۔ کاشتھ دہ میری بات مانیتھا۔

پانچواں مریض یہ ایک باری تھا۔ وہ وجہ الفاظ میں مستلا تھا۔ دراصل اسے یہ بھاری چین سے لگی تھی۔ تین بار اسے سخت بخار سخی ہبا جیں سے دل پر بھی افریسو۔

لیکن میسے طرفہ علاج سے دہ تندست ہو گیا۔ اکثری بار بجی اس کے سسلن اطلاع میں تو اس کی عمر نو سے سال ہو چکی تھی اور وہ بجدل چکا تھا۔

چھٹا مریض یہ بیٹھ میں رطبت بھرجانے کا مریض تھا۔ اس نے استھانیں کیا۔ شرسرے دیئے اور ایک بچی خوارک تھیں کہ جس میں جینی زندگی۔ لیڈری

خط کی نقل دینے کا مقصد یہ ہے کہ سڑلاوس اور ٹن نے کتنی بیس ریوں کا اور کتنے طویل عرصہ بعد شفا بخش علاج کروایا۔ صاف لفہرست کیہے کہ یہ صرف ذہنی یا روحانی عارضے نہ ہے۔

دوسرے مریض ایک جمن لیڈری جو بر سر طریقی نے سڑلاوس اور ٹن سے اسرا طلب کی۔ اس وقت اس کی عمر پنجاہ سال تھی۔ جب وہ پندرہ سال کی تھی وہ گری۔ اور ماں کی انگلیاں تڑا بیشیں۔ اس صدر سے دہ بہت کر نہ ہو گئیں۔ اور ایک خاص مرض کا شکار ہو گئیں جسے بیناڑ کی بیس رہی کہتے تھے۔ ٹاکریوں سے یا لوں ہو گئی اور اسک سرجن سے مشورہ کر کے فحصہ کیا کہ دو انگلیاں کافی دھی جائیں۔ تاکہ باقی انگلیاں ہی محظوظ رہ سکیں۔

سڑلاوس اور ٹن نے صرف ماش تجویز کی، کھانے کو سبزیوں کو شربنا بتابیا تا تاریخ مقررہ پر جب وہ سرجن کے پاس جل کر سخن تو رہ جیلان رہ گیا۔ یہ پشاور ٹرم کا مرکب علاج تھا۔ جس نے اپریشن کی تاریخ سے قبل مریض کو تندست کر دیا۔

تیسرا مریض ایک لیدری کی انگلی کاٹنی بیڑی۔ زرکٹی ہوئی انگلی میں سیناٹر بیسی کا باعث بنائیں۔ شفے گئیں۔ سڑلاوس اور ٹن نے پشاور ٹرم کا عمل کیا۔ شرسرے دیئے اور ایک بچی خوارک تھیں کہ جس میں جینی زندگی۔ لیڈری

وہ ایک قابی اور زندگی فرو بھرے اور مرضیں کو اس پر اقتدار بھرے۔
علاج : پشاپریم - ایلوچک کامکب ہو گا۔

غذا : متوازن غذاں مرض کے من پسند ہو گی۔ اگر مرض اسے کھانے میں پس دش کرے تو، قوبہ پریم کے طریقے استعمال کیکے جائیں گے۔

ہر چو سبزیاں و فرکاریاں

مصنف نیاز محمد ایم۔ اے

یہ کتاب سبزیات کے کئے فارمول میں علمی تجربات حاصل کرنے کے بعد لکھی گئی ہے۔ اعلیٰ قسم کے یون - زین کا انتخاب۔ پانی اور کھاد کا انتظام۔ سبزیوں کے کیڑے۔ بیماریاں و دلیبوں کی زان پریس خارموں کے تجربے۔ یہ کتاب عدلات کا خزانہ ہے۔ ثیمت ہرن چارو پے۔ علاوه محصول ٹوکرے

چماگنگہ کا ٹپلو۔ نوکھا بازار لاہور

چھپر سے بھی بریض ہو گئے۔ مسٹر اورٹن کے علاج سے وہ شفایا ب ہوا۔

مسٹر اورٹن کے علاج سے وہ شفایا ب ہوا۔ اس کی بینائی کمرور نہیں۔ اس کے ایک مبالغے نے جس کے پاس ۰۔۱۴۳ میلی کی ڈگری تھی۔ اس کے ایک مبالغے نے جس کے متعلق میں میں کی تھی کہ اگر وہ مکمل آرام بھی کرے۔ اس کی زندگی کے آخری سال کسی ٹی۔ بی۔ سینی ڈریم میں گزریں گے۔

مسٹر اورٹن کے علاج سے وہ تبدیلت ہو گیا۔ بینائی عود کر آئی۔ اور جب اس نے اپنی زندگی کا ہمیر کرایا تو اسے محبت کا درجہ اول کا ساری ٹکیت لے لی۔

مسٹر اورٹن کا قول ہے کہ ان کا کوئی مرض ان کا علاج مکمل چوڑکر بدیل یا باہر نہیں ہے۔ زندگی اس کے باقاعدہ کی بریض کی مرداقع ہوئی۔ اچھے اچھے پہنچت اس کے پاس مرض بھیتے تھے۔ بلکہ خود چل کر اسے شوہر کرتے اور شوہر سے لیکر جاتے بلکہ مسٹر اورٹن سے طرز علاج سیکھ کر جاتے۔

حاصل کلام ۱۔ اس باب کو اس تفصیل سے تحریر کرنے کا مقصد ناظرین کو یہ تباہ ہے۔ کہ پشاپریم صرف ذہنی اور روحانی علاج کا علاج نہیں کرتا۔ وہ جسمانی تعلقات کو بھی اپنے دائرے کا رہیں ہے آنا۔ لیکن اسکی شرطیں مندرجہ ذیل ہیں۔

محالج : جسم کے اعضاء کی فریادی اور اناٹوپی سے دائف ہو۔

کو تشاہر کرتا ہے۔ وہ قوت ہاضم پر جی اثر انداز ہوتا ہے۔ وہ نہ تنفس دل،
ددمیں خون بول دبڑا اور جسی پر جی اثر انداز ہے۔ ایک بیس رجی سے گھرا۔
ہوا فروکی اور بیب ریوں میں متلا مرجاناتا ہے۔ اور اس طرح گزر دوسرے گزر در تر
ہوتا ہے۔ دماغ سر و سوسوں کی آمادگاہ بن جاتا ہے۔ اور لیپیں مالی
خوبیا اور ضبط میں متلا ہو جاتا ہے۔

بیان مبالغہ کا کردار دا کرنے سے پیشتر علامات سے مرض کا اندازہ
لکھنا ضروری ہے۔ اب کچھ دماغی حالتیں اور ان کا علاج تحریر کیے
جاتے ہیں۔

سرور دکا علاج

آپ نے دیکھا ہو گر لیپیں مو روی صاحبان سرور دکے علاج کے طریق پر
کلام ٹھپڑتے ہیں۔ یا تو زکھہ کر لیپیں کی مشانی پر لکھا دتے ہیں۔
آخر کی کلام کا اثر ہے۔ بیان یہ کہا محفوظ ہے۔ کہ عام اور دیات کے کھانے کے
علاوہ بھی سرور دکا علاج ہو سکتا ہے۔ ہنسا ترمیم اُن میں سے ایک طریقہ ہے
لیپیں کو کھی پر بھا دیں۔ بہتر یہ کرامہ کر کی پر بھائیں تاکہ
علاج اُسے آرام اور سکون میں۔ عالم ریوں کو اپنے دلوں
ہاتھ بند کر کے اس طرح جھائے دیے۔ کہ اپنے دلوں پا تھوڑے کو اور آسے
سے بھے بھے تک لے جائے۔ اس دران میں کھوپی کو جھپر کے بھی اور ساتھ
شرے سے ڈلتے
یہ بھائے سرمن خون کی نیادتی کو کم کر دیں گے۔

پندرہوال با۔

ہنرا فہمنی و اعصابی یا جایاں

ماہرین ہنسا ترمیم جو اس سانس کو طریقہ علاج کے طریقہ اختیار کریں گے
ان کی رہنمائی کے پیے چند سطور علم نہد کی جاتی ہیں۔

جو لوگ عصبی مرض ہوتے ہیں۔ وہ انی کیفیت اور بیماری کی علامات
یعنی طریقہ سیان نہیں کرتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اُن کا انگ اٹھ بیسا کرے۔ اس
قسم کے مرضیں ایک بیٹھ ان کن بمعین ہو مدد کی ایسی، ارادوں میں کمی
وقت بیصدیں کمی و شب بیتلہری، اور زمینی طریقہ ایک بکتر پر منکر میں
کی کمی کی شکایت کرتے ہیں۔ وہ مزید تباہتے ہیں کہ اس مرضیں میں تمام اور دیات
استثناء کر دیتے ہیں۔ لیکن تکوئی نامہ نہیں ہر اُنہوں نے محنت کے قرائیں
کو اُنکی کھنٹ اور دیات کا سہما لایا ہے۔

یہ بات کھوپی کر سان کی جا بی بے۔ کہ ہنسا ترمیم میں بیس ریوں
کا درسال نہیں ہے۔ ہنسا ترمیم ایک امراء عصر ضرورت ہے۔ بعض بیس ریوں میں
ہنسا ترمیم ہی علاج آتا ہے۔

عام طریقہ لوگ انی محنت اور محنت کے اصولوں کا درسیان نہیں رکھتے جب
کوئی بیس ریویں آن گھری ہے۔ تیرہ تھیماں طوال دیتے ہیں۔ اب دماغ نہیں

۱۶۳

ٹھانگوں میں چونٹیاں سی رفتی صدوم ہوتی ہیں۔ یا انگلیں بھی جملے میں ہمیں کام سے نکلا دوٹ ٹھاری ہو جاتی ہے۔ لات نینڈ نینیں آتی۔ صنف بصارت دل دھڑکتا۔ دماغی کمزوری۔ کچھ بارہ رہنا۔ اور معلوم کون کوئی علامات اور عوراضن کا وہ افہارکرتے ہیں۔ اس قسم کے مرثیں ایک ذاکر پر اقامتہ نہیں کرتے اور طوصلہ نیشن ہوتے ہیں۔

صرف ان مرثیوں کا علاج کیا جائے جسن اپر قلمداد ہو۔ اور وہ آپ کی شہرت اور حقیقت کے متعلق ہوں۔ اگر وہ شخص یہ بھی کہ دیکھیں گے اصول کے مصدق اُسیں تو انہیں کمی سنتے اور اُن کے طرف بیخیں دیں۔

علاج: مرثیں کو عالم کمی پر بیٹھایں۔

۱ اُس کی انگلوں میں انکھیں کاڑ دیں تھے کہ عالم استفراق میں پنج جائے
۲ اب امرکے اور پرستے پست کی جانب بھاگے دیں۔ اور سانچوں تھوڑے
ہی دماغ، دل، معدہ اور ان کا اعصاب پر چوکیں ماریں جن کی
کمزوری کا مرثی شاک ہے۔ سانچوں کی شرسرے دیں۔

تمہارے اعصاب کیزدیں۔

یہ کوئی ناقابل صلاح بیسیاری نہیں
تم خو صدر مند ہو۔

تمہارا دماغ فرمی تیر مٹا جا رہا ہے۔
تمہاری تمام بیسیاریاں دوڑ ہو جائیں گی۔
دل پھنسوٹ سو جائے گا۔

مرمن خون کم ہو رہا ہے۔
اس طرح درد نہ ہو گا۔
اب در کم ہو رہا ہے۔
درد درمیں دلالا ہے۔
اب در در ہو گیا ہے۔

عالی محض کرے گا۔ کہ در در ہو گیا۔ مرثیں پر سکن ہے۔ اب وہ شورہ دے

اب در نہ ہو گا۔
درد کا احساس نہ کریں
درد کا خیال دل میں نہ لائیں۔

اب آپ تکون سے واپس جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد مرثیں کو عالم استفراق سے باہر لایا جائے۔

عصبی کمزوری کا علاج

عصبی کمزوری کے مرثیوں کی کیفیت اس سے قبل مان کر دی گئی۔ یہ مرثی نہ من عصبی کمزوری کی علامات نفیہ لاسیاں کرتے ہیں۔ بلکہ جنم کی ہر بیماری کو کرکی نہ کسی طرح لکھن کھارخ کے عصبی علامات کا ایک حصہ بنادیتے ہیں۔ اُن کے خیال میں اُن کے مددہ میں نقش نہ ہے۔ دل درست میں ہونا۔ پیٹ میں درد نہ ہے۔ کسی کام کو دل نہیں چاہتا۔

کے تیجور میں بہلائے گئے۔ فوجیوں اور عوام میں جنگ کے تباہ کن پیشام بھی دنanche پر اٹانداز ہوتے ہیں۔

انیس شورہ دیں کہ آپ سونے کی حالت میں ان کے پاس آئیں گے اور علاج کروں گے۔

۱۔ پھر تجوب سورہ پاہر تو اس کے بارہ بیٹ جائیں

۲۔ اُس کی مشانی کو سکھا سا پتھھائیں۔ تاکہ مکن طور پر سدا رہ سر۔ اور ساتھ ہی یہ شورہ رے قم سورے ہے تھے۔ میں تینیں بھی رہیں کروں گا۔ تم بھی سیدھے عالم استفراق میں چلے جاؤ گے۔ اب تم نید میں نہیں ہو۔ تم عالم استفراق یا تنویر میں پہنچنے گئے ہو۔ تو میری بازوں کا جواب دو کے
کچھ دریبد عالم اپنی انگلی مریض کے منکر کے پاس میں جائے اور زبان کو چھرئے۔ اب یوں شورہ رے

یہ سیری انگلی ہے۔ اس میں ایک خاص تاثیر ہے ...
... یہ اثر تہاری زبان میں مشقیں ہو رہا ہے۔ تہاری زبان میں
خلافت اکریں ہے۔ زبان کی تحریک و در ہر کمی۔

اس دو رمانیں زبان کو چھوڑتا رہے اور پھر سے پڑھنیں بارتا رہے
لیکن اتنی مریض سے کم لیفیں عالم استفراق سے بازرا آئے۔ اب غالیکے
تہاری زبان درست ہو گئی ہے ... تھم لو بو قم درست
بول سکتے ہو۔ تہارا نام کیا ہے۔ تھہارے اب اجنبی کا نام کیا ہے۔

مددہ درست کام کرے گا۔

تم خوب کام کر گے۔

لبس اپ آٹھ جاؤ۔

تم ایک صبور طائف ان ہو۔

لکھت کا علاج

بعض لوگ شروع میں سے بہلائے ہیں۔ اور بعض کسی بھی جیسا ری متلاً طائی نایڈر کے اثر سے مہلکا ناشروع کر دیتے ہیں جو بنے بہلائے ہیں یعنیں تینیں اور دوں میں جگنیں مل سکتے۔ بالخصوص کا جوں کے پروفیسر دوں کی آسائیوں کے لیے دہ نامزدیں فرار دیئے جلتے ہیں۔ اس بیٹے سایک بڑی خامی ہے۔

علاج ۱۔ مریض کو آپ بر سکھل اعتماد ہونا چاہیے۔ ایسے مریض مختلف داکڑوں اور حکیموں کے پاس چکر کاٹ کاف کرایاں ہو جکے ہوتے ہیں۔ مران کے دل میں کسی داکڑا حکیم کی پیچے سی وفات نہیں رہتی۔ ماہر ساناظر ایک خاص شہرت کا ناک موت نہیں۔ اس کے علاج سے جو مریض شفا پاچے ہوتے ہیں۔ وہ شفا کو بخوبی کر داتے ہیں۔ اور اپنے سیس کا حوالہ رہے کر لوگوں کو بار بار بتاتے ہیں۔ اس یہ ماہر ساناظر کے پاس بخوبی نکیں آتا ہے دہ اسکی شہرت سے تنا شریز نہیں۔ تمام ہاڑکو جائیے کجدھی کام نہ سے۔ وہ مریض کی ہٹڑی سے زیادہ کا سیاہی مرن جیپیں میں ہوگی۔ جو کسی مریض

علاح : بیان پھر تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ مریض کو عامل پر اعتماد ہے۔ وہ اُسکی شرط سے مشترک ہے۔ وہ علاج کی غرض سے آیا ہے۔ اور علاج کے دران عامل کی باہم پر اعتماد کرے۔ اور اپنی خفیہ قوتون کو ترکیب کر کے۔ علاج یہ ہے۔

۱۔ عامل مجنول کو سائنس کر کیا پر بچائے

۲۔ سائنس کر کیا پر سبیلے

۳۔ اپنی قوتون کا مطلب و ماف پانی اُسکی آنکھوں سے نکالے۔

۴۔ اب اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے تاکہ عالم استفران باقی نہیں
پڑا جائے

۵۔ اب عامل اسے جھائے دے۔ اور اس دران میں اُسکی آنکھوں
کو حجر کرے اور ان پر کچھی کچھار ہلکی سی چھوٹکارے مارے

اوہ آنکھیں بند کر دے

تمہاری آنکھوں میں نور کی کمی نہیں تمہارا آنکھوں میں
توت ہے بنیانی ہے میرا عامل اس
بنیانی کو لداپس لاد رہا ہے۔ تم نامن فروکھ طرح دیکھو گے اللہ
دیکھو گے باریک سے باریک تحریر کی کتاب پڑھو گے ...
اس کے بعد عامل اُس کی آنکھوں پر اپنے ہمراستے اور ہے۔
تم اب عالم استفران سے باہر ہے۔ پس تین تھنگز گا۔ تم
آنکھیں کھول دو۔

مریض آنکھیں کھول دے گا۔ اور خود تباہی کا۔ کہ اُس کی بنیانی پسے

مریض کی زبان میں لکھت نہ ہوگی۔ اب اسے مشدہ دیں۔

تم مستحقی نہیں سمجھاؤ۔ تمہیں غیذ اور بیہی ہے۔ یہ سکون سے سمجھاؤ۔
جب مریض سمجھائے۔ تو عالم اکرام سے اٹھ کر والیں آجائے۔

وہ رہتے دن مریض کو اپنی کلینیک میں دیواریں۔ مریض کے غریزوں سے
سوموں کیں کر لکھتے ہیں کہی فرقی آیا۔ اپ کو معلوم ہوا کہ کچھ فرقی آیا۔ اب
مریض کو کہو۔ آجیں کر دے پسے سے بہتر ہے۔ میں دوبارہ رات کو تمہارے پاس
اکوں گا۔

یعنی قریباً ایک سو فتحہ بلکہ بعض صورتوں میں اس سے زائد جاری رکھیں۔
ختن کا کاشت ختم ہر جائے۔ عسل کریت پنچے کے جسم پر ایشی تیپیٹ زہر
بلکہ کپاس کے نوت کے پرے ہوں۔

ضعف بصیرت کا علاج

ستر لارڈ اور ڈن نے بار بار تحریر کیا ہے کہ ضعف بصیرت کے لیے
ہنپاٹرم کا طریقہ شناختی نہیں ہوتا۔ وہ اس صورت کے حالتی میں
کہ ایک بندہ بردار ایف ان اپنی قوتون کا پورا استعمال نہیں کرتا۔ اور
عسل ہنپاٹرم سے یہ ممکن ہے کہ اُس کی خفیہ قوتون کو راجگر کرنے کے استعمال
یہ لا جایتے۔ شلا ایک فوج بظاہر ضعف بصیرت کا مریض ہے۔ اُس کی
 بصیرت نامن ہے۔ لیکن وہ پوری بصیرت کو درست کار لانے سے عاجز
ہے۔ ہنپاٹرم اسکی مرد کرتا ہے۔ اور جست حقیقتی ذلت کو بردے کارئے آتا ہے

مُسْطَر اور ڈن نے سُرخ نار لے کر ساتھ دیا۔ اور وہ جو اپنی اڑتے کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس دو ران میں آسے فتبا یا گا کردن کی سُرخ لگائی ہے۔ کاربی میں مُسْطَر اور ڈن پر عمل تیر کیا گیا۔ جہاز تیار تھا۔ سُرخ نار لے کر مُسْطَر اور ڈن نے اپنے ساتھ کا کچھ میں بٹھایا۔ تھوڑی دیر بید جہاز چار ہزار پانچ سرفٹ کی بندی پر اڑنے لگا۔

سُرخ اور ڈن پر سکون تھیں۔ چھر سے پر کوئی پریشانی نہ تھی۔ کچھ دیر بید جہاز دا پس جو اپنی اڑتے پر اڑتا۔ تو مُسْطَر اور ڈن پھر بھی پر سکون تھیں۔ مُسْطَر اور ڈن نے انہیں عالم استفراق سے لکھا۔ اس ذات کی اخراجات کے نمائندے ہوئی اڑتے پر موجود تھے۔ ڈیلی مُسْطَر کے نمائندہ کے جواب میں سُرخ اور ڈن تھے کہا۔

مجھے عالم استفراق کی باتیں یادیں۔ یوں مسلم ہوتا تھا۔ کہ ہوا جہاز زمین کے اس تدریز نزدیک اڑ رہا ہے۔ کہ میں زمین سے چیزیں اٹھا سکتی تھیں۔

یہ مُسْطَر لادوس اور ڈن کا کمال ہے۔ انہوں نے شایدیہ شیر سے دیے ہوئے کہ ہوا جہاز زمین سے چند فٹ کی بندی پر اڑتے گا۔ یا جہاز میں کہا ہو گا۔ کہ جہاز اور زمین کا نام صدقہ چند فٹ سے نہیں تھیں۔ اور وہ عالم استفراق یا تزمیں میں اس فاصلہ کو چھر چہار پانچ سو سو تک جامیچا تھا۔ چند فٹ تھتھی تھیں۔

سے بہتر ہے۔ اُس کی آنکھوں میں ایک خاصی قوت سہر گئی ہے۔ وہ پچے سے بہتر دیکھ سکتا ہے۔ مرضی کو مریض کی بارگاہی جائے۔

مُسْطَر لادوس اور ڈن کی راستے میں صرف مادناو اندھوں کو اس سے فائدہ نہیں ملتا۔ باقی تھام لوگ کچھ کچھ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے بتاتے ہیں کہ لوگوں کا علاج ان کی۔ جو لوگ پیسے غیناک لکھاتے تھے۔ انہوں نے عینیں اتار دیں۔ جو لوگ تحریر دوں کر مبتذل دیک سے پڑھنے کے عادی تھے وہ منابع نامے پر پڑھنے لگے۔

خوف دُور کرنا

بعض لوگ خوف کے مرضی ہوتے ہیں۔ شلاؤ دیا میں نہانے کا خوف۔

ٹینک میں تیرنے کا خوف۔ بعض رالیاں شادی کی زندگی گزارنے سے خوف کھاتی ہیں۔ اس یہے شادی پر صاف نہیں ہوتی۔ خادم نے تعلقات قائم کرنے سے گھرانی ہیں۔ اور با بھروسہ پوچھا جاتی ہیں۔ بعض لوگ گھر طواری اور شتر سواری سے خوف کھاتے ہیں۔ بعض مولیٰ جہاز کے سفر سے ڈرتے ہیں۔

مُسْطَر لادوس اور ڈن نے ایک ایسی محورت سُرخ نار لے کا خوف دو دکریا۔ اپنی بھنپن کی زندگی میں ہوا میں اچھا سے جعلنے سے خوف کھاتی تھی۔ اُس کی ماں اور خاندان دلیے پیار سے اُسے ہوا میں اچھاتے ہوں گے اور وہ ماں سے چھیخو ہو گی۔ جسکی پروادہ خاندان نے کسی نفر نہ کی۔ اور پچھی جوان ہوئی۔ تو وہ خوف دماغ میں پختہ ہیگی۔

زہن کو سکون سے گا..... قم سر جارگے
 جب بھول کی آنکھیں بند ہوئے گیں تو عالم یہ کہے۔
 قم سونا چاہتے ہو۔ تمہاری آنکھیں برعیں بمرپی میں اب
 قم سوچے ہو۔
 اس کے بعد بھول کی آنکھیں بند ہو جائیں اور وہ عالم استقران
 میں چلا جائے کا۔ اب عالم یوں شریس دے
 یہ واقعہ معمولی تھا..... اس کی نکری کر ف۔ ۰۰۰ مزندگی
 میں اس سے بڑے اور بڑے واقعات پیش کئے یہیں.....
 اس واقعہ کی کوئی امیت نہیں۔ ۰۰۰ اسے بھلاد ر
 صرف مقصد کو سامنے رکھو۔
 جب بھول کے چرس سے پیٹ فی دور ہوئے کے آثار حروم
 ہوں تو یوں شورہ دو۔
 نہ اب عالم استقران سے باہر آنے والے ہو۔ ہوشیار۔ ایک دو
 یعنی سڑلاوں اور اٹیں کے سختن ایک والقہ شہر در سالہ یعنی میں
 تحریر کیا گیا ہے۔ انگلستان میں سیخ کا ایک شہر ادا کا جس مدنگی
 کھیل میں پہنے دن شرکت کرتا۔ تو دراہ کے اختیام پر ذہنی اور جسمی
 کو فتھے ہے جان پر کر گریتا۔ اس نے اپنے دوڑ کے شہر دا کھڑوں
 سے اپنا مامنہ کرایا۔ لیکن وہ کسی مرض یا عارضہ کی نہیں تک نہیں کے
 علاج کا گزر ہوا۔ آخر اس نے سڑلاوں اور اٹیں کی طرف رجوع کیا۔

اثراتِ اذیتِ دور کرنا

بعض لوگوں کو زندگی میں اذیتِ ناک کام کرنے پڑتے ہیں۔ جن کی وجہ
 سے انہیں جسمانی اور روحانی صدفات سختی میں۔ مشکل کی مرتبہ باعثت اور
 بے قصور اذیت کی شایع غنڈوں یا لوپیں قسم تھیں جو مدنگی میں ایک شریف
 آدمی کے لیے یہ جسمانی اور روحانی اذیت بڑی دردناک بُری ہے۔ وہ ملیحگی
 میں کنت مصطبہ ہوتا ہے۔ ڈاکڑا ایسی حالت کو سکون بخش اور دیات سے
 درست کرنے اور سب سے جسمانی اور روحانی صدفات سحلات کی کوشش کرتے ہیں
 چنانچہ یہ سکون بخش اور دیات کا وعدہ ہے۔ لوگ ان ادبیات کے اُسی
 طرح عادی ہو چلے یہیں جس طرح بعض لوگ شراب، ہبھیگ، اور لفین
 میں صدفات اور پریشیوں کا مداراً ڈھونڈتے ہیں۔

ذیر ک عالم جس پر اس بُریست فرد کو اعتماد ہو مندرجہ ذیل عمل
 کرے۔

۱۔ مسحول کو کام کریں پڑھا دیا جائے۔ پشت پر ایک یکھ رکھ دیا جائے۔ جو
 مسحول کو سہیلا دے سکے۔

۲۔ عالم مسحول کو کوئی چھکیل چڑی سے کوچھ کو اس پر نظریں جائے اور ادھر
 اور ادھر نکیے اور یہ ششورے دے۔

تمہاری نظریں اس ہیز پر گڑی ہیں..... اس ہیز میں ایک نرالی
 قوت پیدا کر دیا گئی ہے..... یہ قوت کو سلاادیجی..... تمہارے

بستر پر سال اُس کے دماغ میں نوک طار بھاولوں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ اور وہ تذہر سے محروم ہو جاتے ہیں۔ وہ ٹرالکوں سے شعورہ لئنا ہے اور اسے سکون بخش اور دیات ملتی ہیں۔ جب یہ ناکام رہتی ہیں۔ تو اعصاب کی قوت میں کمی کرنے والی دماغی جاگتی ہیں۔ پھر اس کو اور ادیات کا مشدہ دیا جاتا ہے۔

ایسے مرتعن کے لیے ایک اور راہ بھی ہے۔ جس میں کوئی درائی یا اُس کے زیر یا اثرات جنم میں داخل نہیں ہوتے۔ رعنی عادی نہیں ہوتا لیکن عامل کوڑی ہوشیاری سے کام کرنا لازم ہے۔ بترے ہے کہ ٹرالکوں اس فن کو خود کرنے چیزوں اور ادویات کی بجائے پناہ ٹرم اور اس سریزیم کا طریق کا استعمال کریں۔ اس کے در طریقے ہیں۔

۱۔ عامل ہجوم کو بستر پر لے دے
۲۔ خود بستر پر اُس کے پاس بیٹھ جائے۔ اور اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے
۳۔ اپ یوں شورے دے

یہ تم کو کچھ شورے دوں گا۔ تم ان پر عسل کرو۔ میں تم کو رنے کے عامل بنادوں کا جھنس سیری گئی کے دو دن تم سو جاؤ گے۔ تم فراہم کھیس بند کرو۔ اور سیری گئی سفر۔
اب زرا آنکھیں کھولو۔ تمہاری آنکھیں لو جھل ہو رہی ہیں۔ بند کرو۔ اور سیری گئی سنو۔ الجی میں نے صرف پانچ نیک گینیا ہے۔

ہنڑیم سے دہشتیاں ہو گیا۔

سوواں باب

بے خوابی میں ہنڈلا مرضیو تھو سلانا

ہستادوں میں یہ مرتعن کی تسلیم ریاضہ ہوتی ہے، جو کسی اپریشن کی درجہ سے ہو نہیں سکتے۔ انہیں خواب آمد گریاں دی جاتی ہیں۔ لبپن مرضی ان گریوں کو کجا جاتے ہیں۔ اور ان کے اعصاب پر ان کا اثر نہیں ہنڈلا گریوں سے بڑھ کر نوبت انہوں کے مکبات شللا پھیپھی دین اور ساری ذائقہ آنے پر یہ میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں۔ جن پر ماریا کے میکوں کا اثر نہیں ہوتا یا بعض لوگ ہستال اچھے بھے داخل ہوتے ہیں۔ لیکن جب ہستال سے غارغ ہوتے ہیں تو ایسی ادویات کے عادی ہو جکے ہوتے ہیں۔

علاوہ انیں آج کی چیزوں دنیا میں جب ہستادوں اور ٹرالکوں سائل دریش میں۔ ایک عام فرور کو سینکڑوں سائل کا سامنا ہے۔ وہ دن کے وقت تخت پچھرہ نہ کریں گے ازانے ہے۔ جو اُس کے اعصاب پر اثر چھڑ جاتی ہے۔

حاصل کلام :- اس باب میں صرف ^{دینہ} امراض کا علاج تجویز کیا گیا ہے۔ یہ ذہنی امراض یا اعصابی امراض کمی ہاتھی ہیں۔ پشاٹرم اور مس مریزم کے ذریعے ان میں کامیابی کا امکان زیادہ ہے۔ اس یہے ائمہ پسے تحریر کیا جا رہا ہے۔

پشاٹرم کے ذریعے صرف اعصابی امراض کا علاج محدود ہے۔ بکر دوسرے حکم امراض بھی اس کی حدود میں آتی ہے۔ اس سے قبل ایک باب میں اُن امراض کی طولی فہرست دی گئی ہے۔

وس طویل فہرست سے چیدہ امراض پر لگے باب میں بحث کی جائیگی۔ لیکن یہاں ایک بار پھر اس بات پر نظر دیا جاتا ہے کہ اب تو چکر ڈاکٹر اگر میں فرم کا طریقہ سکھ لیں یا مستند حکم اس طریقہ کا رس سبڑہ دہ ہو جائیں تو قدر مبالغہ بن جائیگے اور طریقہ ہمارے علاق کا باہمی تعارف جس کا پسے ذکر کیا گیا ہے۔ بتہ طریقہ سے نافذ ہو سکے گا۔

پشاٹرم وقت طلب سامنہ ہے۔ وہ ڈاکٹر اور طبیب جن کے مطب میں روزانہ سینکڑوں روپیں آتے ہیں۔ اس بات کے تحمل نہیں مہکتے کہ ایک مریض کو شہر سے آشنا کرنے کے لیے آغا طویل جلد جہد کریں جب کہ یہ ہی کام چند خواب اور گلیوں سے کر سکتے ہیں۔

جب تک ہاہر ڈاکٹر یا مستند حکم اس سامنے کو نہیں اٹھاتے، علاج بذریعہ پشاٹرم ان لائق اور زیر کمالوں تک محدود رہنا چاہیے جن کی۔

میں دل میں بیت تک گزوں گا..... قم سوتے جا رہے ہو۔ اگر مریض اس طرح جلد ہی سوند کے۔ تو عامل مریض کی آنکھیں شوہر دن سے دینہ بارکھواڑے۔ اُن میں اپنی نظریں گھاٹے اور شوہر سے دے (ب) سہول کو لستر مرٹا دا جائے۔

۲ عالی محول سے لستر رہتی ہے۔ یہی آنکھیں اس کی انکھوں میں ڈلے۔ اور پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں سے کروں شوہر سے دے

مکن دواؤں کا کافی فائدہ نہیں..... میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ میں یہ طریقہ کی مرضیوں پر کامیابی سے آذما جھاؤں۔ قم پر آزمایا جا سکتا ہے۔ قم کو جھی نہیں تے آدم دیا جاسکتا ہے۔

مکر مندہ ہو۔ صرف یہی طرف تو بھر کر ڈج کھیں کھوں۔ اس عرصہ کرؤ۔ میرے ذہن میں ایک تاثیر ہے۔ جو مریض میری نظر و میں نظریں ڈالیے دہ سو جانا ہے۔ میں عام مرضیوں کو یہ موقع نہیں دیتا۔ آج قم کو یہیں کش ہے۔ فائدہ اٹھاوار تھیں تھیں اڑاہی ہے۔ تھیں آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ سو جاؤ۔ پر شکون اور راحت بھری نہیں۔ اشتقچیں نہیں مبارک کر سے۔

۲۔ عامل معمول کے خسار پر اس جگہ انگلی کے جہاں درد ہو رہا ہے
اوسرفا دبائے اب شور سے دے
درد درد ہو جائے گا..... میں نے یہ طریقہ کی بارہ نیا
ہے اب درد کم ہو رہا ہے
اس کے ساتھ رخسار پر چونچ بخیں ماری جائیں۔ اب کہے۔
درد کم ہوئے کرے ہے اب تین درد نہیں ہو رہا
تم اڑام محسوس کر رہے ہو۔ پیش فی درد ہو گئی ہے۔ درد کا
نام نہیں۔

۱۲۵ ہیئت ہو واثت طنز

اسی طرح عامل معمول سریع کو استفراق کی دنیا میں سے جائے
اوسرفا شور سے رہے۔ میں تمہارا واثت درد کے بیرونی کمال دون
گا..... درد سے خالی بالکل درد نہ ہو گا.....
محسوس کرو اب درد نہیں ہوتا تم میسری انگلی کا
دبارڈ بھی محسوس نہیں کرتے مجملہ دبارڈ ہے ہی کہاں
اس کے ساتھ دبارڈ ٹھانیے۔ واثت جڑ سے اکھڑ جایا مسکا۔
مزدور پڑنے پر فارسیں بھی استعمال کی جاست کتی ہے

پشتہ بیان کردی گئی یعنی یہ جزو سے عامل جیسی ان کی اندازی اور فیضی
کا کوئی عدم نہیں مرتبا ہے۔ مرتبا ہیں کا معتبر طرز سے طرح سے ملاج کریں گے
اور مصروف کو نہ کی جائے لفظان ہو گا۔
اس یہی میں گزارش کر دیں گا۔ کوئی مجھ باز عامل شستی سے ہیئت نہ
کے عمل نہ کھائیں۔ لیکن ہیئت نہ کریں۔

چند چیزیں غیر اغراضی امراض کا علاج

اس باب میں واثت کا درد، جھٹون کا درد، وجع المفاصل، سرطان
کھافی، دمہ، لشنج، بخراشن اور جن پختہ طرز پر یہ مشتمی والی
جائیگی۔

واثت کا درد دوڑ کرنا

۱۔ عامل معمول کو کرسی پر بٹھا دے۔ اوسر خود سائنسے کری بی پر بٹھ جائے۔
۲۔ درد میان میں ایک میزہ میزہ واثتوں کے روشن اور چکنے اور زار ہوں
واثت ریختی کا ڈاکٹر آئینہ بتھے۔
۳۔ عامل معمول کو بہت کرے کہ وہ اپنی لگاہ میں ایکسی اکسی ارزار
پر مرتکھ کر دے۔

۲ ہنس سے سدم کرے کر کرنے سے جشد میں سوچن یا سوزش ہے
اور وہ پروردہ ہے۔ اُن پر سرزمین کا بانی لٹکارے
۳ اب وہ مریض تھی آنکھوں میں تکھیں ڈال دے۔ جب مریض
عام استفراغ کو سچے تو سوزش سے والے چورڑوں پر احتہ
ر کہ اس طرح جھائے دے کہ جھاؤں کا رُخ جورڑوں سے
پاکیں یا باقتوں کی الگلیوں کی لڑت مہ۔ اب پیشہ سے
زئے، جھائے دماغ اور دل سے ڈگنیں۔
سرزمین کا بانی سرتماش تھے..... تھماری درد ٹھانگوں یا
ہاتھوں کے زریعے الگلیوں سے باہر نکال دی جائیگی..... یہ
حصے پر درد نہ رہیں گے..... اب درد کم ہو سہا ہے.....
درد کم ہو سکے ہے۔
تمہارے چہرے پر درد نہ آ رہا ہے..... درد جا رہا ہے۔
... اب بہت کم ہو گیا ہے اب درد نہیں ہے۔
اس کے بعد مریض پھر سے بہر ملکا۔ پاپ بارشنا کرنے پر درد
جائی سیگی۔

خارشیں اور جن کا علاج

۱ خارش دسم کی ہوتی ہے۔ ایک تعداد خارش ہے۔ جلیعین نہیں حمراء
کے تو سطح سے چھلتی ہے۔ اس کا علاج ہنپاشرم کے ذریعے نہیں ہوتا۔

وجح المفاصل

اس مریض کو انجری میں اٹھ میک فیرو کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا
مرض ہے۔ جو کسی دفت بھی درد ہو جاتا ہے۔ لیکن کسی دفت بھی واپس آ جانا
ہے۔ ڈاکٹر اس سررض کا علاج کرنے اور مریض اسکی دردوار سیسل علاج
کی کرفت سے نگ آ جاتے ہیں۔ ایک دن اچانک یون معلوم مزما ہے
کہ مریض موجود ہی نہیں۔ درد ناپس ہو جاتی ہے۔ سوزش یا
سوچن ختم موحاتی ہے۔ مریض کا جان اتر جاتا ہے۔ بھرک عود کر
ساق ہے۔ مریض چلنے پھر نہ لکھتے ہیں۔

اچانک چندوں یا چند ہاں بعد مریض آن موجود ہوتی ہے۔ جسم
کا کوئی جرٹ سوچ جاتا ہے۔ مریض کو جان اتر جاتا ہے اور مریض
درد کے مارے بسلتا ہے۔ کراہتا ہے۔ اور پریث ان پوچھاتا ہے

سناظرم کے ذریعے علاج

ڈاکٹر ہیں کے برقے برقے نامی نہیں ناکام رہتے ہیں۔ مریض
یون معلوم مزما ہے۔ اپنی مریض سے مریض کو حمروڑتا ہے۔ اور اپنی مریض
سے واپس آتا ہے۔ اس یہے اگر مریض واپس آ جائے تو ہمارہ شپاڑرم
کو گھرنا نہیں جائیے علاج یون ہے
۱ غامی مریض کو بتہ پریث دے اور نور پاس بیٹھ جائے۔

۲ اگر سوسم گرام پر جھاتی پر لگائیں۔ اگر سوسم سرد ہو تو اس میں
ہاتھ ڈبو کر جھاتی تے اور پر کپڑے پختے ہوں۔ اُن پر
مل دیں۔ اس طرح کپڑے بھیک دیکیں۔ یعنی معمولی سا
پانی لگئے۔

۳ اب عالی سریض کو عالم استفراد میں نجاتے۔
۴ پھر جھاتے دیتے جائیں۔ لیکن جھاتوں کا تاریخ ول اور
دماغ کی طرف ذہر۔ یعنی جھاتے پختے جسم سے دماغ اور
دل کی طرف نہ جائیں۔

۵ سریض کو پھر کئے ماریں اور یہ شورہ دیں۔
اپ تو سو مریزم والا یا نیک اکار دیا گیا ہے۔ اس میں تاثیر
ہے۔ اپ کے سینے میں بلغم ہے۔ جو اس
کے اثر سے خشک سو جاتی یا ناک اور منک کے خریتے اسے
اپ آسانی سے خارج کر دیں گے۔

اپ کھانی کا دورہ نہ طے گا..... اپ
کو اسلام محسوس ہو رہا ہے۔ چھاتی تکی ہو رہا ہے۔ اپ کے
پر سکون یہیں۔

مصول موٹیا۔ اب استفراد سے باہر کو۔ ایک دد
تین۔ باہر پاٹشیں کریں

عام خداش اور جین کا مندرجہ ذیل علاج کریں۔

۱۔ عالی سریض کر کسی پرچمادے

۲۔ خود سلسلے کر کسی پر بندھ جائے

۳۔ خارش اور جین راتے حصوں پر سو مریزم کا پانی لگائے
۴۔ اب اسکی انگوہوں میں آنکھیں ڈالتے اور سریض کو عالم استفراد
میں پچاڑے۔ ارجمن والے حصوں سے پاؤں اور ہاتھوں
کی طرف جھاتے دے

۵۔ یہ جھاتے دماغ اور دل سے ہو کر نہ گزیریں۔

اب یہ شورہ دے۔

جین دور سو رہی ہے۔ پانی پر تاثیر ہے۔ میں دد
کو انگوہوں کے ذریعے لکھاں دوں گا۔ اب جین باہر جا رہا ہے
سرکی۔ لگنی۔

مصول موٹیا۔ ایک۔ دو تین

کھانسی کا علاج

کھانسی تکھیف دہ مریض ہے۔ بالخصوص رات کو سریض کھانس
کھانس کر بے حال ہو جاتا ہے۔ کمزور اور شیف ہو جاتا ہے۔

سو مریزم کا پانی تیار کریں۔ اگر پچے سے تیار شدہ
علاج ہے! موجود ہے تو وہی استعمال کریں۔

کبھی کبھی ادویات کے باوجود یہ مرض جاری رہتا ہے۔ اور لپٹین
کو سپیشٹ کے پاس جانا پڑتا ہے۔
مٹلاوس اور ڈن کے علاوہ ڈاکٹر
ہنساٹرم کے دریتے علاج ہے جنمن نے اس مرض کا علاج کیا
ان دونوں کے تجربات کی روشنی میں عالم مندرجہ ذیل قدم اٹھائے
ا۔ مہموں کو کری میر بیٹھا دے۔ ۲۔ اگر مرکم گواہ تو سپیشٹ میں مٹلاوس
پلکا داگر مرکم گھر میں تو ان کپڑوں پر لگا دے۔ جوشنج داے
اعضا کے اور سروں۔

۳ عالم خود سامنے والی کری پر بیٹھ جائے۔ اگر لپٹین بستر
پر دراز ہے تو ساتھ بستر پر بیٹھ جائے۔
۴ لپٹین کو عالم استفراق میں پنچا دے
۵ اب یوں شور سے دے

۶ جوشنج اور اس کا درد کوئی بڑی بات نہیں.....
میں نے اس مرکم سرزیم کا پانی مل دیا گھے.....
دہ پر تاثیر ہے..... میں صحت ہے کی مرضیوں پر آزادی
ہے..... تم کارام محول کر دے..... درد دوڑ
ہو رہی ہے۔ عضلات کا چھادن تم ہو جھکا ہے۔
اب تم نارمل فرد ہو۔
محول ہوشیار استفراق سے

دہمہ کا علاج

دہمہ ایک طبیں بیسی رہی ہے۔ جو عمر کے ساتھ نباہ کرتی ہے
دہمہ پڑتا ہے۔ تو مریض بے حال ہو جاتا ہے۔ جھاتی کی نایاب
سکر جاتی ہیں۔ اور ان سے محض صدقہ آواز آتی ہے۔ مریض
سنس سے پتا ہے۔ لیکر ہوا باہر نہیں نکال سکتا۔

دہمہ کا علاج کم رتبیں رہی ہے۔ جو کھانی کا ہے۔ فرق
یہ ہے کہ عالم کو بار بار عسل کن بول کا اور بردل زہونا چالے۔ عالم
کا کمال یہ ہے بک مریض اس پر اعتماد کرے۔ اور بار بار اس
کے سطب میں آئے۔ اور ہنساٹرم کی حدود سے اپنی تخلیف کا داروا
کرائے۔

تاشنج کا علاج

ہستاروں میں تاشنج کے لپٹین عام و کمیجھے جاتے ہیں۔ گروں
کے سخنور تما تاشنج۔ جھاتی کے عضلات کا تاشنج پیٹ کے عضلات
کا تاشنج۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا تاشنج۔ دراصل اسکی بنیاد عصبی
اور عصبی عذلوں ہوتی ہے۔ انحرافی میں سے ۵۷۹۰۵۴۵ کتے
ہیں۔ اور جو ادویات اسے درست کرتی ہیں۔ اسیں ۵۹۸۱۰۵۱۶
کہا جاتا ہے۔

تہاری بھاری جسم سے باہر چھل لائی جا سکتی ہے
یہ میسر نہ کوشش ہے بھاری بھاری باہر لائی
جائز ہے۔ بار بار شق کریں۔ کچھ دن کچھ افاقہ ہو گا۔

ڈیلوں کے جوڑوں کا درد یہ بننا ہر وحی المخالص

متعجب تھے۔ لیکن یہ اگ بھاری ہے۔ انگریزی میں
اسے RHEUMATOID ARTHRITIS کہتے ہیں۔ اس مرض میں کوئی جوڑ اچانک سورش زدہ ہمیں موت
دل پر زدہ ہمیں رفتہ۔ یہ سب خارہ نہیں آتا۔ بلکہ انگلیوں میں یعنی
پہنچا فرورتتا تھے۔ اور جوڑوں پر ٹیکاں فرا بھاری اور
بہت ناہب جاتی ہیں۔

پیشاٹرم سے علاج

جن طرح یہ مرض ذرفی ہے۔ اسی طرح اس مرض کے علاج
یہ فردی نتائج کی امید نہیں ہے۔ مرض کو عامل پر اعتماد ہونا
چاہئے۔ تاکہ وہ اتنے طولی علاج کے درد ان ٹائوس نہ ہو
اور اس کے مطلب یہ آثار ہے
سندر جذبی طریقہ پر یہ عمل کریں

باہر آمد۔ ایک
دو
تین

سرطان کا علاج

سرطان اتنا شدید مرض ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں
کر سکتے۔ دنیا کے تمام سائنس دان اسی مرض کا علاج اور
حفظ بالقدم معلوم کرنے کے لئے ایڑی چوڑی کا زدر لگا رہے
ہیں۔ اس لیے یہ کہنا غلط ہے کہ صرف ہپناٹرم سرطان کا
علاج کر سکتا ہے۔

البتہ ہپناٹرم دوسرے علاج میں مدد ہو سکتا ہے۔ اور اسی
اصول کی پروازی کر سکتا ہے جس پر ہم ایک گذشتہ تاب میں
بحث کرچکے تھے۔ یعنی ایڈوچیک طرز علاج، من پسند خواہ
اور ہپناٹرم کا اشتراک۔

سرطان کا خلیف وہ مرض ہے۔ اور جسم کا سرطان زدہ حصہ
درد کرتا ہے۔ جو علاج بخوبی کیا گیا ہے۔ وہی کریں۔ دوسرा
طریقہ جھالوں کے ذریعے سرطان کی بھاری کو جسم سے نکالتا ہے
جھلاتے دل اور فرما غ تکی طرف نہ جائیں۔ اس درد ان میں عالم
استفراق میں مرض کو یہ مشورہ دیں۔

یہ کتاب میڈیسین یا مطب کی کتاب نہیں ہے کہ ہر صرف کی تفضیلات دی جائیں۔ دوسرے اس کتاب کے صفحات سبت محدود ہیں اور زیادہ تفضیلات فضائل نہیں کی جا سکتیں۔ ان صفحات کا بڑا مقصد اصول نیک ایسکی عملی اشکال بتانی ہیں۔ زیرک عامل انہی خطر طریق پر ساقی بیوں کے علاج ہیں انہی را ہم تینوں کر سکتا ہے۔ صرف ایک شرط ہے کہ مردیں کو عامل کے فن اور اس کی ذات پر اعتماد ہو۔

نگ و روغن

وارش بیانے والوں کے بیہتہ بن معاون کتاب ہے اس میں کچھ اہم، پتھر کو روی، لوبہ دخیروں وغیرے اور وارش کرنے کے طریقے پر قسم کے روغن اور وارش بیانے کی شایستہ ہی آسان اور سادہ تر کیب و مکانیں بنتیں۔ اس پر علاوه محصول ڈاک

جہانگیر کاب ڈپو۔ نولکھا پازار لاہور

- ۱) مہول کو کر سی پر بھائیں
- ۲) عامل مہول کے ہاتھ جماں میٹھی درد ہوتی ہے۔ ا پرے ہاتھوں میں سے اور ان پر س مریزم کا پانی لکھا رے
- ۳) اب وہ مہول کو عالم استفران تک تے جائے تفصیل کا ہرزت نہیں۔
- ۴) اس کے بعد یوں شودے دے یہ بسیاری طویل ہے، لیکن میرے س مریزم کے پانی میں باہر ہے۔ یہ بسیار عالی کو نا ام کر دیتا ہے۔ جنم بسیار عالی کو باہر نکال دیتا ہے۔ یہ ایسا اثر کر رہا ہے..... بسیار عالی ملٹ پہ جائے گی..... اس کے اثرات جنم تے نکل جائیں..... وکھوکھا دار وکی موگئی۔
- ۵) مہول ہشتیار، عالم استفران سے باہر آؤ۔

ایک

دو

تین

اس کے بعد عالی کو کم از کم ایک ماڈل کاب مرزا نام اس طرح عمل کرنا ہوگا جس طرح گزشتہ باب کے حاصل کلام میں تحریر کیا گیا ہے۔ آن امراض کی فہرست طویل ہے۔ جیسیں منہ فرم کی مدرسے درست کیا جا سکتا ہے۔ یا ہپا نیزم کی مدرسے جا سکتی ہے۔

ہی پڑزم مجرموں کی اصلاح کرنے کی طرف طریقہ تھیا تھا بت ہوا۔ لیکن یہ کتنے میں باک نہیں کری طریقہ بھی درستے طرقوں کی طرح آخر محمد دھے۔ جس طرح آنکھوں کے ہاں سب نہیں کامنے کا علاج نہیں کر سکتے۔ اسی طرح چندی صدر جرم جن کے دلوں میں افسوسات نے ہمیں شست کر دیا ہے۔ کبھی درست نہیں ہوں گے۔ اگر وہ مناظر م سے ماشرہ تو ہوں گے تو کوئی کو دردا طریقہ کا بھی بے کار جائے گا۔ ایسے لوگوں کا حال تو یوں ہے کہ:-

اُفریقہ میں ایک عسائی تبلیغ عیسائیت کے یہ ایک اور مخرب قبیلیں گئے بسر دار تبدیل کو تبلیغ پیندے۔ اور کہاں میں نہیں کھاؤں گا جسے مبلغ نے اُس پر وظٹکرنا شروع کیا۔ دیکھو درا ر اچھی بات نہیں یہ نظم کا علاج ہو سکتا ہے۔ جنم ہے۔ لیکن سروانے کیا۔ سنو مبلغ میں نے کل جی اپنی ماں کو تو یہا تھا وہ ایک دریغہ کی لاش کھا رہی تھی۔

یہ کہ کہ وہ پادری صاحب کو کھا گیا۔ چو فیر اگست فوری کا خیال ہے کہ وہ عادات جو کوئی فرد مدد سے حاصل کرتا ہے۔ وہ ہنہاں فرم کے ذریعے درست کی جا سکتی ہے۔ ان میں خاص طریقہ عادتیں ثابت نہ کریں۔

و۔ شراب خمری

ب نشہ اور چیزوں یا ادویات کا استعمال بعض عروں نے ایسی ادویات بنائیں۔ اور دھونے کیا ہے ان کے کھانے یا سیکر لگوانے سے مندرجہ بالا دلوں برعاد توں سے جھٹکا را پایا

ستمارہ وال باب

اخلاقی صلاح بذریعہ بنی اسرائیل

یہ بات پایہ ثبوت کو رنگ چکی ہے کہ عادی مجرموں کا جب پرست مارٹم کیا گی تو معلوم ہوا کہ اکثر کے دماغ میں روپیاں تھیں۔ کچھ عادی مجرم ایسے تھے۔ جن کے جسم میں پیدا شر کے ذلت کوئی نقص تھا۔ اسکے ساتھ ساتھ بات بجا تسلیم ہر تھی ہے کہ ہنہاں پڑزم سے بعض مجرموں کا علاج ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر مجرم پچھا کا۔ اُٹلی کے ایک پروفیسر صاحب نے دغورے کیا کہ انہوں نے ایک طریقہ کا دریافت کر لیا ہے جس کی بچھ کی پیدالش پر ہی تباہیا جاسکتا تھا کہ تجھے عادی مجرم نہ ہے گا۔ لیکن وہ انی دریافت کو ثابت نہ کر سکے۔

پروفیسر صاحب کا دھوئے تھا تو اسے بچھ کیے جوں کے ہمیں پر الجیاشیں ہوتی ہیں۔ بلکن تجربہ نہ تباہیا کی بعض روخوں احوال اشخاص کی سالانہ سا شرتو کے شریف ترین افراد تصور کئے جاتے رہے۔ بحقی کو معلوم ہوا کہ ان کے دل میں مجرموں کا کوئی رحم نہیں۔ پر تجربہ ناکام ہوا۔ بلکن اس نے ایک نئی راہ کھولی دی اور یہ کہ مقام کیا جائے کہ آخر پرے مجرم کیوں بن جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا نہم تھا۔

یہ چرخ تبار سے ہاتھ میں دیگئی ہے۔ ایک خاص اثر کی حامل
ہے۔ وہ پر نظر ڈالنے والے سمجھاتے ہیں..... تم بھا اس طرح سو
جائز گے۔ اب تھاری انکھیں وحشی ہو رہی ہیں..... تم منہما چڑھتے
ہو..... تم انکھیں بند کرنا چاہتے ہو۔ اچھا سو جائز۔ پر سکون
نیند سو جاؤ۔ تمہارے تمام علم دور ہو جائیگے۔
جسم استفراق میں پنچ جانے۔ تو اس کے جرم کے تعلق پچ
تلے انفصال میں لگ چھوڑ جھوٹے قفردیں بات کرو.....
تم نے دیوار چوری کی ہے..... اب تم چوری نہ کر گے
..... تم میں یہ عادت ہی نہ رہے گی..... تم چوری
کرنے لگو گے..... یوری کی عادت ہی نہ رہے گی.....
اب یہ عادت چھوٹ جائے گی..... تم معاف شرک کے نائب
عزم فرد بن جاؤ گے۔

چوری دو تکم کی ہوتی ہے۔

خفیتی چوری۔ اس سے چور کو عالمِ سبقت ہوتی ہے
غراہادی۔ یہ چوری اول توجہ غیر ارادی طور کرتا ہے
مشتعلیز سے چاۓ کا چھر جیب میں ڈال لیا۔ کوئی کاپنی اُٹھا
سکر جب میں رکھلی۔ اس میں دوسرا مقصد ہر قوتو ہے کہ یہ چاری
نشایکی ہوت کام آئے۔ باسا کر کی مشتمل محول کی اصلاح کرنے
گئی ہے۔

جا سکتا ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی تحریر کیا ہے۔ کہ ان اور یات پر ایک خاص
افتخار اور مدن کی شناختی خوبیوں کے لیے خاص ذمہ بننا ضروری ہے
اگر ذمہ اور اعتماد مقدم ہے تو اسی پلاریتی اور اس کا شکر لگا رکھیجی
لیکن مریض کو زتابائے ہے پھر بھی شفا بر جاتے گی۔ دراصل یہ لوگ،
ارادی ما غمرا ارادی طور پر مہما شرم کا سہارا لنسا ہائے، میں خواہ
وہ تھوڑا ہی تکیوں نہ ہو۔ اور اسے داعتقادہ، ارادہ، قوت ارادی
اوہ مخصوص ذمہ کے الفاظ میں ہے۔

دوسری یہ چوری معاجمین بذریعہ بہا شرم کو مستحبتی ہے یہ رہے کہ عام
لوگ مہما شرم کو علاقہ کا آخری ذریعہ ہے میں یہ غلطیہ اور مشکلات
پیدا نہ ہے۔ اور شفاقتی مواقف کا نہ ہے۔
اس پر لازم ہے کہ مہما شرم کو شروع سے آزمایا جائے۔ تاکہ اصلاح
جبل ہے۔ اس کا ناسب زیادہ پورا درست سائچے بھی جرم کی دنیا میں
نہ پڑے جائیں۔ اب اصلاح کرنے کے چند طریقے تحریر کیے جاتے ہیں۔

۱۔ مریض کو راہم کر کر بھیج دیا جائے۔
۲۔ اُسے یہ تماشہ زدیا جائے کہ اس سبکم ترا در بکار کو محجا جا
رہا ہے۔

۳۔ اُس کے ہاتھ میں عالم کوی چکنی چیز سے دے اور ہدایت
کرے کہ اس پر انکھیں گاڑ دے۔
۴۔ اُس کے بعد عالم یہ شورہ دے۔

مسٹر لاوس اور ڈن کا طبقہ کار

مسٹر لاوس اور ڈن کا طبقہ کار نرالا ہے۔ وہ کتنے بی کر وہ دو بندوار قلع کو ایک ہی دفعہ تھتے تھے اور جو عادت حفظ فنا میں مقصود ہوتی ہمول سے اُس کا ذکر نہ کرتے۔ بلکہ دوسری کی تسلیق مشورہ ویسے وہ اپنے دو تجربات کا اس طرح ذکر کرتے ہیں۔

و۔ میرے پاس ایک ملپی آیا۔ اُسے میکھی چزوں کی بسا خوبی کی عادت تھی۔ اور ساتھ ہی ساتھ وہ بے تباش تھے۔ تباش کا ایک سگریت بجا تا دوسرا سلاکتا۔ میں نے اُسے مشورہ دیا کہ میکھی چزوں کی بسار خوبی اپنے اُس کے دانت جھپڑ جائیں۔ وہ اپنی بہت گزنا میتھیتے ہے اور کئی بسراں میں بتلے ہو جائے گا۔ میں نے ویدہ وافتہ سگریت ترک کرنے کا شورہ وینا درکن راس کی تسلیق بات تک زکی۔

اُس نے سگریت نوشی ترک کر دی

پھر وہ میرے پاس آیا۔ ابھی وہ میکھی چزوں کا سیاستھا اور بسار خوبی کا عادت ہے۔ میں نے اُس کامنہ اندرستے رٹھی غذیتے علاحدہ کیا اور کہا کہ اُس کے متر کے اثر بعض نہیں۔ میں نے جیکنیں۔ ڈن کا اپنا اثر بول گا۔ اب کڑ دی چیز تھیں میکھی لکھیں گی۔ اور میکھی چیز کو روپی معلوم ہونگی۔

اُس نے یہ عادت بھی ترک کر دی

نشم آور چزوں کو ترک کرنا

اُس میں میں کامیابی اُس نت نہیں دیا ہے جب ہمول کی ٹھکم ہے اُس نے کسی ناشم آور چیز کا استعمال جسے شروع ہے۔ عالمی طور پر ان خطوط پر کام کریں۔ ۱۔ ہمول کو اڑام کریں پر بھاوجیا جائے۔

۲۔ عامل سانش بیٹھئے۔

۳۔ ہمول کی اسکھوں میں انکھیں ڈال دی جائیں ۴۔ جب کچھ اثر معلوم ہے تو مندرجہ ذیل شرے دین۔ تم کچھ علم ہوتے ہیں۔ تماری آنکھیں بند ہو رہی ہیں۔ تم نیند کی دنیا میں جا رہے ہو۔ .. تم سونا چاہتے ہو۔ تم صورت ہے۔ ہم بہت وہ استفراق کی دنیا میں چلا جائے تو عامل یوں ہے۔

تم ایں۔ ایں۔ ڈی کا لٹھ اشتھانی کرتے ہو۔ ... اس سے تھمارے دنیا میں خوبیوں کو روکا گا۔ کہ رہا ہے۔ تم ایک بہمندزادہ نوجوان ہو۔ ... تم نے دنیا میں بہت کچھ تباہی۔ تم نے اپنے دماغ سے کئی تھیاتیں سمجھائی ہیں۔ ... اٹھے تعلیم حاصل کر لی ہے۔ دنیا میں طرانا م پسدا کرنا ہے۔

... تم حضور ہو۔ ... یہ لش اب تم حضور ہو۔ اس سے تماری دنیا خوبیاں دا پس اکھاں لیگی۔ تم اعلان ان بن جاؤ گے

و اُول تھیں۔ لیکن ان سے بغیر ارادتی طور پر ایسے عمل سرزد ہوتے تھے۔ جن کے متعلق تن صورتیں تھیں۔
و ایک حد کو معلوم تھی ز تھا یاد ہی ز تھا کہ ان سے کوئی بُری حرکت سرزد ہوئے
ب دوسرا سے اپنے آپ کو مطعون کرتے تھے۔ لیکن جب بھی متوجه مطاہی
کچھ کر گزتے۔

ج۔ میسر اطباق راس فرمی زندگی کو خیر باو کہنا چاہتا تھا۔
میں نے چھوٹ کے اکابر کو تیرتے طبقہ کی انتہا منظر کرنے
کو کہا اور انہیں عالمانہ زندگی کے دریان ایک چیزیرہ فرمی پاکزگی
سے باہر نکال لیا۔ انہیں مزید کسی علاج کی ضرورت نہ تھی۔ میں نے
چار سال بعد معلوم کی تروہہ عام الف ان تھے۔ زندگا دن کم
چلے چھٹے کوئی نظر مکر کے ذریعے ان کو باہر واپس مددی گئی۔
انہوں نے استفراق کئے عالم میں بڑے مانعی تو تسلیم کیا۔ . . .

شوق کے بعد استفراق سے باہر بیٹھی وہ تسلیم کرنے لگے۔ وہ اس طبقہ میں
جیں چھوٹے تھا اس کا اک انہیں عالمانہ زندگی کو ادا کا موعد دیا جائے۔ انہیں فرمی
نہ رہ سے نکال دیا گیا اور وہ عالمانہ زندگی گزارنے لگے۔ بہت کم ایسا طبقہ تھا جو
بن ہیں اور زندگی کے مادی عین تھے۔

دو سرا طبقہ ہارے اگر کوئی مطعون کرتے تھے اور وقت شریب
کچھ کر گزتے تھے۔ ان گلابیوں پر نظر میں پڑتے تھے۔

ب۔ میرے طلب میں ایک خاتون آئی۔ اس نے دو بدعاوات کا ذکر کیا۔

۱۔ نسبتدار خود کی
۲۔ ناخن کا مٹا

میرے رائے میں وہ بے سار خوری کی مرضیہ تھی۔ وہ ایک محنت میں نوجوان خاتون تھی اور اسے اسی تدریج خوراک کی مزیدت تھی۔ یہ رائے میں نے اپنے دل میں رکھی۔ اور عالم استفراق میں اس سے پہنچا۔

و مکھوب سار خوری بُری چیز ہے۔ یہ سرماٹی میں اُنہن کو گرا رہی ہے۔ جسم فریب ہو جاتا ہے۔ قیام بیٹھنے کا نظرہ ہو سکتا ہے۔
تم سار خوری بُری چھوڑو۔

اس نے ذات کاٹنے کی بدعاوت نزک کر دی۔

ایک ماہر شامہ منہ کیجا ہے
پاکزگی کے مرضیں اور تسلیم کیجا ہے
کچھ بچے جوان ہوتے گئیں۔ قو انہیں وساتے اُنہوں تھلکت دکھا جائے
انہیں عالم زندگی کی بھائے تقدیس کی زندگی میں لگھ دیا جائے اور صرف ایسا لٹکھ دیا جائے۔ خوار میں پاکیزہ خیالات پس اکرے
میں ان خیالات کی تدریک رکھا ہوں۔ لیکن میرے یاں سو سے میں سال کے ایسے رُمکے اور رُکیاں آئیں جو ظاہری طور پر نیک۔ پاکیزہ اور نہ بُری

اٹھاروالیاں

ہپنائٹزم کا تعلیمی و رسمیاجی استعمال

اس کتاب میں مشترک تحریر کی گئی ہے۔ کہ ہپنائٹزم ایک سماں ہے۔
ایک فن ہے۔ جو دنیا شرور میں کسی دور سے قبیل سے تکمیل نہیں کرتے۔
اگر یہ سماں اور فن کسی بجکار پیشہ والے مداریوں اور ملکی بازاروں کے ہاتھ
میں آگئی تو مصروف سماں اور فن کا نہیں ہے۔ بنشتر جس سے ایک
شہر ہپنائٹزم اور اُتنی کرتا ہے کسی بکار کے ہاتھ میں پڑ جائے اور وہ
اس سے قفل تحریر سے تو مصروف نہیں ہے۔
ہپنائٹزم کو تعلیمی میدان میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اسلام میں یہ ضروری ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں
ادان دکھا جائے۔ یہ ثابت کرنے کا شکل ہے کہ ادان سے پچھے کو کیا
تبلیغ حاصل ہوئی۔ لیکن یہ حقیقت نہ ہے کہ ادان نہ لیکر تبلیغ نہیں۔ اماں
کی رائے ہے کہ تحریر سے پچھے کے دماغ پر اثر ہونا تحریر سے بھر
جانا ہے۔

مر جان کا کب برلنی لکھا جائے۔

ہر چیز میں ذہافت کی ایک چکار عالمیہ مسجد ہوتی ہے۔ والدین کو

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایک بہت بڑے طبقہ نے اس عادت سے سہا کی پائی اور خاصیاں زندگی میں واپس ہو گئے۔ چند فن صد کی اصلاح نہ ہو سکی۔ میں برابر آن کے تسلیق مددوہات حاصل کرنا رہا۔ وہ مجرم بن گئے۔

حاصل کلام:

ہپنائٹزم اخلاقی اصلاح کا براہ راست ریلیع ہے۔ لیکن بد
تسلیق سے اسے آخری تحریر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ناکامی
کا ذمہ دار و طبیعت ہے۔
و جو ہپنائٹزم پر نقشہ نہیں رکھتے۔
ب جو پہلے دور سے طریقہ ہے کا رسے استفادہ کرتے ہیں

علم قیافہ: اس کتاب کی بعد سے آپ مرد سے سٹکر ماؤں
نک ہر انسان کو دیکھتے ہیں۔ اسکی اور اپنی زندگی
کے سر و دل کے لاذ مسلم کر رکھتے ہیں۔ آپ پر کیا نہ لگ رے گا اور کیا ناکردہ اور
نقشان ہونے والا ہے۔ تدرست نے آپ کے ٹھہر میں کیا کیا خوبیاں عطا رہائیں
تھیں نہیں رہیں۔

جانانگیری کا ٹپیو۔ نولکھا بازار لا ڈھوس

او سطا و بھی نچے ہے

سکول میں بچہ کو اساتذہ کی امداد کی خوبیت محروم ہوتی ہے۔ یہ نہ اپنے کھا بھے، کرہنے کے میں ذہانت کی چکاری موجود ہوتی ہے۔ بعض بھی او سطا نچے اپنی عصی زندگی میں بڑے سانس دان جغرافیہ دان، اور سائنس دان بہت ہے۔

شہر سانس دان نیز ہی۔ اپنے سکول کے زندگی میں ان بچوں میں تھا جنہیں او سطا بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مشہور شیخین سرقوف شیخ چرسی اپنے سکول کی زندگی میں سب سے نا لائق رکھتے تھے۔

ڈیوڈ برم، پیر پرشی ڈان اور شہرست عر تھامس موکے متعدد اون کی ماڈل کی رائے تھی۔ کہ بھی میں۔ جارج الیٹ کو بڑی مشکل سے پر ٹھان شروع کرنی پڑی۔ مویر جورہ سان کی عمر میں طری شکل سے کھدڑ پڑ سکتا تھا۔ دنگیں۔ پیکریں اور کچھ سکول کی زندگی میں بھی بتائے جاتے تھے۔ سینیز فیڈ اور اگر بخت سے رقف گروانتے جاتے تھے۔ میں سرفٹ گوئٹے اور ٹالٹاٹی وغیرہ سطحی میں فیل ہو گئے۔ اور انہیں ڈگریاں نہ دی گئیں۔ مگر وہ مستعد کو بھی رکا بتایا جاتا تھا۔ تھیودر پازکر کی یاد مسحی بتائی جاتی تھی۔ لیکن وہ یخ تیس زبانوں کا مالیرنا۔

عام طور پر ان بچوں کی زندگی میں کوئی مسحی سما دعا نہ بتاتا تھے۔ جو ان کے دامغون تھے پر دے آنار دیتا تھے۔ اور وہ اپنے اصلی روپ

چائی سے کرے۔ وہ بازوں۔ ایس زہر کے سکول نہیں تک بھر فہمی بن چکا ہو۔ نچے کی دماغی افسوس و خاتمال اس وقت شروع ہو جاتی ہے۔ جب وہ ماں تکے سٹ میں ہوتا ہے۔ خدا کی اہمیت میں کلام نہیں ہے۔ لیکن اگر ماں کو اتنی کی شخصیت۔ اعلیٰ کردار بطور ماں اور اس خرازم کا احساس ولایا جائے۔ جو بطور ماں اسے حاصل ہوا ہے۔ تین بچہ کا۔ دماغ بترنے ہے گا۔

ماں ماپ کو رہ بات تسلیم کر لینی چاہے کہ اُن کے اپنے کروار کا اثر بھونتے رہا۔ اس پر مرتباً مرتباً ہے۔ اس تینے بھوں کو سزاوار کروانے سے پیشتر رہ اپنے گر سان میں جھی نکلتی کریں گے۔ جتنا تک جسمی تینیم کا تعلق ہے۔ میری رازی ہے کہ جب بچہ اس موضوع پر اس کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ تو اُن کو سوال کا جواب بھی ملنا چاہتے۔

نچے کو شورہ اس طرح ملتا چاہیے کہ وہ اس کے جنبات کی میسح راہ نہیں کرے۔ لیکن ان کو وہ باز دے۔

بچہ اور سکول؛ سکول میں بچہ کو اساتذہ کی امداد کی خوبیت میں ہوتی ہے۔ یہ امداد قدر سے کے بل تو یہ ریٹنی دی جائے۔ بلکہ استاد کو نیچے کا مشیر بن کر اس کی راہ میں اپنی کرفی چاہیے۔

- ۱ دہ آموزخت کو اگے بڑھانے پر قادر ہو جاتا ہے
- ۲ دہ آموزخت کا فوری استعمال کر سکتا ہے۔
- ۳ دہ آموزخت کا بہتر استعمال کر سکتا ہے۔
- ۴ دہ تمام بھروسی مہری صلاحیتوں کو ترجیح کرتا ہے۔
- ۵ دہ طالب علم کو صرف ارشاد مانی دیتا ہے۔

مشراوس اور شن لکھتے میں کرم کے پاس ایک شہر نامہ نکال
آئے اور کہا کرم کے پاس خیالات کی کمی نہیں بھے۔ لیکن وہ خیالات -
تماثرات کو ایک جگہ ترجیح کرنے سے فاصلہ میں۔ اور ایک مضبوط کہانی
پسند نہیں۔ میں نے اپنی پہلی شرم سے مژاں پڑالا۔ اور انہیں نے
مجھے ملخچ لیکر اپ کے علاج سے: صرف خیالات میں سوت پیدا ہوئی بلکہ
وہ ایک مرکز پر اس طرح کاٹھے ہوئے کہ ناول گروپ خود بخوبی بن گیا۔
پہلی شرم صرف بھل ہوئے سبق کو یاد نہ لتا ہے۔ لیکن اپنی پرست
او بھرتے ہوئے میں رہنا دیتا۔ مشراوس اور شن لکھتے میں کریک ڈریکل
کاچ کی طاہر کا لفاف تھا۔ وہ ایک روز پیش میرے پاس آئی۔ اور صدیشان
تھی۔ میں نے کہا کہ اتنا کچھ یاد کیا تھا۔ کہ اگر یاد رہتا تو میں امتحان میں اول
آتی۔ لیکن سب بھل ہتھی ہوں۔ اب غسل ہونے کے علاجہ کوئی صرفت
نہیں۔ میں نے اس غسل پہلی شرم کی۔ دوسرے دن نے چالیس ہزار
پوچھ گئے۔ نوے نی صدر کے جوابات کو یاد ہنس سے اچھل پڑے اور
وہ اول آئی۔

ظاہر ہو جاتے ہیں۔ میں کو مشیر انقلابی کرام میں نے طور سینکڑ طبع
برخاست کر دیا۔ تینیں اس واقعہ کے بعد نے لازمال کتاب بوجنت کھوگئی۔
لکھی۔ شکرپر انچے گاؤں سے کھو غلطیوں کی بنادر رہ جاتا۔ شہریا تو
ایک طینگ کی۔ اور طارب مذکورہ تک آتی کہو یا آج تک پیدائیں کر سکی
یہ چیزوں ثابت کرنی ہیں۔ کہ غیر معمولی زہانت بچپن میں پروردہ کے
یقین جسمی رکھی ہے۔

آخر کوئی طالب علم اپنے آپ پر اعتماد نہ کرتے تو وہ کہتا ہی زہین
کیوں نہ ہو۔ بے کار ہو جائے گا۔ اگر وہ اپنی قوتوں کو ترجیح نہ کر سکے تو
نام کام ہو گا۔ اور اگر وہ حفظ نہ کر سکے تو زہانت بے کار ہے۔
اصلی چیز صلاحیتوں کو ترجیح نہ کرے۔ اور یہ پہلی شرم کا دوسرا
نام ہے۔ ایک شہر میں اس طرح کافل کے کہ پہلی شرم
فرد کا زندگی زنجیر کی صرف ایک کردی نہیں بناتی۔ بلکہ شام کریبوں
کو مضبوط کرتی ہے۔ اور اس طرح حتماً زنجیر مضبوط ہو جاتی ہے۔

غیر معمولی زہانت کے ان میں عتماد تو ہوتا ہے۔ لیکن وہ بہت
منیا در بین جاتا ہے۔ پہلی شرم ایک عام بلکہ جنی فرد کی خصیہ زہانتوں کو
اجاگر کر کے ایک جگہ ترجیح نہ کرتا ہے۔
پہلی شرم ایک طالب علم کو مندرجہ ذیل طرقوں سے نامہ بھی پڑتا
ہے۔

- ۱ دہ آموزخت کو یاد رکھ سکتا ہے۔

ترہ جاتے ہیں۔
ب دہ خیفر بتوں کا تیر لگایتے ہیں۔
مشہد اس اور ٹن لکھتے ہیں کہ کاروبار کی ترقی از خود نہیں ہوتی
افراز خود مہر ان نہیں ہوتے۔ بلکہ جس فروہ پہنچم کا عمل یا
جائے وہ ایک بیڑ فروہ بن جاتا ہے۔ اُسے اپنے آپ پر اقتدار
پڑتا ہے۔ اور وہ اپنے کاروبار کو زیادہ اعتماد سے چلاتا
ہے۔ افرز کے ساتھ ایک سے انداز سے پیش آتا ہے۔ اور
وہ کامیاب اون بن جاتا ہے
اب ہم کو جعلی طریقے مان کریں گے۔ جن سے پہنچم بطور
ایک تینی زیریں کے استعمال کیا جاتا ہے۔

سونپناہزم کے فریقے تعلیم و خدا

- ۱۔ عامل معمول کو آرام کریں برخدا دے
- ۲۔ عامل کا کردہ قسمی ماحد کاظمہ ہو۔ اس میں چارٹ گران
او رکن میں موجود ہوں۔
- ۳۔ معمول کو عامل برآفدا دو کہ عامل کا تعلیمی میدار بلند ہے۔
- ۴۔ عامل معمول کے ساتھ کوئی چیختی ہوئی جیز رکھ کے اور معمول کو بذیلت
کر کے کر وہ اپنی لگائیں اس پر مرکب کر دے۔ جب معمول کوچھ حصہ
ہونا شروع ہو تو مندرجہ ذیل شور سے دے

برٹش بیوی بیکل ایسرائیل نے ایک دفعہ ان طباہ کا تجزیہ کیا جنہوں
نے اتحان میں بہت بزریے معلوم ہوا ان میں سے چھانوے نے صدر پہنچم
کا عمل کیا گیا تھا۔ انہیں عالم استھراتی میں یہ مشودہ دیا گیا تھا۔ کارخان
میں وہ بہتر سے بہتر حواب دے سکیں گے۔ اور فرمی
پہنچم نہ بھول ہوئی تاہم یاد ہی نہیں دلاتا۔ بلکہ پر لیٹ ن
کرن بتوں کو جعلی بھی دیتا ہے۔

مسرت اور شادمانی ۱۔ پہنچم کا سب سے طبعیہ یہ ہے کہ
اس عمل کے بعد طالب علم کو مسربت اور شادمانی سے فواد تا ہے
وہ تعلیم کی مشکلات کو اپنے آپ پر جھوٹ پھوٹ کر بیٹھنی کرتا۔ بلکہ اسے
ٹھھاتی کے درمیان ایک نکر مسربت اور شادمانی حاصل موقن ہے۔ یہ
خوشی نہ صرف اسے اتحانات میں ایک جھے طالب علم کی صرفت
میں پیش کرتی ہے۔ وہ نہ صرف بہت اچھے بیرون سے پاس ہوتا ہے۔
بلکہ مسربت اور شادمانی اس کی محنت میں اضافہ کرتی ہے۔

ایک خاطر فہمی کا ازالہ

- پہنچم کے تعلق کی کتب میں تحریر کیا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں
پر پہنچم کیا جائے وہ انہیں مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
و۔ اُن کا کامد بارچک تھا ہے اور غریب سے امیر اور امیر سے امیر

پیانہم کے ذریعے طالب علم کی بھرمی تو تو کو

قرآنکرنا

لبعض طالب علم ایک وقت ہی کی کام کرتے ہیں۔ اس سے ان کا
ذہن منتشر رہتا ہے۔ تکوں میں اکثر غیر حاضر بحیثیوں میں موجود
ہنسیا میں موجود بسجیوں سے خوش کیا۔ اس طرح قیمتیم
کا از لکھا نہیں ملتا۔ ایسے بچے کا علاج یوں کریں۔
مندرجہ بالآخر یقین سے پچھے کر عالم استفراحت میں ہے جائیں
اور یوں شرے دے

تم میں بڑی صلاحیتیں ہیں قم اپنی
صلاحیتوں کا استعمال نہیں کر رہے قم اپنی
کریشنر کو نہ کھرو بخوضوں کو شمشیش
چھوڑ دو اب تم انہیں حشوڑ درکے
تم چوریں گھٹسوں میں سولہ گھنٹے قیمتیم کے یہے وقف کر دو
کچھ۔

..... تہارے ساتھ ترقی کا بڑا دیسیں میں
بچے۔ تمنے کسی نہیں مارنبا جے
تم ان خطوط پر کام کر دے۔

اس عکتی پیزی میں ایک بھرہے۔ قم اس سے محمد ہر رہے ہو،
تم جلد سو جاؤ گے۔ تہاری آنکھیں بوجمل ہو رہی ہیں۔ قم
سونا چاہتے ہو۔ ایچا سو جاؤ۔

جب مہولِ عالم استفراحت میں پسخ جائے۔ تو وہ بتق
جو وہ عالم بسداری میں بھینے سے قاهر تھا
شلا کوئی فارمولہ۔ کوئی تحریری۔ پھوں کسیلے کوئی
سوال پیش کر۔ اب یوں شورہ دو۔

میں تہارے ساتھے اک فارمولہ پیش کرنے والا ہوں
..... یہ کوئی مشکل نہیں ہے
یہ فارمولہ تم بخوبی سمجھ مار گے اب سمجھ۔

اس کے بعد وہ فارمولہ پیش کرے۔
میں منٹ سے پتھر اسے عالم استفراحت سے باہرے آؤ۔
ایسیدے ہے کہ وہ عالم بسداری میں بھی وہ فارمولہ اصل کر دے
گا۔ اگر زکر سے تو کمی رفتہ تک یا اسی رفتہ کئی بار مشت
کرائیں۔

اپنی قرتوں کو بسیدار کرو..... یاد کر کر تم نے آن
صحی ہی کیا ٹھھاتھا۔ ہاں کتاب کا آخری باب ۰۰۰ قلم
اس سبق کو پنجوں یاد کر چکے ہو۔ ان تمام کم کو اکٹھا کرو۔
اب قلم اس قابل مدد کر سب کم جو یاد کرو۔ تم کمبوں نظر لزلی
ہو۔ تم بس کم جو بیان کرو گے۔ قلم ختم ہیں باب یاد آہی گئے

غیٰ نجح کو نہ رہنا

غیٰ پچے کی سب سے پہلے خوارک کا امتحان کریں۔ جن بچوں کی
خوارک میں طبیعت بالخصوص، ہماراناقی طبیعت کی تکمیل ہو۔ وہ
دماغ ترقی نہیں کر سکتا۔ ایسے بچوں کو عسل پشاورزم
سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے اسے
برداشت کرو کہ اس کے دالدین اُتے
ہماراناقی طبیعت ۳۴ گرام
دایس ۳۴ گرام

روزانہ کے علاوہ ہاتھی ماندہ دوسرا ہی متوازن خوارک کے کھلائیں
دو دفعہ رہی۔ اٹھڑا، گوشت، چیصلی۔ دایس۔ اُن
کی خوارکوں کا جزو بنوائیں۔ اگر اس کے بعد بچھ پچھ جبی
ہے۔ تو اس پر عسل پشاورزم کریں۔

بیس منٹ سے پیشہ ہی طالب علم کو عالم استفراق سے باہر
لے آئیں۔ شوالتر کو شیش خالب علم کی بھروسی ہرئی کوششوں
کو ایک بچھ ترکھز کر دیں گا۔

بھوے ہو اساقی ماڈ کرنا

اس باب میں میڈیکل کالج ایک طالب کی شان دری گئی
ہے کہ اُس نے بہت کم بڑھا۔ نہیں امتحان کی آمد
پر یوں معلوم ہوا جیسے بہت کم بھول گیا ہو۔ ایسے طالب
عسل کو عسل پشاورزم سے بہت کم بھوئے کرایا جا سکتا ہے
بلکہ ہماری پشاورزم کا خیال تھے کہ ایک سال کی عمر
میں بچھ جن چھزوں کو دماغ میں رکھ لیا ہے۔ وہ بھی
یاد کرائی جا سکتی ہے۔ سر حال بچھے ہوئے طالب
عسلوں کو اس باتی یاد کرنے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے
مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق طالب عسل کو عالم استفراق
میں سے جائیں۔ اب یوں ہر شوے رسے

تم نے بت کم جو یاد کیا ہے۔ سر حزیر نہیں سے دماغ کے
امگ ایک آگ کوشوں میں موجود ہے۔ تم امیش اکٹھا کر سکو گے
پہنود بخورد یا راجا جائیں۔

۱۹

انسیسوال باب

ہشام زم مذکور عجم و سقی

اپنے دیکھا مر جا کر تباہ قوال حب قوال کرتے ہیں۔ تو بعض لوگ
وہ جدید ہیں آجاتے ہیں۔ اہل نصوف میں یہ بھی ایک منزل ہے۔
چنان تک ہشام زم مذکور عجم و سقی کا انعقاد ہے۔ اس باب میں
روشنی ڈالی جاتی ہے۔

مشہور فرانسیسی انوار نواز ریخما وف کے متعلق تباہجا تھا ہے۔ کہ
ایک دفعہ اس نے کسی کھڑک کی خاطر نئی و صین تیار کرنے تھیں۔ لیکن
وہ اپنے آپ کو اس قابل نہ پاتا تھا۔ وہ ساروں ایک صرف نے
پڑا اپنے کئے سے کھیت رہتا۔ کھڑک کے دن قریب آرہے
ہے۔ ریخما وف کے درستون کو نکر ہوئی۔ مگر وہ اپنے گھر کے ایک
گوشے میں پڑا کئے کو سار کرتا رہتا۔

آخر درستون نے ایک شرہ میا کر وہ ڈاکٹر ڈائل سے
شورہ کرے۔ اور اُن کا جاودہ کا علاج آزمادیکھے۔ ریخما وف
ڈاکٹر کے پاس گیا۔ ڈاکٹر مو صوف نہ اُسے کسی پر ٹھکایا۔ اُن پر
خلوص کا حوالہ دیا۔ اور مندرجہ ذیل شرہے دیئے۔

عالم استfrac میں مندرجہ ذیل شرہے دے
تم بت زہن پچھے ہو۔ تمہاری ذہانت پسے اجگر نہیں ہوئی
تھی۔

اب تہلکا فہم صاف ہو رہا ہے۔ تم سب کچھ یاد کر سکو
گے

تم بت قابل پچھے بن جاؤ گے

میں منت سے پشتہ پچھے کو عالم استfrac سے نکال لو۔

اس کی وجہ سے نہ صرف موسیقار اپنے آپ پر اعتماد کرتا ہے
بلکہ عام حاضرین اُس کے ساز اور اُس کی آزادی سے سکھ رہا
جاتے ہیں۔ اور وہ تمام حاضرین کی قربت پری طرف یکپڑے
لیتا ہے۔

ہنسٹرم کے فوائد!

اگر کسی فن کا رپری عمل کر دیا جائے تو وہ محفل اور
حاضرین میں ایسا سماں بازدھ سکتا ہے۔ جیسا کہ تحریر کار موسیقار
یا کوئی درس رفیق کا رہنمایہ کے اعتماد سے آشنا کرتا
ہے۔ وہ اعصابی طور پر پریشان فرد نہیں رہتا اور یہ
ایسا فن کا رہنمایہ ہے۔ جو درسون پر بچا جائے۔
ہر سکتا ہے حاضرین میں سے بعض اس کے فن اور موسیقار کے
سامان مثلاً ملوزٹ۔ پیانو وغیرہ سے بھی اس تدریس کو بچا جائیں کہ
بھری محفل میں اُن پر جلد طاری ہو جائے
ڈاکٹر برٹن نے ایک نیک طرزی میں ملازمٹ کی پرہنسٹرم کر دیا
اُس نے وہی حالت میں جسمی نیکی کے سامنے ایسی آزادیں لئیں کہ ایس
جو طرز سے موسیقاروں کی آزادیوں کی تسلیم ہے۔ ڈاکٹر برٹن کا جال
تھا کہ صرف ہنسٹرم یعنی عالم استفراق میں موسیقاروں کی آزادیں
کی نقل کر سکے گی۔

عالم استفراق میں پیانو فوار کے گاؤں میں ڈاکٹر ڈائل کی آزادیں
ہوئیں۔

یہ حالت بہت جدا اصلاح نہیں ہو جائی گی.... تم کرنٹ
کے لیے نئی وضیں تحریر کر دے گے۔ یہ وضیں بہت اچھی
وضیں بناتے تھے۔ تمہارے دماغ میں بڑی صلاحیت ہے
تم بہت جلد وضیں تیار کرو گے۔

چنانچہ اس علاج کے بعد یہ نیا انسان تھا۔ اب
وہ نہ صرف نئی وضیں بنانے پر قادر تھا۔ بلکہ اتنی وضیں بن گئی
کہ کرنٹ کے بعد جو موقوعہ پیش آئے وہ ان سے اس تنخواہ کرتا رہا
کرنٹ بہت کامیابی سے اور اس کے سپہرا ڈاکٹر ڈائل کے سر زندگا
حی یہ دارہ تحریر میں لائی گئیں تو اتنے بڑے ٹال کے نام تھا۔
آن لذت اور نیکی کا رہنمایہ بھی تھا۔ یہ لذت بھی ہے اور پرانی بھی لذت
اس لیے کہ جب عام افراد معاشروں کی رفتار سے غصہ شرمنی سے دہانی آڑٹ اور
فن کا رقصہ شروع ہجاتے ہیں اور کوئی نیچی تحریر بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن بدلی یہ ہے کہ اگر
آڑٹ عالم کے سامنے اعصابی ٹرنسٹرنس کا جاتے یا اخیر پر مر جائے تو نہ
صرف ساندرویں پر ایک انطباع غلط پڑیں گی اُنکا کلام اسکے دلے گا۔ اُنکے پیش
آجائے گا۔ اُنکی آنکھوں کے سامنے پٹیاں نہیں گی۔ بکارہ اپنی تحریر بھی جعل جائے گا
ان حالات میں ہنسٹرم با اعتماد و دست بہت ہے۔

آواز کو نکھارنا بخوبی

سرپرلار دن اور ٹن کھکھتے ہیں کہ انہوں نے اور نہیں سکوں نے زمرہ
نما موز رکوں بکار شہر موسیقاروں کو اپنے سکوں میں داخل
کیا اور پھر ٹرم کے ذریعے ان کی آواز دن میں نکھار پیدا کیا۔ وہ
ان دریں گھاہوں سے بڑے اچھے موسیقار بن کر لے۔ ان کی
آوازیں رژخ آگیا۔ وہ عوام سے ڈرستے اور خون کھانے کی وجہے
انپسے آپ اعتماد کرنے لگے۔ اور وہ نواز موسیقار جو عوام کا سامنے
کرنے سے کرتا تھا۔ بھغل میں اس طرح جمین کو بھیٹھنے کے کروگ
چران ہوتے تھے۔

پہلا روکسل دیئے جاتے ہیں۔

نواز موسیقاروں کو اعصابی طور پر مضبوط بنانا۔
وہ نواز موسیقار بطور بھول میں جگری بھغل میں انسے نہ
کامنگاہرہ کرنے سے کتراتے ہوں یا جیس ایک دربار چیخ۔
تجھرہ بہرا ہجھ۔ لیکن یہ شرط ہے۔ کہ انہیں آپ پر کھلی اعتماد
ہو۔ کہ آپ میں اتنی صلاحیتیں ہیں۔ کہ انہیں نیا انسان
بنا سکتے ہیں۔
ایسے بھول کو امام کریں پر بھائیں۔

لیکن چند دن کی شق کے بعد وہ ان آوازوں کو عالم بسداری
میں نکالنے پر کامیاب ہو گی۔ لوگ چران تھے کہ ایک ہموڑی رُٹ کی
کس طرح بڑے بڑے موستخاروں کی نقل کر لیتی تھی۔
چنان یہ شال ہے۔ دہان غلابی طور پر اسکے برعکس جاتی
ہوئی شال نہیں۔

ایک موستخار نے ایک اخبار کے لیے میں الحمی آوازوں کا انتخاب
کیا۔ انہیں تین چار ماہ ایک ترجمت بھی دی۔ لیکن ایک
رُٹ کا بھی میمار کو نہ سمجھ سکا۔ موستخار کس انجام تسام فکوں
پر عمل شاٹر م کیا تھا۔ مگر کوئی بہتری نہیں ہوتی۔ اس کا یہ
صلب نہیں کر گھول ہن ٹرم میں قرق تھا۔ یاغلظ طریق کیا
گی۔

اصل بات یہ تھی کہ ان میں وہ منہی زخم۔ جو موستخار
نے اپنا مطہن نظر بشار کھا سکتا۔ ہن ٹرم کا حکام یہ ہے کہ بنیادی
فن کو جلد بخیثی۔ اسے ایک اعلیٰ میمار پرے جائے۔ لیکن جب
حوض میں پانی ہی زہر تو سیٹھا پانی کہاں سے ہے۔ پانی کو بیٹھا
کیا جا سکتا ہے۔

محمدی آزاد میں بخمار سدا کرتا ہے

۱۔ معمول کو آدم کری پر جگائیں

۲۔ آسے تباہیں کر آپ کا مقصد کیا ہے اور آپ انی سعور کن تھیضت اور فن سے اس کی بعدی آزاد میں فرنی پیدا کر کتے ہیں۔ آزاد بخمر کر دل کش اور پوتا شیر ہے سنتا ہے اس میں لڑج آستنا ہے۔

۳۔ اب اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

۴۔ جب دہ تاشر معلوم ہو تو مندرجہ ذیل شورے دیں۔

تم سونا چاہتے ہو..... تمہاری آنکھیں برجمل ہو رہی ہیں۔ تم سو جاؤ گے۔ اچھا سو جاؤ۔

جب معمول عالم استفران میں پنج جائے تو یوں شورے دو۔ تم ایک بند موستقار ہو..... تمہاری آزاد دن بدن بخمر سے گی۔ اس میں ایک رژن پیدا ہو گا۔ میٹھاں اور شربنی پیدا ہو گی۔ ہم اپنی بخمر انحری خلیفت سے اس میں تبدیل پیدا کر دیں گے۔

اس کے بعد معمول تو عالم استفران سے باہر سے آؤ۔

۱۔ اُس کی نکاحیوں کے سامنے کوئی بجتی مولیٰ چیز کیجیں۔

۲۔ اُسے مراتب کریں کہ انی نکایں اُس پر متاخر رکھے

۳۔ جب دہ بخمر ہوئے گئے تو اسے شورہ دیں۔

تم جانتے ہو۔ میں نے تمہیں یکوں تخلیف دی چکے میں انی سعور کن تھیضت سے تمہارا اضطراب اور براثت فی دور

کر دو زکھا۔ تم سونا چاہتے ہو..... تمہاری تمہنیکیں لوچیں سور ہائیں۔ تم سونے قو ہو۔ اچھا کے عالم استفران میں

تمیں مناسب بیس دون کا..... اچھا تم سو جاؤ۔

جب معمول عالم استفران میں پنج جائے تو یوں شورہ در

تم ایک بڑے فن کار ہو..... عوام تمہارا فن سننے کو

بے قرار کیں۔ مجمع پر نظر دو..... اپنے تھیمار اور اپنے فن پر توجہ دو..... تمہاری آزاد مجع پر جا در

جگا دے سے گی..... وہ سعور ہو جائیں۔ اور تمہیں

ام دلت نہ چلے گا۔

جب بخمر کے اختتام پر دوبارہ ۱۰ دوبارہ کی آزاد میں عوام سے گئیں گی۔ سچر قم عوام کے سامنے

حکاک کر مان کا شکریہ ادا کرنا۔ اور ایک بار چھر دھن چھیر دینا۔ میں منتھ سے پیشتر موستقار کو عالم استفران سے باہر سے آئیں۔

نیالیڈر ان سے کم نہیں ہوتا۔ وہ علامی سیٹ پر ہو۔ ابسل
یں ہم یا پارلی منٹ میں تقریر کے دران میں وہ عجیب حرکات
کرتا ہے۔ برخانوی پارلی منٹ میں بہت سے ایسے تھے ریکارڈ
میں ہیں۔

ان سب کی وجہ تھیت کی کمزوری اور اپنے اور اغفار کا
فقدان ملتا ہے۔ پارلی منٹ کے بڑے بڑے لیڈر دل کے مقابلے
یہ تقریر ہے۔ کہ وہ شروع میں اباغ میں لفظ جاتے اور
کہ وہ ساخت کو ساختے رکھ کر تقریر کرتے۔ قدر کے مقابلے میں
ہے کہ وہ ساخت آئینہ رکھ کر تقریر کی شمع لیکر تراہے۔ اس
طرح بڑی حدت میں ان لیڈر دل نے اپنے کپ میں اعتبار پیدا
کیا۔

ہیئت میں وہی کام بہت تحریر سے عرصہ میں کر سکتا ہے۔ یہ
تھیت کو اچھانا ہے۔ خفیہ قروں کو اچاگ کر تراہے۔ اور طاقت دل
کو کو دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی طرف کا یادیڈر لکھنے کا مریض مرو تو
پسے یہ علوم کرنا پایا ہے کہ لکھنے کی محول ہا۔ عصاہی حادثہ
کا جسم سے پیدا ہونی پاپیا اش کے وقت موجود تھی۔ آخر ان ذکر
کا کوئی ملارج نہیں ہے۔

عصاہی حادثہ والی لکھنے کا مریض پر اُن فوجوں میں ملتا ہے
جو بروس کے حادثوں سے پچ کرنے کے ہوں۔ مہماں جہازوں تی کو یہوں

پیسوال باب مضطرب مقبرین اور سپاٹرم

لکھوں، کا بھوں اور نئے لیڈر دل کے پیٹ فارموں پر بڑے
بڑے مل چب سناظر دیکھتے میں آتے ہیں۔ تیکوں کے طلباء
کو جب سیٹ پر لایا جاتا ہے تو ایک حصہ سرسے سے سیٹ پر
آتا ہے۔ دوسرا حصہ میں ایک آدمی لفظ کر کر بیٹھ جاتا
ہے۔ اور باقی ماندہ سے ایک بڑا حصہ بھی جتنے کو لکھتا جاتا ہے
کبھی لکھتے ہجھے فقرات کہتا ہے اور کبھی پانی طلب کرتا ہے
یا یکسر سحر جاتا ہے۔

کا بھوں کے طلباء میں تقریر سے زیادہ مجلس نداکرہ میں
ایسی حادثیں دیکھی جاتی ہیں۔ بعض وہ را کہ جنہوں نے مجلس
نداکرہ کے ہمراں سرہست میں دلائل یاد کر رکھنے سے ہوتے ہیں۔ جب
سیٹ پر آتے ہیں۔ قوان کی یادیں جواب دے جاتی ہیں اور
کچھ کہہ نہ پاتے۔

مشعرے دیں۔
 تم سزا چاہتے ہو..... تھاری آنکھیں بند سے پر جصل ہر
 رہی پئیں۔ تم ابھی سو جاؤ گے۔ تھاری آنکھیں بند ہو جائیں گے
 تم شید کی دنیا میں پسخ جاؤ گے۔
 جب ہرول عالم استفراد میں پسخ جانے۔ تو یوں مشعرے
 دو۔
 تم پسداشتی لیڈر ہو..... تھاری زبان میں اثر ہے
 تم جادو بیان ہو۔ تھارے یاں خدایات
 اور دلائل کی بھرما رہے تھاری طرفی تقریر گروں
 کو جانا رہے، لوگ تھیں شے کر بے قرار یہیں۔
 تم اپنی خفیہ قوتوں کو اٹھا کر اپنے
 خیالات کو اٹھا کر طلب۔
 اب تم بے تکان یعنی پر بسخ جاؤ۔ عوام کے
 سذات کے مطابق تقریر کا آغاز چکر۔ کام ام
 اور سلامت کے ساتھ آہستہ آہستہ عوام
 دلوں میں جھانک کر کچھ کھو۔
 تم بنت جلدی تقریر بنے دے ہو۔
 اس کے بعد ہمول کو عالم استفراد سے باہر لا جائے۔
 باہر باہر کی شق سے مضطرب اور پریش ان بیٹھوں جادو

کی بوجھاڑ سے زندہ نکل آئے ہوں۔ اور توپوں کے گورے سے
 اسیں زندہ رہنے کا موقع ہلا کھو۔ ایسی لکھت کا علاج اس
 کتاب کے اور باب میں دیا گا ہے۔
 نئے مقررین کا دوسرا تقاضہ ملائیں اور برائیں کو بھر جانائے۔ وہ خیالات اکٹھے نہیں کریاتے۔ حافظہ انہوں
 نے اپنی تقریر کی تیاری پر وقت صرف کیا تھا۔ اس قسم کا تقاضہ
 اضطراب میں آتا ہے۔
 نئے تقریر کی ایک قسم درد ہے جس میں لیڈر یعنی پر جانے
 سے قبل فیصلہ بدل دیتا ہے۔ ہر خدیجہ خوف کی حد میں آتا
 ہے۔ ہمام اسے ہم اضطراب کی حدود میں بھی شامل کر سکتے
 ہیں۔

ان مقررین کا علاج مندرجہ ذیل طریقے سے مرکٹا ہے
 ۱۔ عالی عالم فاصل ہو۔ اور معمول کو ایسی صلاحیتوں پر
 اختناد ہو۔
 ۲۔ سموں از خود علاج کے لیے آئے یا کسی مستند اور معتبر فرد
 نے اسے امادہ کیا ہو۔
 ۳۔ یہ تجربے اپنی کام ہو۔
 ۴۔ اب ہمول کو اس کرسی پر ٹھائیں۔ اور اس کی نظر مدنیں
 لفڑیں گاڑ دیں۔ جب سموں مشارک ہونے لگے تو اسے یوں

ورزش، یوگا، صحت و آرائش حسن

اپنا جسم خوبصورت اور سہول بنائیں
موٹاپے کا آسان علاج
ورزشوں غذاوں سے بیماریوں کا علاج
شوگر، زیابیس کا علاج خود کریں
دل کی بیماریاں اور ان کا علاج
موٹاپے کا آسان علاج
فانچ کا علاج
کینسر، سرطان کا مکمل علاج
پھلوں سبزیوں سے علاج
پاکستان و ہندوستان کی
بڑی بومیاں اور ان کے خواص
جنگلی بومیاں
حکمت کے راز
اعصابی تاوز دو کریں
سردروار اس کا علاج
یاداشت بترنا میں

مکمل باہی بلڈنگ کورس
باہی بلڈنگ کا انسائکلو پیدیا
باہی بلڈنگ گائیڈ
ماڈرن باہی بلڈنگ
مکمل کرانے
آسان کرانے
کرانے سکھے
جوڑو سکھے
یوگا ہم سب کے لیے
جدید یوگا
یوگا حسن صحت
فریکل ٹش خوبصورت نظر آئیے
خوبصورت اور سارث بنئے
میک اپ، حسن اور ٹش
صحبیہ حسن
محافظ جوانی

جمانگیر بک ڈپو ○ اردو بازار ○ لاہور -

۲۲۰

بیان مقرر بن جائیگے۔ یہ طریقہ اکثر نو آموز لیئر دوں پر آزمایا
گیا اور ہر رغہ کا سیاہی ہوتی ۔

تمام فہرست

لِ مَالِكِ الْمُلْكِ مُحَمَّدِ وَالدِّينِ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

اُردو بازار لاہور

چہانگیر بک ڈپو

مُجِیب و غَرِیب تَحْفَی عَلَوْم

بچوں کی کتب

✓ ثیلی پیغمبھر	شعبدہ بازی
✓ شمع بنی سیکھے	مجیب و غریب شعبدے
✓ مقنا تیسیت کافن	پھر تگنیے خاصیت اور اسرار
آتش بازی	سچا خاید اسے یوسفی پیغمبری
نفیاتی خوف اور ان کا علاج	فالنامہ یوسفی جما نگیری (اندوہ ہی)
رہبر روزگار	خواہنامہ حضرت یوسف (اندوہ ہی)
جدید درزی خانہ	خواب اور ان کی تعمیر
آتش بازی	عورتوں کی نفیات
صد سالہ جنتی	ازدواجی نفیات
کرکٹ کو چینگ کورس	کیروکی پا منہی
سارے کے نو تکے	کیرودست شناسی
زارے کے نو تکے	ہم اور ہمارے ہاتھ
بچوں کے خوبصورت نام	قست ہاتھ کے آئینے میں
مسلمان بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام	ہاتھ کی زبان
پرشان زندگی کو خونگوار بنا کیں	عورت کی نفیات
ہار موسم گھائیڈ	پہنچنامہ سیکھے
سرگم بانسری اور ہار موئیم بجانا سیکھیں	

حکیات روی	رسول اللہ کے حالات زندگی
اقوال محدثی	حضرت ابو بکرؓ کے حالات زندگی
اسلامی معلومات	حضرت عمرؓ کے حالات زندگی
سیرت انبیاء	حضرت عثمان غنیؓ کے حالات زندگی
معلومات قرآن	حضرت علیؓ کے حالات زندگی
بیلام گھر	پیارے رسولؐ کی پیاری کتابیاں
سانسی معلومات	پیارے رسولؐ کی پیاری کتابیاں
معلومات تحریک پاکستان	پیارے انبیاء و کرامؐ کی پیاری کتابیاں
اہم مقلقات پاکستان	پیارے خلقؑ کے راشدینؐ کی پیاری کتابیاں
اہم واقعات پاکستان	پیارے مصحاب کرامؐ کی پیاری کتابیاں
اہم شخصیات پاکستان	پیارے بزرگان دینؐ کی پیاری کتابیاں
معلومات قادر اعظم	پیارے قائد اعظمؐ کی پیاری کتابیاں
معلومات علامہ اقبال	پیارے علامہ اقبالؐ کی پیاری کتابیاں
پیاری نعمتیں	پاکستانیوں کی کتابیاں
متحب نعمتیں	جاںوروں اور پرندوں کی کتابیاں
100 مشہور نعمتیں	اقوال زریں (تلی)
مدینے والے (نعمتیں)	اقوال زریں (قور)
الف لسلی	وچکپ باتیں
حاتم طالی	جیرت انگیز باتیں
بلغ و بمار	حکیات بوستان محدثی
طوطا میتا	حکیات گلستان محدثی

جہا نگیر بک ڈپو○ اردو بازار○ لاہور۔

جہا نگیر بک ڈپو○ اردو بازار○ لاہور۔

ہماری مفید اور کار آمد کتب

خوبصورت روپی غزلیں

منتخب روپی غزلیں

ساغری منتخب غزلیں

چوبیاٹش (دیکٹ مانی)

چوبیاٹش

بُبر سیکلریٹر

رہبر روزگار

جدید درزی خانہ

آئن باری

صد سال جنتزی

کرکٹ کوچنگ کورس

سارہ کے نوٹے

زارا کے نوٹے

بچوں کے خوبصورت نام

مسلمان بچوں اور بچوں کے اسلامی نام

پرشان زندگی کو خونگوار بنا دیں

بُار موئیم گایہز

سرگم پانسی اور بار موئیم بجانا سیکھیں

فردوس بریں

نفسیاتی خوف اور انکا علاج

ورزشوں مذراوں سے بیماریوں کا علاج

آسان عربی اردو بول چال

فارسی اردو بول چال

انگریزی اردو بول چال

پر تکٹ انگلش پچر (چھوٹا)

پر تکٹ انگلش پچر (بڑا)

اردو خط و کتابت

جہا گلیری اردو خط و کتابت

وارثی اردو خط و کتابت

روپی غلط خطوط

عظیم انگلش سینکنگ کورس

پشتو بول چال

تمحیل

شمایل

بیت باری

وقریب اشعار

خوبصورت اشعار

متھے تے بھکن وال (شادی بیاد کیت)

چنائکڑ بیڑے تے (شادی بیاد کیت)

ملائے ہی ملائے

مقطعے ہی مقطعے